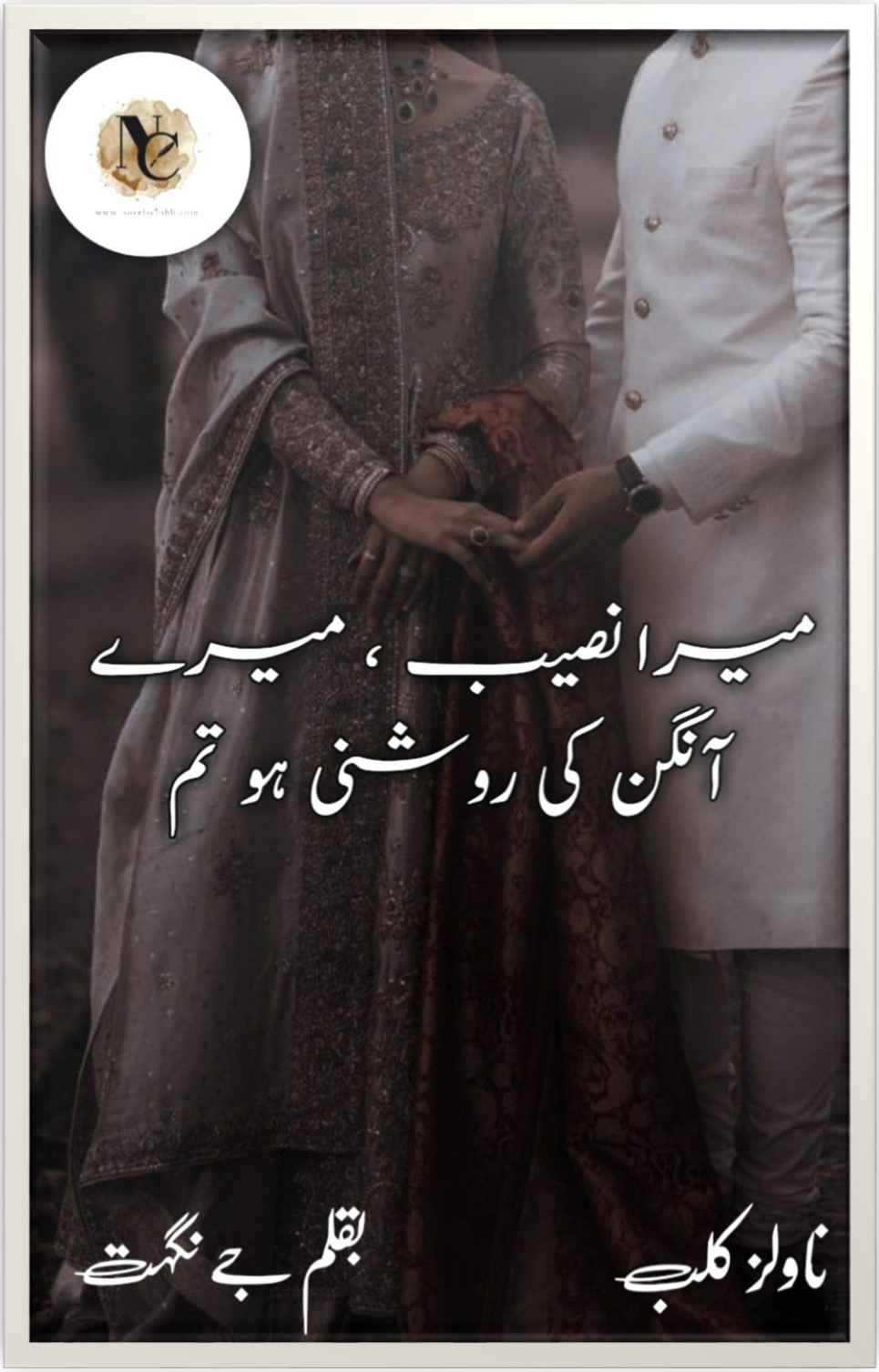
میرا نصیب، میرے
آنگن کی روشنی ہو تم
بقلم جے نگہت
ناولز کلب

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

میرا نصیب، میرے آنگن کی روشنی ہو تم

از

جے نگہت

www.novelsclubb.com

سارا ہی شہر اسکے جنازہ میں تھا شریک

تنہائیوں کے ڈر سے جو شخص مر گیا۔

رات کے تین بجے وہ اس سنساں سڑک پر بنا کسی منزل کا طعئین کئے بس چلے جا رہی تھی۔ آج رات اسنے روزانہ کے مقابل ایک سلیپینگ پل زیادہ لی تھی شائد اس امید پر کی اپنے اندر کے اس بے چینی اور اضطراب کو کم کر سکے جو ڈھائی سال سے اسے مضطرب کئے ہوئے ہیں۔ لیکن لاحاصل نیند اسے پھر بھی نہیں آئی تھی اور جو کچھ پل کے لئے آنکھ لگی تھی وہ اس خوف ناک خواب نے چھین لی تھی۔ وہ خواب جو صرف کہنے کو خواب تھا۔ اصل میں وہ اسکی زندگی کی بھیانک حقیقت تھی جس سے پیچھا چھڑانے کے لئے اس نے اپنا سب کچھ پیچھے چھوڑ دیا گھر رشتہ ماں باپ یہاں تک کے اپنے ملک تک کو چھوڑ دیا تھا۔ لیکن جسے پیچھے چھوڑنا تھا وہی اسکا ساتھ ہو لیا تھا۔

آج اسکے اندر کی بے چینی اس حد تک بڑھ گئی تھی کے وہ اپنے فلیٹ سے یوں ہی نکل پڑی تھی۔پشت پر کمر تک آتے سنہرے بال کھلے تھے دوپٹہ آدھے سے زیادہ سڑک پر تھا۔اور اسکا دماغ اور سوچ نجانے کہاں۔

وہ بس ناک کے سیدھے میں چلے جا رہی تھی۔شائد اس آس پر کے اسے اس کی منزل سکون مل جائے۔لیکن یہ اسے کون بتائے گا کی بنا مقصد چلنے سے تو سرائے تک نہیں ملتا منزل کیا ملے گی۔

ابھی وہ ایک موڑ لینے ہی والی تھی کے اسے اپنے پیچھے قدموں کی چاپ سنائی دی۔پلٹ کر دیکھنے پر اسے اپنی جان ٹانگوں سے نکلتی ہوئی معلوم ہوئی تھی۔

۔جہاں تین لڑکے ہاتھ میں شراب کی بوتل لئے مشکل سے لڑکھڑاتے ہوئے چل رہے تھے۔اسکے پلٹ کے دیکھنے پر تینوں ہاتھ پے ہاتھ مار کر خباثت سے ہنسے۔

خوف سے وہ حل بھی نہیں پا رہی تھی۔وہ لوگ اپنے لڑکھڑاتے قدموں کے ساتھ کافی قریب آ چکے تھے وہ اپنا پورا زور لگا رہی تھی کے بھاگے لیکن ڈر نے اسکے پاؤں

www.novelsclubb.com

جکڑ لئے تھے۔اس سے پہلے کی وہ لوگ بچے چند قدم کا فاصلہ بھی مٹا کر اس تک پہونچتے تیزی سے ایک بلیک کار اسکے بلکل پاس اکے رکی۔

مس ابراز جلدی سے گاڑی میں بیٹھیں۔فرنٹ ڈور کھلنے کے ساتھ آئی شناسی آواز پر وہ بنا ایک پل گوائے فوراً گاڑی میں بیٹھ گئی

"شفی آج گھر چل رہی ہو نا؟ دادو تمہیں بہت مس کر رہی ہے۔اور ہماری پلٹن بھی۔"علنیہ کلاس ختم ہوتے ہی اپنا بیگ پیک کر رہی شفق کا بازو ہلاتے ہوئے بولی۔

"میں بھی دادو کو بہت مس کر رہی ہوں اور پلٹن کو بھی لیکن میں آ نہیں سکتی۔"وہ بیگ کو زپ لگاتی بولی۔پھر کاندھے پر بیگ لگا کر کلاس سے باہر نکل گئی الینہ نے بھی اسکی تقلید کی۔

"لیکن کیوں یار؟ میڈ ٹرمس تو ابھی ختم ہوئے ہیں۔ بلکہ آج اسکے بعد کی پہلی کلاس ہے کام کچھ نہیں دیا ہے پروفیسرس نے، جو نا کرو تو تمہاری ٹاپر کے عہدے پر حرف آجائے گا۔" الینہ منہ چڑا کے بولی۔

"ایک تو تم مجھے یہ ٹاپر کہہ کر نا پکارا کرو۔ مجھے سخت چڑ ہے اس سے۔" شفق خفگی سے اسے ٹوک گئی تھی۔

"اب ٹاپر کو میں لوزر تو کہنے سے رہی۔ ویسے ہمیشہ ٹاپ کر کے تم تھک نہیں جاتی۔ کبھی میری جیسی نالائق سٹوڈنٹ کی طرح بوڈر مارکس سے پاس ہو کے دیکھو یا پھر مکمل زیرو مارکس سے فیل ہو کر۔ قسم سے بہت انجوئے کرو گی۔ وہ کیا لائن تھی؟"

'کبھی زیرو کبھی ون کبھی اس سے بھی کم

کبھی فیل ہو کے آیا کرو'

www.novelsclubb.com

الینہ اسکے لال ہوتے چہرے کی پرواہ کئے بغیر دونوں ہاتھوں کو آپس میں ملتے ہوئے حسرت سے بولی جیسے پتا نہیں کتنے مزے کی بات ہو۔

"عالی!۔"شفق نے چڑ کے اسے پکارا۔جو اس سے دو قدم آگے ہو گئی تھی۔

"جی عالی کی جان۔"الینہ لو فرانا انداز میں دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے چڑانے والی مسکراہٹ کے ساتھ اڑیوں کے بل پلٹی۔

"اب پٹو گی مجھ سے۔"شفق نے تھپڑ دکھایا

ہائے۔

اسکا غصہ اتنا پیارا ہے تو

پیار کتنا پیارا ہو گا غالب!

انداز سو فیصد لو فرانا تھا۔

www.novelsclubb.com

"عالی اب تم سچ مُچ میں پٹو گی مجھ سے۔"شفق انگلی اٹھا کے وارننگ دینے کے انداز میں بولی۔وہ لوگ اب یونی گراؤنڈ میں پہونچ چکے تھے۔

"شوق سے جان من۔"الینہ باز نہیں ائی۔

"شرم کرو۔لڑکی ہو کر اس طرح کے بیہودہ الفاظ استعمال کر رہی ہو وہ بھی ایک لڑکی کے لئے۔"شفق نے اسے شرم دلانی چاہی۔

"اسے فلرٹ کرنا کہتے ہے جانِ جگر۔اور کونسی کتاب میں لکھا ہے۔لڑکی ایسے الفاظ استعمال نہیں کر سکتی یا خوبصورت لڑکی سے فلرٹ نہیں کر سکتی۔"الینہ اپنا بیگ دوسرے کاندھے پر منتقل کرتے ہوئے ایسے بولی جیسے سچ میں اس کتاب کو پڑھنا ہو۔

www.novelsclubb.com

"اگر بتا بھی دوں تو کیا فائدہ کورس کی کتابیں ہی تم جان پے پڑھتی ہو یہ کتاب کیا خاک پڑھو گی۔پتا نہیں کیا بنے گا ثاقب بھائی کا۔"شفق نے افسوس سے الینہ کے منگیتر پلس کزن کا نام لیا۔

"چوں چوں کا مربہ بنے گا تمہارے ثاقب بھائی کا اب یہ بتاؤ تم چل رہی ہو کے نہیں؟". الینہ چڑ کے بولی۔یہی تو ایک نام تھا جہاں اسکی بولتی بند ہوتی تھی۔

"نہیں!"

"کیوں؟"

"ہر کیوں کا جواب ضروری ہے؟"

"میرے لئے تو ہے۔"الینہ گیٹ سے نکلتے ہوئے بولی۔

"یار چھٹیوں میں آفس اور کمپیوٹر کلاسیس کی وجہ سے گھر نہیں جا سکی۔اب ماما خود یہاں آرہی ہیں تو۔۔۔ شفق نے کاندھے چڑھائے

www.novelsclubb.com

"تو کس نے کہا تھا کِ اتّو سی عمر میں بھیا کا آفس جوائن کر لو۔یار یہ عمرانجوئیمنٹ کی ہوتی ہے۔وہ کیا لائن تھی؟

ایک بار جو جائے جوانی پھر نا آئے۔

"میں کام سیکھ رہی ہوں کر نہیں رہی۔ شفق نے آس پاس دیکھتے ہوئے اسے گھورا۔ جبکہ الینہ کی آواز بہت دھیمی تھی۔

"بے فکر رہو کسی نے نہیں سنا۔ اچھا بتاؤ کب آ رہی ہے انٹی؟"

"کل! وہ بیگ سے اپنی سکوٹی کی چابی نکالتے ہوئے مصروف انداز میں بولی۔

"تو آج چلنے میں کیا موت پڑ رہی ہے تمہیں۔" الینہ اسکے ہاتھ سے چابی چھینتے ہوئے بولی۔

"یار کچھ پینڈنگ ورکس ہیں آج ختم کر دونگی تو ماما کے ساتھ زیادہ ٹائم سپنڈ کرنے کو ملے گا۔" شفق نے چابی واپس اچک لی۔

"پکا! یہی وجہ ہے نا آنے سے انکار کی؟۔ الینہ نے مشکوک نظروں سے اسے دیکھا۔

"اور کیا ہو گی؟" شفق اسکے انداز پر چڑ کے بولی۔

"میرے پیارے راج دلارے آنکھوں کے تارے بھّیا جن سے تمہارے چھتیس سینتس کا آکڑا ہے۔" الینہ بولنے کے ساتھ بھاگی بھی۔

"تم روکو ابھی بتاتی ہوں۔" شفق اپنی سکوٹی لیکر اسکے طرف بڑھی لیکن وہ اپنی گاڑی جو ڈرائیور لیکر آیا تھا اس میں بیٹھ چکی تھی۔ ساتھ شیشے سے زبان نکال کے اسے چڑھایا۔ شفق اسے تھپڑ دکھاتی ہوے سے مسکرا کر اپنی گاڑی پارکنگ سے نکالی۔

شفق اور الینہ کی دوستی پانچ سال پرانی تھی۔ ان دونوں دو جسم ایک جان دوست کی ملاقات انٹر کالج میں ہوئی تھیں۔

www.novelsclubb.com

الینہ شہر کے مشہور رئیس خاندان سے تعلق رکھتی تھی جنکا بزنس پورے ملک میں حیدر انڈسٹریس کے نام پھیلا ہوا تھا۔ الینہ نہایت ہی صاف دل کی شوق سی لڑکی تھی شفق سے دوستی میں بھی زیادہ ہاتھ اسی کا تھا۔

جبکہ شفق کا تعلق متوسط طبقے تھا۔ شفق کی دنیا زیادہ بڑی نہیں تھی۔ماما بابا اور دو بھائی اب ایک بھابھی اور بھتیجا۔سب ہی اس پر جان چھڑکتے تھے۔ بڑے بھیّا پانچ سال پہلے شفق کے ساتھ ہی بابا کی کمپنی کا دوسرا برانچ کھول کر یہاں شفٹ ہوئے تھے۔ جس کی خالص وجہ شفق کی تعلیم تھی۔ چھوٹے بھیّا ماما بابا پرانے شہر میں رہایش پذیر تھے جہاں ماما ایک سرکاری انٹر کالج میں پرنسپل کے عہدے پر فائز تھیں۔ بابا کا اصل بزنس بھی وہیں تھا جسے چھوٹے بھیّا اور بابا مل کر دیکھتے ہیں۔

کالج کے پہلے سال ہی الینہ اپنے برتھ ڈے پر زبردستی اسے اپنے گھر لے گئی تھی۔ جہاں پہونچ کر اسے معلوم ہوا تھا کی الینہ ہی نہیں اسکی پوری فیملی ہی بہت ملنسار اور محبت کرنے والے لوگ ہیں۔ جنہیں دولت کا کوئی گھمنڈ نہیں۔ یہاں تک کی انکی فیملی اس نفسا نفسی کے دور میں بھی جوئنٹ فیملی ہے۔ جس میں سب سے زیادہ ہاتھ دادو کا تھا۔الینہ کی پوری فیملی کو یہ پیاری سی اسکارف والی لڑکی بہت پسند آئی ماسوائے اسکے بھائی کے۔اس گھر کے بڑے شہزادے عاقب حیدر کے جن

www.novelsclubb.com

کا پورے گھر پر راج چلتا تھا پوری کزن پلٹن میں دہشت تھی۔ جسے اس چھوٹی آفت سے خار تھی یہ اور بات ہیں کی اسکی بھی کچھ وجوہات ہے۔

خیر انکی ناپسندی کو خاطر میں لایا ہی کس نے تھا۔ دادو نے تو اسے صاف کہدیا تھا کی اسے یہاں آتے جاتے رہنا ہے۔ ساتھ پلٹن کی بھی دھمکی تھی۔ اس طرح پچھلے پانچ سالوں سے شفق مہینے میں کم از کم دو تین چکر وہاں لگالیا کرتی تھی۔ ان پانچ سالوں میں وہ حیدر ویلا میں ایک فرد کا سا مقام رکھنے لگی تھی۔

اسکے کچھ دن نا جانے پر دادو اور کزن پلٹن کے ساتھ سب کی شکایتیں آنی شروع ہو جاتی تھی۔ اس دوران عاقب سے اسکے پنگے ویسے ہی تھے۔ کزن پلٹن میں اسکی بہت چلتی تھی وجہ تھی اسکی ہٹلر سے دشمنی جو انھیں عاقب کے عتاب سے بچاتی تھی۔ عاقب اس سے تقریباً دس گیارہ سال بڑا ایک کامیاب بزنس ٹائیکون تھا۔ لیکن جب یہ دونوں آمنے سامنے ہوتے جوابی کاروائی میں شفق اسکی بھی استاد تھی۔

www.novelsclubb.com

"اسلام علیکم بھابھی بھّیا آ گئے گھر؟"شفق گھر میں داخل ہوتے سلام کر کے اپنے بھّیا کی آمد کا دریافت کیا۔

"نہیں! آج انھیں کچھ زیادہ کام ہے تو وہ کچھ لیٹ آئیں گے۔ کیوں کوئی ضروری کام تھا۔ کہیں جانا ہے تو میں لے چلتی ہوں۔"بھابھی اسے پانی کا گلاس تھماتی ہوئی بولی۔

"نہیں! لیکن بھّیا نے آج ہم سب کو ڈنر پر لے جانے کا کہا تھا۔اور اب تک آئے نہیں۔"وہ پانی کا گلاس رکھتی منہ بنا کر بولی۔

"اچھا! ایسا کہا تھا؟۔"بھابھی مسکراہٹ دباتی ہوئی بولی۔

"ہاں! اور نہیں تو کیا لیکن اب آئے تو کہ دیجیئے گا کی مجھے ان سے بات نہیں کرنی۔"شفق بیگ اٹھاتی ہوئی بولی۔ منہ ہنوز بنا ہوا تھا۔

"بالکل مت کرنا بلکہ میں اور راحم بھی نہیں کرینگے۔"بھابھی نے اپنے بیٹے کا نام لیا۔

"کیوں ورغلہ رہی ہو میری بہن کو۔ گڑیا میں کب کا اچکا ہوں۔ کمرے میں آرام کر رہا تھا۔"بڑے بھّیا راحم کو اٹھا کر آتے ہوئے بولے۔بھابھی اب کھل کر ہنس رہی تھی۔

"اسلام علیکم بھّیا۔"وہ فوراّ انکے پاس پہونچی۔انھیوں نے اسکے سر کا بوسہ لیا۔

"کیسا رہا دن؟"

A1.بھیا شفق ہمیشہ کی طرح ہاتھ کی مدد سے اشارہ کرتی ہوئی چہک کے بولی۔

"ویسے ڈنر کس خوشی میں باہر کیا جا رہا ہے۔ کل ہی ہم نے لنچ باہر کیا تھا۔اور جہاں تک مجھے یاد ہے آپ ہوٹلینگ کے سخت خلاف ہیں۔"بھابھی راحم کو لیتیں ہوئیں بولی۔

"ہاں! زیادہ باہر کا کھانے سے صحت پر مضر اثرات ہوتے ہیں. لیکن میری گڑیا نے جو اتنے دن محنت کر کے پرزینٹیشن بنائی تھی وہ آلموسٹ پرفیکٹ بنی ہے۔ سو ڈنر ڈن ہے۔"

تو اس خوشی میں صرف ڈنر ہی نہیں شوپینگ بھی بنتی ہے۔ شفی تم ہمیشہ بیوقوف ہی رہنا۔" بھابھی شفق کو چپت لگاتی ہوئی بولیں۔

"اب تم پھر میری بہن کو۔۔۔۔

"اچھا! اچھا! آپ لوگ بحث نہیں کریں۔" شفق انکی تکرار شروع ہوتا دیکھ کر بیچ میں ای۔

"اچھا اب جاؤ جا کر فریش ہو کے آٹھ بجے تک ریڈی ہو جاؤ ہم پھر چلتے ہیں۔" بھیا مسکرا کر اسکے بال کان کے پیچھے اڑتے ہوئے بولی۔

وہ جی کہتی راحم کو پیار کرتی اپنا بیگ اٹھا کر چلدی۔

"شفی جلدی سے فریش ہو کر آؤ۔کچھ کھالو پھر تیّار ہونا۔" پیچھے سے بھابھی نے آواز لگائی۔

"شفی آج پوری فیملی باہر ڈنر کر رہے ہیں۔" الینہ کینٹین میں سموسہ سے انصاف کرتی ہوئی بولی۔

"تو؟" گرم سموسے کو پھوک پھوک کر منہ کے قریب لے گئی شفق نے حیرانی سے نظر اٹھائی۔

"تو کیا؟ تم بھی چلو ماما نے کہا تھا کی میں تمہیں بھی لیکر آؤں۔" الینہ شفق کو گھورتے ہوئے بولی۔

www.novelsclubb.com

"اچھا جی؟ ذرا یہ تو بتائیں کی میں نے تمہارے فیملی گیدرنگس اٹینڈ کئے ہیں جو آنٹی نے ایسا کہا؟ وہ عالی بیٹا آپ اپنا یہ چھوٹا سا دماغ کم استعمال کرتے ہوئے اصل مدعے پر آئیں۔" شفق اسکے ہاتھ سے سموسہ واپس پلیٹ میں رکھتی ہوئی بولی۔

"یار تم نہیں آتی ہو ورنہ ہر بار اتنے پیار سے سب تمہیں انوائٹ کرتے ہیں۔" الینہ منہ بسور کر بولی۔

"عالی تمہاری فیملی کا مجھ سے محبت اپنی جگہ لیکن ہر کسی کو اپنے فیملی سپس ملنی چاہئے اس لئے اس بات پر تم کوئی ضد نہیں کرو گی۔" شفق سنجیدگی سے بولی۔

"یار ٹھیک ہے لیکن آج اجاؤ پلز۔" الینہ ہاتھ جوڑ کر منت بھرے انداز میں بولی۔

"نہیں مطلب نہیں۔" شفق نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے سموسہ اٹھایا۔

"ایک بار آجاؤ گی تو کونسی قیامت برپا ہو جائے گی پلز آجاؤ۔" الینہ پہلے دانت پیس کر پھر چاپلوسی کے انداز میں مسکرا کر بولی۔

"اچھا اس بار اتنا منت کرنے کی وجہ۔ ویسے ڈنر ہے کس خوشی میں۔" شفق کو ک اٹھاتے ہوئے بولیں۔

"بھائی نے ایک نیا شوروم کھولا ہے اس خوشی میں سبھی رشتہ دار انوائیٹڈ ہیں۔اور۔۔۔"

"بس اب تو میں مر کر بھی نا آؤں۔" شفق اسکی بات بیچ میں ہی کاٹ کر بولی۔

"لیکن۔۔۔

"لیکن کچھ نہیں تمہارے بھائی کو دیکھتے ہی میرا پارا ہائی ہوتا ہے اور پھر ہماری بحث ہوتی ہے۔اور تم سب کسی فلم کی شوٹنگ کی طرح دیکھ دیکھ کر انجوے کرتے ہو۔"

"یار تم دونوں اپنی مرضی سے الجھتے ہو ورنہ ایسی کوئی بات نہیں ہے کی الجھا جائے۔" الینہ اسکے اعتراض سے متفق ہوئے بغیر بولی۔

"ہاں جی ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ شفق اسکی نقل اتارتی ہوئی بولی یہی ایک ٹوپیک تھا جہاں یہ اپس میں الجھتے تھے۔

چلو میں ایک بار پھر تمہیں اس ہٹلر کے کارنامہ بتادوں۔

پہلی ملاقات

"اپنی لمبی چوڑی گاڑی کو جہاز سمجھ کر اڑاتے ہوئے میری معصوم نازک سی گاڑی کا پہلے ہی دن سائیڈ مرر توڑ دیا۔اس پر ڈھٹائی سے گاڑی سے نکلے بغیر گلاس ہٹا کر احسان کرنے کے انداز میں پیسے دیر ہے جیسے میں نے خود گاڑی ماری ہو۔"شفق سموسہ منہ میں ڈالتے ہوئے بولی۔

"ہاں اسکے بعد تم نے بھائی کا آدھا گھنٹہ برباد کیا جس کی وجہ سے انکی ڈھائی کروڑ کی ڈیل کینسل ہو گئی۔"الینہ نے سموسہ چباتے ہوئے لقمہ دیا۔

"ہاں تو پھر وہ انکل نے وہ ڈیل کی نا۔"شفق جھٹ بولی۔

"اور جیسے تمہاری گاڑی ابھی تک ٹوٹی ہوئی ہے۔ہے ناں؟۔"الینہ دوبدو بولی۔جس پر شفق نے اسے گھورا۔

"اچھا جو میرے وائیٹ اسکارف پر جان بوجھ سٹر وبیر ری جوس گرایا تھا اس کا کیا۔"شفق نے ایک اور جرم یاد کرائی۔

"اور تم نے ٹھٹھرتی سردی میں ان پر آئس کیوب والا پانی کا پورا جگ غلطی سے کہکر انڈل دیا تھا جب کہ وہ تمہارا بدلہ تھا۔اس کے بارے میں کیا خیال ہے؟الینہ نے آئی بروچڑھا کے پوچھا۔

"وہ غلطی

اچھا غلطی میڈم اتنی سردی میں ٹھنڈا پانی کون پیتا ہے۔الینہ کی بات پر اسنے منہ بنایا۔

"اور۔۔۔"

"بس تم دونوں کے ہی ایک دوسرے کو دیکھ کر سنگ نکل آتے ہیں۔اب تم نخرے ناکرو اور میرے ساتھ چلو آئی پرومیس میں تمہیں جلدی بھجوادونگی۔"الینہ دوبارہ اپنے مدعے پر آئی۔

"لیکن مجھے اتنا پریشرائز کرنے کی نوبت کیوں آرہی ہے۔"شفق کھوجتی نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔کیونکہ پہلے بھی وہ ضد کرتی تھی لیکن الینہ اتنا زیادہ ضد نہیں کرتی تھی۔

"کیونکہ وہ وفا کی بچی آرہی ہے۔اور جانتی تو ہو وہ بھیا کے آس پاس کیسے منڈراتی ہے تم رہو گی تو کم از کم بھیا تم سے لڑ لینگے اس پر کٹی سے تو محفوظ رہینگے۔"الینہ نے آخر بلی تھیلے سے نکال ہی لی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ہاہاہاہا۔۔۔۔ویسے۔۔ویسے۔اس ہٹلر کی پرفیکٹ میچ ہے مس وفا ایک اندھا ایک کوڑی بنائیں گے پرفیکٹ جوڑی۔اب تو میں کسی قیمت پر ناؤں۔جوڑتے

رشتوں کو توڑنے والوں سے اللہ ناراض ہوتا ہے۔"شفق معصومیت کے ریکارڈ توڑتے ہوئے بولی۔

"رشتہ مائی فٹ۔ تم اپنے دانت اندر کرو ساتھ مجھ سے بات نا کرو۔ میں اپنے بھائی کو اس بلا سے خود پروٹیکٹ کرونگی۔"الینہ اس پر برس کے بیگ اٹھاتی چل دی۔

"اللہ کیا زمانہ اگیا ہے۔ سب یہاں ان دونوں کو ملانے کے لئے اتنے پاپڑ بیل رہے ہیں اور یہ اپنے ہاتھوں سے انہیں کسی اور کو سونپ رہے ہے۔"الینہ بڑبڑاتے ہوئے گاڑی میں بیٹھ گئی۔ اتنی مشکل سے جو پلان بنایا تھا اس پر تو شفق پورا کا پورا دریا بہا چکی تھی۔ جبکہ شفق ابھی بھی ہنسے جا رہی تھی۔

"شفی آج تم میرے ساتھ گھر چل رہی ہو، آنٹی جا چکی ہیں۔ اسائنمینٹ تم جمع کرا چکی ہو۔ سر س نے کوئی ورک دیا نہیں ہے۔ اور کل سے پانچ دن تک کالج میں

گیمس ہے جس میں تم نے حصہ نہیں لیا ہے۔اور۔۔"ابھی الینہ کی گاڑی کچھ رفتار پکڑتی۔شفق ہاتھ اٹھا گئی۔

"بس! میری ماں بس کر جا۔آ رہی ہوں میں تمہارے ساتھ کہو تو دیوار پر بڑے بڑے حرفوں میں لکھ دیتی ہوں۔"شفق کانوں میں انگلیاں ٹھونسٹی ہوئے ہاتھ ڈالتے بولی۔

"یہ ہوئی نا بات۔چلو پھر دیر کس بات کی۔میں پلٹن کو فون کر دیتی ہوں کی پارٹی کی تیّاری پکڑے اور تم یہ گاڑی کی چابھی پکڑو۔ڈرائیور تمہاری گاڑی پہونچا دیگا۔الینہ نان اسٹاپ شروع ہوئی۔

اکثر جب بھی شفق انکے گھر جاتی تھی گاڑی وہی ڈرائیو کرتی تھی اور اسکی گاڑی ڈرائیور پہونچا دیا کرتا تھا۔

"ابھی تین بج رہے میں چھ بجے سے پہلے مجھے گھر ڈراپ کروا دینا۔"شفق چابی گھڑی پر ایک نظر ڈال کر بولی۔

"کیوں سات بجے بھائی آجاتے ہیں اس لئے ؟"الینہ نے رازداری کا مظاہرہ کیا۔

"کتنی بار کہا ہے اپنے سڑے ہوئے بھائی کا ذکر میرے پاس مت کرو۔"شفق پھاڑ کھانے کے انداز میں بولی۔

"دیکھو تم میرے منہ پر میرے بھائی کو سڑا ہوا کہہ رہی ہو۔"الینہ نے مصنوعی غصہ سے بولی۔

"وہ تو میں تمہارے بھائی کے منہ پر بھی کہہ سکتی ہوں اس میں کیا ہے۔"شفق نے بے نیازی سے کاندھے اچکائے۔

"یار میرے بھائی اتنے ہینڈسم سمارٹ ہے لڑکیاں مرتی ہے ان پر اور ایک تم ہو۔

"پہلے دونو تعاریفی لفظ کو اگنور کرتے ہوئے تمہارے بھائی جتنے ہیبتناک اور دہشت ناک ہیں نازک دل لڑکیاں بے چاری مر ہی سکتی ہیں۔وہ تو مجھ جیسی سخت دل محفوظ ہے۔شفق مصنوعی کالر جھاڑتے ہوئے بولی۔

"ہاں! ہاں! یار تم تو جھانسی کی رانی ہو۔اور ویسے سیانے کہتے ہیں کی۔"

"تم سیانی ہو نہیں نا تو چپ رہو۔اس سے پہلے کی الینہ کوئی بکواس کرتی شفق اسکی بات کاٹ کر بولی۔

"میں بولونگی۔الینہ ہٹ دھرمی سے بولی۔

"اور سیانے کہتے ہیں۔ساتھ تاریخ گواہ ہے جو لوگ جتنا زیادہ ایک دوسرے سے الجھتے ہیں ان کی ڈور ایک ساتھ بندھی ہوتی ہے۔"الینہ بزرگانہ انداز میں گویا ہوئی۔

"استغفر اللہ! تمہارا بھائی مجھ سے کتنا بڑا ہیں۔اور تم فضول بول رہی ہو۔"شفق نے فوراً کان کو ہاتھ لگائے کہیں یہ سچ نا ہو جاے۔

"کتنا بڑا ہے یار تم مجھ سے ایک سال چھوٹی ہو اور بھائی مجھے نو سال بڑے ہیں اس حساب سے تم بھائی سے پورے دس سال چھوٹی ہو۔اس سے کیا ہوتا ہے ویسے بھی

یہ ٹرینڈ ہے۔سیف کرینہ کی مثال لے لو۔سوچو تم میری بھابھی بن کر آؤ گی اور ہم ہمیشہ ساتھ رہینگے۔"الینہ لگی خیالی پلاؤ پکانے۔

"بس کر جاؤ عالی کیوں اپنی ہی اکلوتی دوست کو بد دعا دے رہی ہو۔تمہارا بھائی مجھ سے ایک منٹ برداشت نہیں ہوتا۔اس سب سے اہم مجھے ابھی پڑھنا ہے اپنا کریئر بنانا ہے"۔شفق سنجیدگی سے بولی۔

"یار گریجوئیشن تمہارا دو مہینے میں ختم ہونے والا ہے جیسا تمہارا ریکارڈ ہے تم ماسٹرس بھی بہترین یونی میں ہی کرو گی۔اُپر سے تم بھیا سے آفس کا سارا کام تقریباً سیکھ چکی ہو۔اس طرح تو تمہارا کریئر بنا بنایا ہے پھر ٹینشن کیا ہے؟۔الینہ کو اسکی سنجیدگی عجیب لگی۔وہ ہمیشہ سے شفق کو اپنے بھابھی کے روپ میں دیکھنا چاہتی تھی۔جس کا اس نے بارہا اسکے اور اپنے کزنس کے آگے اظہار بھی کیا تھا۔

"تم نہیں سمجھو گی ایک لڑکی کا خود مختار ہونا کتنا ضروری ہوتا ہے اور صرف کام سیکھنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ماما کالج میں پرنسپل ہے بابا اور دونوں بھائی بزنس مینس

ہیں بھابھی بھیا کے بزنس میں سپورٹ کرتی ہیں۔کیا ان سارے لائق فائق لوگوں میں میں نالائق اچھی لگونگی۔اور یہ ریکارڈڈ گری صرف دیکھنے کی ہوتی ہے جب جاب کرنے جاؤ تو پتا چلتا ہے۔بڑے بڑے ڈگری والے لوگ سڑکوں پر ٹھوکریں کھاتے گھومتے ہیں۔"شفق نے سنجیدہ انداز میں اسے اپنا مدعا سمجھانا چاہا۔

"وہ مجھے نہیں پتا اور کرنا بھی نہیں ہے۔مجھے تو بس اتنا پتا ہے کی تم میری بھابھی بن جاؤ تو بات بن جائے۔الینہ اس کی بات کاٹ کر حسرت سے بولی۔

"اب ایک بار اور اگر تم نے اس بکواس ٹوپک پے بات کی نا ائی سوئیر میں گاڑی یہیں روک کر پیدل گھر چلی جاؤ نگی۔"دھمکی سیریس تھی سو کام کر گئی۔الینہ نے خاموشی سے میوزک پلئیر چلا دیا۔لیکن بات ختم تو نہیں ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

گاڑی ایک خوبصورت سفید محل نما کے گھر آگے رکی تھی۔ جس کے باہر لگے نیم پلیٹ پر بڑے خوبصورتی سے حیدر مینشن لکھا تھا۔ چوکیدار نے دوڑ کر بڑے سے گیٹ کو کھولا۔ شفق اپنی گاڑی اندر لے آئی تھی۔

حیدر مینشن باہر سے جتنا خوبصورت تھا اندر سے اس سے کئی زیادہ خوبصورت تھا۔ اور اسکی خوبصورتی کو چار چاند لگاتے تھے یہاں پر رہنے والے لوگ۔ جن کے رشتوں میں محبت اور خوبصورتی اس مینشن کی خوبصورتی سے کہیں زیادہ تھی۔

حیدر مینشن کی سربراہ ہے حمیدہ بیگم جنہیں سب دادو کہتے ہیں۔ ان کی تین بیٹے ہیں پہلے عزرار صاحب جن کے تین بچے عاقب حیدر، راغب حیدر اور الینہ حیدر۔ دوسرے نمبر پر ہیں اشفار صاحب انکے بھی تین بچے ہیں ثاقب حیدر، الفشہ حیدر، اور المزہ حیدر پھر ہیں ابرار صاحب انکے بھی تین ہی اولاد ہے راحب حیدر ، راعب حیدر اور زوفشہ حیدر۔ ان سبھی کے نسبت ایک دوسرے سے بچپن ہی میں

www.novelsclubb.com

حمیدہ بیگم نے تئے کر رکھے ہیں ماسوائے عاقب کے۔کیوں کہ جناب کو بہنیں بنانے کا بہت شوق تھا۔

وہ دونوں مالی کاکا اور چوکیدار چاچا کو سلام کرتی خبر خیریت پوچھتی اندر داخل ہوئی جہاں سارے کزنس دادو کو گھیرے بیٹھے تھے۔

"اسلام علیکم۔" دونوں نے باآواز بلند سلام کیا۔جس کا جواب کچھ یوں آیا۔

وعلیکم السلام۔

جیتی رہو!

خوش رہو!

آباد رہو!

جگ جگ جیو!

صدا سہاگن رہو!

www.novelsclubb.com

دودھو نہاؤ پوتو پھلو!

سب نے ہنستے ہوئے ایک ایک فقرا ادا کیا۔ جس پر وہ ہنستی ہوئی دادو کے پاس پہونچ کر انکے گلے لگتے ہوئے انکے سر کا بوسہ لیا۔اور ہمیشہ کی طرح دادو نہال ہو گئی۔

"دیکھیں دادو میں لے آئی آپ کی بے وفا پوتی کو جسے آپ اتنا یاد کرتی ہیں اور محترمہ کو آپ کی پرواہ ہی نہیں ہے۔" الینہ راحب کے ہاتھ سے چیپس لیتی ہوئی بولی۔

"عالی چھوٹ تو نا بولو اینڈ دادو آپ جانتی تو ہیں میں آپ کو کتنا مس کرتی ہوں بس کچھ مصروفیات تھی اس لئے۔" شفق دادو کے گلے میں باہیں ڈالے ہوئے ہی بولی۔

www.novelsclubb.com

"دادو یہ بٹرنگ کر رہی ہے۔" آواز راحب کی تھی۔

"راحب بھائی کیا ہے؟" شفق نے احتجاج کیا۔

"چپس ہے چاہیئے۔"راحب نے چپس کی طرف اشارہ کیا۔

"الفشہ آپی انھیں سمجھائیں۔"شفق نے راحب کی منگتر کو مخاتب کیا۔

"میں کیا سمجھاوں؟"الفشہ ہڑبڑا کے بولی۔جس پر سب کا فلک شگاف قہقہ حال میں گونجا۔الفشہ گھر میں سب سے بڑی بیٹی تھی اور کافی شرمیلی بھی۔

"یار نا تنگ کرو میری بیچاری سی منگتر کو۔"راحب نے جھٹ اپنی منگیتر کی سائیڈ لی تھی جس پر سب کے معنی خیز ہمم ہمم کرنے پر الفشہ گلال ہوئی۔

"آپ تو رہنے ہی دیں راحب بھائی ساری فساد جڑ آپ ہی ہیں یہاں۔"یہ آواز المزہ کی تھی۔جو بہن کے مقابل کافی شرارتی تھی۔لیکن راعب کے دخل نا کرنے تک۔

"ہاں! میں رہنے دیتا ہوں راعب ایسا کر تو بول یار۔"راحب نے پاس بیٹھے راعب کو کہا۔اور یہیں المزہ کی بولتی بند۔

"سب چھوڑیں تم بتاؤ ظالم لڑکی اتنے دن کیوں نہیں آئی۔"یہ تھی زوفشہ۔

"ہاں! جی اب باری ہے لیٹ لطیف صاحبہ کی۔" آواز راغب کی تھی جن کی آپس میں کبھی نہیں بنی بد قسمتی سے دونوں منگنی شدہ ہیں۔

"اور تم کیا ہو موٹو؟۔" زوفیشہ جل کے بولی۔

"ہینڈسم سوپر اسمارٹ لڑکا جس پر لڑکیاں مرتی ہیں۔" راعب اترا کے بولا۔

"اللہ یہ منہ اور مسور کی دال۔" زوفیشہ نے ناک سے مکھی اڑائی۔

"اللہ کا شکر ہے جلی ہوئی دال تو نہیں ہے ناں۔" راغب نے اسکے گندمی رنگت پے چوٹ کیا۔

"دادووووو۔" اب دادو کی انٹری ضروری تھی۔

www.novelsclubb.com

"بھئی مجھے تو معاف ہی رکھو تم دونوں۔ شفی بیٹا ثاقب نہیں آیا۔؟" دادو نے ثاقب کا پوچھا جو انکے ہی یونی میں پروفیسر تھا۔

"نہیں دادو انھیں کچھ کام تھا تو۔۔۔"ابھی شفق کی بات درمیان میں ہی تھی جب راغب اپنی جگہ کھڑے ہوا۔

"اسٹاپ! گائز اسٹاپ۔"راغب کھڑے ہو کر دونوں ہاتھ اٹھا کے اعلان کرنے کے انداز میں بولا۔

"بیٹھ جا میرے بھائی بتا کیا ہوا کیوں تجھے ٹرافک پولیس بننے کے دورے پر رہے ہیں؟"راعب نے اسکا ہاتھ کھینچ کر اسے واپس بٹھایا۔

"ہماری بحث میں ہم اصل ٹوپک تو بھول ہی گئے۔"راغب نے دور کی کوڑی لائی۔

"کونسی بات بھئی۔"؟راحب نے پوچھا

"وہی اس شفق کی بچی کے نا آنے والی وہ بھی ایک مہینے تک چھٹیوں کے باوجود جو کے ناقابل فراموش ہے دادو۔"راغب بھاری آواز نکال کر بولا

"دادو میں نے بتایا نا سچ میں۔۔۔"

"کیا سچ میں غیر حاضری کی سزا تو ملے گی۔اور اسکی سزا ہم کا بینی اجلاس کے بعد طئے کرینگے۔ابھی دادو اپنی طرف سے تمہاری سزا تجویز کریں گی۔دادو معافی بالکل بھی نہیں ملنی چاہئے اس چھوٹی آفت کو۔"راحب کی بات کی تائید میں سب نے ٹیبل بجائے جیسے پارلیمنٹ میں ہوں۔

"اوکے دادو دیں مجھے سب منظور ہے۔آپ سے بڑھ کے تو کچھ نہیں ہے۔"شفق انھیں محبت سے دیکھتی ہوئی بولی۔

"ٹھیک ہے پھر مجھ سے ایک وعدہ کرو کی وقت آنے پر میں تم سے جو بھی مانگو نگی تم دو گی۔"دادو سنجیدگی سے بولیں۔شائد انھیں اسی وقت کا انتظار تھا۔

"جان مانگ لئیں دادو یہ وعدہ کیا چیز ہے۔"وہ انکے نہیف ہاتھوں پر اپنا مومی ہاتھ رکھتی محبت سے بولی۔لیکن اسے نہیں پتا تھا کی دادو اس سے کیا مانگیئں گی معلوم ہوتا تو جان دیتی لیکن وعدہ نا دیتی۔

"چلیں دادو میں آپ کو کتاب پڑھ کے سنادوں بہت وقت ہو گیا ہے نا۔" شفق نرمی سے دادو کا بازو تھام کر انھیں اٹھاتی ہوئی بولی۔ گھر میں کسی کو اردو پڑھنی نہیں آتی تھی اس لئے جب بھی وہ آتی دادو کے پاس موجود کتاب میں سے انبیاء یا صحابیوں کے قصہ سنایا کرتی تھی۔

"جلدی آنا۔" پیچھے سے کزن پلٹن کی آواز آئی تھی۔ وہ سر کو جنبش دیتی دادو کے کمرے میں چلی گئی۔ کیوں کہ وہ جانتی تھی کچھ دیر بعد وہ سب وہیں ہونگے۔

"مس ابراز آپ یہاں بیٹھیں میں ابھی آتا ہوں۔" وہ اسے صوفے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولے۔ تبھی اسے ہوش آیا۔

"ممم۔۔۔ مس۔۔ مسٹر صمد آپ یہاں کیا۔۔۔ کر رہے ہیں۔" وہ فوراً اپنا کاندھے پر ڈھلکا دوپٹہ ٹھیک کرتے ہوئے بولی۔ گھبراہٹ سے اسکا برا حال تھا۔ رات

کے اس پہر وہ بھی ایک ایسے انسان کے ساتھ جس سے مشکل سے سلام دعا ہوتی ہو۔

تب ٹینشن میں اس نے دھیان نہیں دیا تھا پھر گاڑی میں بھی وہ اسی خوف کے زیر اثر تھی لیکن اب اسے احساس ہوا کی وہ کہاں ہے۔اس سے پہلے کی وہ فلیٹ کے داخلی دروازے کی طرف دوڑ لگاتی۔مسٹر صمد بول اٹھے۔

"ریلیکس مس ابراز آپ میری بہنوں جیسی ہیں۔میں آپ کو کوئی نقصان پہونچانے کے غرض سے ہر گز نہیں لایا۔بلیئو می۔"ان کے لفظوں سے جھلکتی مان اور سچائی کو محسوس کر کے وہ تھوڑی پر سکون ہوئی۔

"آپ ایسا کریں ادھر واش روم ہے وہاں جا کر فریش ہو جائیں۔میں تب تک کافی لیکر آتا ہوں اپنی بہن کے لئے۔اینڈ آپ کی تصلّی کے لئے فلیٹ کا ڈور کھولا رہنے دیں۔اوکے؟"مسٹر صمد اسکی گھبراہٹ سمجھتے ہوئے آرام سے بولے۔

جس پر وہ اپنے آپ ہی شرمندہ ہوئی۔انھیں سوری کرتی سائیڈ پر بنے واشروم کی طرف چل دی۔

"ایسا کریں آپ یہ کافی بنائیں میں کچھ اور کھانے کا لیکر آتا ہوں۔"اسکے واشروم سے نکلتے ہی وہ ٹیبل پر کافی کا سارا سامان رکھتے ہوئے بولے۔جس پر وہ کچھ اور شرمندہ ہوئی۔یقیناً انھیں لگا ہو گا کی وہ انکی بنائی کافی نہیں پیئے گی اس لئے وہ اسے سب دے گئے۔وہ خاموشی سے کافی بنانے لگی۔

"اب بتائیں آپ اتنی رات گئے اکیلے وہ بھی اس حالت میں سڑک پر کیا کر رہی تھیں؟۔"کافی ختم ہوتے ہی مسٹر صمد خالی کپ ٹیبل پر رکھتے ہوئے اسکی طرف متوجہ ہوئے جو خاموشی سے کافی کے کپ کو دیکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"کوئی پرو بلم ہے؟"خاموشی

"کسی نے کچھ کہا ہے؟

کمپنی میں کوئی پرو بلم ہوئی ہے؟"مسٹر صمد نے اس کی خاموشی پر پے در پے سوال کیا۔لیکن جواب خاموشی میں ہی آیا تھا۔

وہ دونوں ایک ہی سوفٹ ویئر کمپنی میں جاب کرتے تھے وہ بڑی پوسٹ پر تھے۔جبکہ انکے مقابل وہ سٹوڈنٹ ہونے کی وجہ سے ان سے نیچے کی پوسٹ پر تھی۔

"نہیں!"وہ کافی دیر بعد بولی۔آواز اتنی دھیمی تھی کے وہ بامشکل سن پائے تھے۔

"اچھا!آپ کی عمر کیا ہے؟"اس نے سر اٹھا کر انھیں دیکھا۔پھر انھیں سنجیدہ دیکھ کر گویا ہوئی۔

.Twenty three running

?Are u serious

اسنے عجیب نظروں سے انھیں دیکھا۔

"وہ اس لئے کی جتنی سنجیدہ آپ لگتی ہیں۔اس حساب سے آپ کی عمر کم از کم تیس چالس سال تو ہونی ہی چاہیئے تھی۔" وہ ہنس کر بولے۔

"ویسے ایک بات میں دعوئے کے ساتھ کہ سکتا ہوں آپ ہمیشہ سے ایسی نہیں ہیں۔" اب کے وہ سنجیدگی سے بولے۔اس نے حیران نظروں سے انھیں دیکھا۔

"حیران ناہوں میں نے سائیکالوجی سٹڈی کی ہے۔۔اور سائیکالوجی کے مطابق ہنسی مذاق قہقہ بے وجہ بھی ہو سکتے ہیں۔لیکن خاموشی سنجیدگی اور خود سے بے پرواہی کی ٹھوس وجہ ضرور ہوتی ہے۔" انکی کھوجتی نظریں خود پر محسوس کر کے وہ جذبز ہوئی۔

"خیر اس ٹوپک کو ہم پھر کبھی ڈسکس کرتے ہیں فجر کی اذان میں ابھی ڈیڑھ گھنٹہ باقی ہے۔آپ ایسا کریں میری کزن اس روم میں سوتی ہے میں اسے جگا دیتا ہوں آپ بھی آرام کر لیں۔ابھی آپ اپنی فلیٹ پر تو جا نہیں سکتی۔اینڈ صبح آپ مجھے اپنا بھائی ہونے کا اعزاز بخشیں تو میں آپ کے لئے اسپیشل بریکفاسٹ بنا کر اس کافی کا

حساب برابر کر سکتا ہوں۔"انھیوں نے مسکرا کر شفقت سے اس کے سر پر اپنا دایاں ہاتھ رکھا تھا۔

اور اپنی کزن کے کمرے کی طرف بڑھ گئے۔اس پل اسے شدت سے اپنے بھّیا یاد آئے ساتھ دو آنسو بھی۔وہ آنسو پوچھتی ان کے بتائے کمرے میں چلی گئی جہاں پہلے سے ایک لڑکی سوئی ہوئی تھی۔وہ بھی خاموشی سے دروازہ لاک کرتی لیٹ گئی۔

"باآدب باملاحضہ ہوشیار شہزادے عاقب حیدر کی سواری بادِ بہاری تشریف لا رہی ہیں۔حاضریں سے گزارش ہے کی وہ اپنے دل گردے یا جگہ سنبھالنے کے بجائے خود سنبھل کر بیٹھ جائیں ورنہ بن موسم برسات ہونے کے پورے اماکانات ہیں۔"کھڑکی سے دی جان کے کمرے کی طرف آرہے عاقب پر نظر پڑتے ہی راعب نے کھڑے ہو کر ایک ذمہ دار دربان کا کردار نبھایا تھا۔

"ایک خصوصی اعلان آج کے مہمان خاص کے لئے، آپ سے خاص سے گزارش ہے کی آپ زیادہ احتیاط کریں کیوں طویل مدت کے بعد ملاقات کا شرف مل رہا ہے کہیں گولہ باری نا ہو جائے۔" یہ اعلان خاص جس کے لئے تھا اس نے صرف منہ ٹیڑھا کیا تھا۔

"السلام علیکم دادو۔ کیسی ہیں آپ؟۔" عاقب نے کمرے میں داخل ہوتے اسے گھورتے ہوئے دادو کے پاس آکر انکے ہاتھوں کا بوسہ لیا۔ اسکا روز کا معمول تھا آفس سے آکر فریش ہونے کے بعد ہی سب سے ملتا۔

وعلیکم السلام میرے بچے۔ میں بالکل ٹھیک ہوں اب تو اور بھی ٹھیک لگ رہی آج میری بچی جو اتنے دنو بعد مجھ سے ملنے آئی ہے۔" دادو عاقب کے لئے اپنے دوسری جانب جگہ بناتی ہوئی بولیں۔ کیونکہ ایک جانب شفق پہلے سے بیٹھی تھی۔ انکی بات پر اس نے ایک نظر اس چھوٹی آفت کو دیکھا۔ اور عاقب کی نظر شفق پر دیکھ کر راحب شرارتی رگ فرکی۔

www.novelsclubb.com

"ویسے دادو ایک بات میری سمجھ میں نہیں آتی ناانصافی ہمارے ساتھ ہوئی ہے یا بھائی کے ساتھ؟"۔راحب پر سوچ انداز میں بولا۔جبکہ آنکھوں میں شرارت واضح تھی۔

"ہیں س! کونسی ناانصافی ہوئی ہے میرے بچوں کے ساتھ مجھے بھی تو معلوم ہو۔"دادو نے فوراً گڑک آواز میں استفسار کیا۔

"یہی دادو کے ہم سب سکول بعد میں گئے منگنی پہلے کر لی،اور ایک ہمارے بھائی صاحب ہے اتنے بڑے بزنس ٹائیکون ہیں اور ابھی تک ویلے گھوم رہی ہیں۔بات کنفیوژن کی تو ہے نا۔"راحب نے نظر بچا کر راغب کو آنکھ ماری۔

"تمہاری کنفیوژن تو میں دور کرتا ہوں روکو ابھی۔"عاقب سب کو ہنستا دیکھ کر اسکی طرف بڑھا لیکن راحب چلا کی سے شفق کے پیچھے ہو گیا۔

"شفی بچاؤ اپنے بھائی پلس بہنوئی کو۔"راحب کی بات پر عاقب نے اپنے دانت کچکچائے۔

"دیکھیں آپ نے میرے بھائی کو کچھ کہا تو اچھا نہیں ہو گا۔"۔ شفق نے اسکا بڑھتا ہاتھ دیکھ کر اسے خبر دار کیا۔

"آپ کے بھائی کی تو۔۔۔۔" باقی کے الفاظ اسکی گھوری نے ادا کئے تھے۔

"بیٹا ویسے بات تو سہی کہہ رہا ہے بچہ۔ تیس کے ہو چکے ہو تین مہینے بعد ایک سال اور بڑھ جائے گا اور کب کرو گے شادی؟ تمہارے عمر کے بچوں کے آج دو دو بچے ہیں۔" دادو اپنے پسندیدہ ٹوپک پر شروع ہو چکی تھیں۔ اور وہ راحب کو خونخوار نظروں سے گھور رہا تھا آخر وہی تو ساری فساد کی جڑ تھا۔

"کر لو نگا دادو کیا جلدی ہے۔ پہلے الفشہ اور الینہ کی تو ہو جانے دیں۔" اس نے ہمیشہ کی طرح بات کو ٹالا۔

www.novelsclubb.com

"کیا کر لو نگا بیٹا۔ اور ثاقب راحب تم سے چھوٹے ہیں کیسے انکی تم سے پہلے کر سکتے ہیں۔ تم ایک بار اپنی پسند تو بتاؤ ہم سب کو، تمہاری چاند سی دلہن لائینگے ہم دیکھنا۔" دادو محبت سے اسکی چوڑی پیشانی چوم کر بولی۔

"ہاں! ہاں! بھائی بتائیں آپ کو کیسی لڑکی چاہیئے؟" سب ایک زبان ہوئے آخر دادوان کی طرف تھی۔ عاقب نے سب کو اپنی مخصوص انداز میں گھورا کیونکہ بال ابھی انکے کوٹ میں تھا۔ سو کچھ کہنا بیکار تھا۔ البتہ شفق صرف خاموشی سے مسکرا رہی تھی۔ آخر ہٹلر کی واٹ لگی تھی۔

"مجھے پتا ہے اسے کیسی لڑکی چاہیئے۔" ثاقب اندر داخل ہوتا ہوا بولا۔ ثاقب اور اسکی عمر میں زیادہ فرق نا ہونے کی وجہ سے دونوں کی آپس میں بہت جمتی تھی۔

"اب تو کوئی بکواس نا کرنا اچھا نہیں ہو گا میں بتا رہا ہوں۔" ثاقب کے دادو کے آگے جھکتے ہی عاقب نے وارن کیا۔

"پھر بتائیں نا بھائی کو کیسی لڑکی چاہیئے؟" راعب نے سب کے سوال اور اشتیاق کو زبان دی۔

"ایسی لڑکی جو اسکو فل اوّن ٹکر دے۔ اسکے اس سڑے ہوئے مزاج اس عاقب حیدر والی لک اور اسکی اس خوبصورتی سے مرعوب ہوئے بغیر اسکی آنکھوں میں

آنکھیں ڈال کر کانفڈینٹ سے بات کرے۔ایسی لڑکی چاہیئے جناب کو جو ابھی تک ان کی نظروں سے نہیں گزری۔" بات کے اختتام پر ثاقب کی نظر دادو کے قریب مسکراتی ہوئی شفق پر ٹھہری۔عاقب خاموش تھا کیونکہ بولنا بیکار تھا۔

"تھوڑا مشکل ہے۔لیکن میری نظر میں ایسی ایک لڑکی ہے۔ایسا مجھے محسوس ہو رہا ہے۔"راعب شفق کو دیکھتا مصنوعی سوچنے کے سے انداز میں بولا۔باقی سب بھی متوجہ ہوئے اور اسکا مطلب بھی سمجھ گئے دادو ہولے سے مسکرائی۔

"راعب بھائی یہیں بریک پر پیر رکھ دیں کیوں ساری زندگی ایک معصوم کی بد دعائیں لینا ہیں آپ کو۔"شفق ان سب کے نظروں سے انجان ہنس کر بولی۔

"میں بھی سوچوں کے چھوٹی آفت صاحبہ ابھی تک خاموش کیسے ہیں۔"عاقب اس چھوٹی آفت کو گھور کے بولا وہ یوں ہی اسے چھوٹی آفت تو نہیں کہتا تھا۔جہاں سب کی بولتی بند ہوتی وہیں سے محترمہ کی شروع ہوتی۔

"کسی نے کیا خوب کہا ہے سچ کڑوا ہوتا ہیں کیوں راحب ہے؟"۔ شفق بے نیازی سے بول کر راحب کی تائید چاہی۔۔

"تم۔۔۔۔"ابھی وہ کچھ بولتا کی دادو نے اسکے بازو پر اپنا ہاتھ رکھا تو وہ بیچارہ بس اسے گھور کے رہ گیا۔

"بھئی عاقب کی پسند تو ثاقب نے بتا دیا۔اب ہمیں یہ جاننا ہے کی ہماری شفق کی پسند کیا ہے؟"دادو کے سوال پر شفق بوکھلائی اسے دادو سے اس قسم کے سوال کی بالکل بھی امید نہیں تھی۔

"دادو محترمہ کے فیوچر پلان میں شادی کہیں نہیں ہے۔بلکہ انھیں اپنی پہچان بنانی ہے۔اپنا کریئر بنانا ہیں۔خود مختار بننا ہے۔وغیرہ وغیرہ۔"جواب الینہ کی طرف سے تھا۔جو ابھی تازہ تازہ اسکے خیالات سے فیضیاب ہو کر آئی تھی۔

"واہ! محترمہ کی سوچ تو بڑی اچھی ہے۔صرف زبان قینچی کی طرح تیز ہے۔"عاقب دل ہی دل اسکی سوچ سے متاثر ہوا۔

"پھر بھی۔"سب نے زور دیا۔

Come on gys

میں ابھی بچی ہوں اور اتنا فضول سوچنے کی مجھے نا فرصت ہیں نا ضرورت۔"شفق کاندھے اچکا کے لاپرواہی سے بولی۔

"بچی سیریسلی بچی؟"موقع اب عاقب کے ہاتھ میں تھا۔

"بالکل بچی ہوں اس میں تو کوئی شک نہیں۔کیوں دادو کیا میں بچی نہیں ہوں؟ شفق نے دادو کی طرف دیکھ کر معصوم شکل بنائی۔

"جی جی آپ تو چھوٹی سی بے بی ہو سو بے بی جی آپ کی فیڈر کہاں ہے۔اینڈ اپ لوری تو سنتی ہی ہو نگی ہے ناں؟۔عاقب نے اسکا مذاق اڑایا۔

www.novelsclubb.com

"اب جب آپ نے مجھے فیڈر کی یاد دلا ہی دیا ہے تو ایسا کریں آپ ہی ایک بنا دیں۔آخر کو میں آپ کے گھر مہمان ہوں،اینڈ لوری والا مسئلہ میں سنبھال لونگی۔" وہ کہاں اپنے پروں پر پانی پڑنے دینے والی تھی۔

"میں کیوں بناؤں میں نے تھوڑی نا آپ کو بچی کہا ہے یہ آپ کے ہی ارشادات تھے۔" عاقب سب کی ہنسی پر جل کے بولا۔

"ٹھیک ہے آپ کی بات پر میں اپنے ارشادات بدل لیتی ہوں میں بچی نہیں ٹین ایجر ہوں۔وہ الگ بات ہے کی لوگ آدھے ریٹائیرمینٹ کی ایج کو پہونچ چکے ہیں آسان الفاظ میں بوڑھاپے کی جانب رواں دواں ہیں۔کیوں گائز؟" شفق نے سب کی تائید چاہی۔بیچارے سب ہنسی روکنے میں بے حال ہو رہے تھے۔کیوں کہ جس کے دانت باہر نکلے وہ پھر عاقب کے ہاتھوں ہی اندر جانے تھے۔اور جس کی شان میں گستاخی ہوئی تھی وہ بیچارہ تو صدمہ میں ہی چلا گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میں۔۔میں۔بوڑھا ہو رہا ہوں۔چھوٹی آفت تمہارے پاس آنکھیں ہے کی نہیں ابھی تو پاپا بھی جوان لگتے ہیں۔"عاقب خود کو سنبھالتا اسے کھا جانے والے نظروں سے گھور کے بولا۔

"میں نے کب کہا انکل بوڑھے ہو رہے ہیں۔میرے ارشادات تو آپ کے لئے تھے۔"شفق کی بے نیازی قابل دید تھی۔

"تمہارے کہے ہی میں وہ۔۔وہ ہو گیا۔"عاقب نے ناک سے مکھی اڑائی۔

"بوڑھا۔"شفق فون کھولتی ہوئی مزے سے بولی۔عاقب پھر تلملایا۔

"اچھا بھئی آج کے لئے تم دونوں کی اتنی بحث کافی ہے۔دادو ان کی بحث کو طول پکڑتا دیکھ درمیان میں بولیں۔

www.novelsclubb.com

"کیا کافی ہے دادو؟ یہ آپ کے اتنے خوبرو ہینڈسم ڈیشینگ پوتے کو آپ کے منہ پر وہ کہہ رہی ہے۔"عاقب نے بوڑھا کہنے سے اجتناب کیا۔

"بوڑھا۔ مسٹر ہٹلر۔" شفق نے پھر سے ٹکرا لگایا۔

"تم۔۔۔۔" اس سے پہلے کی مزید بحث ہوتی دادو نے عاقب کو چپ کرایا۔

"اچھا شفق میرے سوال کا جواب نہیں دیا۔"

"دادو آپ کے سوال کا میرے پاس جواب کوئی ہوتا میں ضرور دیتی۔" شفق مسکرائی۔

"اور جواب کیوں نہیں ہے؟" دادو نے بغور اس کی بے ریا مسکراہٹ دیکھی۔

"دادو ہم انسان بہت مطلبی اور عجیب ہوتے ہیں۔ اگر کوئی چیز ہمیں بن مانگے مل جائے شکر تو ادا نہیں کرتے لیکن کم از کم خوش ہوتے ہیں اسکے ساتھ۔ لیکن جب ہم خدا سے کوئی چیز شدد سے مانگتے ہیں۔ اور جب وہ چیز ہمیں ملتی ہے اگر اس میں زرا سی بھی کمی ہو نا تو ہم شکایت کرتے نہیں تھکتے۔ تو کونسا آپشن اچھا ہے بن مانگے یا مانگ نے والا؟

"اور پھر زندگی گزارنے کے لئے ساتھی کی ضرورت ہوتی ہے۔کسی مشین کی نہیں جس میں سارے سیسٹم ہمارے مطابق فیٹ ہو۔اور سب سے اہم دنیاں میں کچھ بھی ہنڈریڈ پرسینٹ پرفیکٹ نہیں ہوتا انسان تو انسان میشنری تک نہیں۔ ہاں قصے کہانیوں میں ہوتا ہے ایسا لیکن قصے کہانیاں تو محض دل بہلائی کے لئے ہوتے ہیں ناں؟۔شفق کی عادت تھی جب بولنے پر آتی بہت گہری باتیں کر جاتی تھی۔جو لوگوں کو حیران کر کے رکھ دیتا۔ابھی بھی ہمیشہ کی طرح سب کے منہ کھل گئے تھے۔صرف دادو تھیں جو مسکرا کر اثبات میں سر ہلا رہی تھیں۔

"تمہاری بات تو بالکل درست ہے لیکن بیٹا ہر لڑکی کچھ نا کچھ سوچتی ہے اپنے مستقبل کو لیکر۔اور یہ ہم عورتوں کے خون میں ہوتا ہے۔اس حساب سے کچھ تو آپ کی پسند ہو گی۔مطلب کیا کہتے ہو آپ لوگ ائیڈی ائیڈی جیسا کچھ بولتے ہونا۔"دادو آئیڈیل میں اٹک گئی تھیں۔

"آئیڈیل دادو۔"المزہ نے انکے ائیڈی کو درست کیا۔

www.novelsclubb.com

"آئیڈیل۔۔۔ہاہاہاہا۔۔۔۔۔شفق نے ہلکا سا قہقہ لگایا۔

"دادو میں ایک عام سی لڑکی ہوں اتنی عام کی میری تیس سیکنڈ کی محنت سے بنی پنسل کی نوک ٹوٹ جائے تو میرا وہ ملال ہی جاتے جاتے جاتا ہے۔اتنے سالوں سے سوچ سوچ کر بنایا گیا آئیڈیل نامی خیالی بت کے ٹوٹنے کا درد میں کیا خاک سہ پاؤنگی۔میں عام سی لڑکی ضرور ہوں لیکن حقیقت پسند ہوں حقیقت میں جیتی ہوں خوابوں خیالوں میں نہیں۔اور اگر خواب دیکھنا بھی ہو گا تو ایسے دیکھوں گی جن کی تکمیل میری اپنی ذات پر منحصر ہو نا کہ دوسروں سے جوڑے ہوں۔اس لئے میں ایسی ہی ٹھیک ہوں ماما بابا نے کبھی میری خواہشوں اور پسند پر اعتراض نہیں کیا۔سو مجھے انکے پسند پر اعتبار ہے بات ختم۔"شفق سنجیدگی سے بولی۔اچانک کمرے میں مکمل خاموشی چھا گئی۔کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا محض بیس سال کی چھوٹی سی لڑکی اتنا گہرا سوچ سکتی ہے۔کم از کم عاقب تو بالکل بھی نہیں۔

"اللہ میری بچی کے نصیب اچھے کرے۔"دادو اسے ساتھ لگاتی بولی۔

www.novelsclubb.com

"دادو نصیب خود اچھے نہیں ہوتے اسکے لئے ہمیں جدوجہد کرنی ہوتی ہے ساتھ آپ جیسے بزرگوں کی بے لوث دعاوں کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔آپ بس اتنا دعا کریں کی میری فارن یونیورسٹی میں داخلہ ہو جاے بس۔"شفق دادو سے الگ ہوتی مسکرا کر بولی۔

"اللہ تمہیں کامیاب کرے۔آمین۔"دادو اسکی صبیحہ پیشانی چوم کر بولی۔سب نے صدق دل سے آمین کہا۔یہ لڑکی ان سبھی کو بہت عزیز تھیں۔جبکہ انکا اس سے کوئی رشتہ نہیں تھا ناخون کا نا محلہ داری کا۔لیکن بہت گہرا رشتہ تھا دل کا۔جو ہر رشتہ سے اونچا اور خاص ہوتا ہے۔

---

www.novelsclubb.com

ناشتے کے بعد تینوں حیدر برادران آفس جانے کے بجائے بڑے سے حال میں آکر بیٹھ گئے تھے۔جنہیں کچھ ضروری بات کا کہ کر روکا گیا تھا۔پھر کچھ ہی دیر میں گھر کی تینوں خواتین دادو کے ساتھ وہاں موجود تھیں۔عاقب اور راحب آفس

جا چکے تھے۔ثاقب اور باقی سب یونیورسٹیز ماسوائے الینہ کے جس کا ڈرائیور آج لیٹ آنے والا تھا۔

"اماں اب بتائیں کیا ضروری بات کرنی تھی آپ لوگوں کو؟"عزرار صاحب نے دادو کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"بیٹا اس سال جو بچوں کی شادی کا ارادہ رکھتے ہو اس پر بہوؤں کو کچھ مشورہ کرنا تھا آپ لوگوں سے۔"دادو نے تینوں خواتین کی طرف اشارہ کیا۔

"اماں اس پر مشورہ کرنے جیسا ہے کیا؟ کونسا ہم باہر رشتہ کر رہے ہیں، آپ لوگ اپنی تیاریاں کریں جیسے ہی الینہ اور باقی سبھی بچوں کے امتحانات ہوتے ہیں فنکشنز رکھ لینگے۔"ابرار صاحب اطمینان سے بولے۔

www.novelsclubb.com

"لیکن اماں اس سے پہلے عاقب کا تو کچھ سوچنا پڑے گا نا۔ جسے بھی شادی کا بتاتے ہیں آگے سے جھٹ سوال ہوتا ہے عاقب کا ہو گیا کیا؟ اماں اور کب تک یہ لڑکا اس لڑکی کا روگ لگائے بیٹھے گا جو دنیاں سے جا چکی ہیں نہیں کونسا ثمر سے اسکا

رشتہ ہوا تھا جو اس لڑکے کا ملال ہی نہیں جا رہا۔ میں تو سخت تنگ ہوں۔" عاقب کی ماما پھٹ پڑیں۔

عاقب کی ایک کلاس فیلو تھی جسے وہ پسند کرتا تھا لیکن یونیورسٹی کے آخری سال میں اس لڑکی کا روڈ ایکسیڈینٹ میں انتقال ہو چکا تھا تب سے عاقب ایسا سنجیدہ ہو گیا تھا۔

"اماں وہ نہیں کرنا چاہتا تو ہم کیا ایک بچے کے لئے دوسرے بچوں کی خوشیاں روک دیں۔" عزرار صاحب جھلا کر بولے۔

"نہیں بیٹا، لیکن اس سے بات کیا جا سکتا ہے اسے سمجھایا جا سکتا ہے آخر کو یہی عمر تو ہوتی ہے شادی کی، اب ہم بچے کو اس کے حال پر تو نہیں چھوڑ سکتے نا؟۔ داد و نرمی سے سمجھانے کے انداز میں بولیں۔ گھر میں بزرگوں کی موجودگی بھی اللہ کی رحمت کو علامت ہوتی ہے۔

"اماں چھوٹا بچہ تو نہیں ہے وہ جو میں سمجھاوں بیگم بات کر چکی ہیں، ثاقب سمجھا چکا ہے، جناب کا جواب وہی ہے ابھی نہیں کرنا، نہیں کرنا نا کرے جب مرضی آئے

کر لے کونسا ہماری بات ماننا ہے انہیں آخر کو خود متختار اپنی مرضی کے مالک ہیں شہزادے۔" عزرار صاحب تنگ آکر بولے۔اس حادثہ کے بعد سے عاقب ایسا ہی ہو گیا تھا۔دادو کے علاوہ ناکسی کی سننی اور نا ماننی۔اور شادی والے ٹوپک پر تو دادو کی بھی نہیں سن رہا تھا۔

"بڑی بہو تم نے بات کی تھی؟"

"جی اماں جی، پوچھا بھی کوئی پسند ہے تو بتادو، لیکن وہی ہمیشہ کے الفاظ کر لو نگا ماما جلدی کیا ہے، میں تو تنگ آگئی ہوں اس بچے کے اس ایک ہی جواب سے، سوچا ان سے بات کرونگی تو یہ بھی بیٹے کی زبان بول رہے ہیں۔"

"اچھا تو کوئی لڑکی ہے تمہاری نظر میں؟"

"اماں بڑی آپا وفا کے لئے پوچھ چکی ہیں، لیکن آپ تو جانتی ہیں وفا کی سوچ تھوڑی مختلف ہے، وہ ہمارے جائنٹ فیملی ماحول میں ارجیسٹ نہیں کر پائے گی۔اور آپ سے یہ بات چھپی تو نہیں ہے کی ہم سبھی نے شفق کو سوچ رکھا ہے۔اچھی لڑکی

www.novelsclubb.com

ہے گھرانا بھی شریف ہے پھر ہمارے گھر کے طور طریقے بھی جانتی ہے، سب سے گھلی ملی ہوئی بھی ہے، اور دونوں ساتھ میں اچھے بھی لگیں گے۔ لیکن یہ بیٹا ہی ہاتھ نہیں آرہا تو کیا بولوں"۔ انھوں نے تینوں خواتین کی رائے بتائی۔

"ہمم! سوچا تو خیر میں نے بھی کچھ ایسا ہی ہے۔"

"لیکن اماں ان دونوں کی ایک منٹ نہیں بنتی آپس میں، ادھر دونوں ملے ادھر نوک جھونک شروع بچوں کی طرح تکرار کرتے ہیں دونوں، بس یہی وجہ سے ہم بات نہیں نکال رہے۔ ورنہ اس بچی کو اس گھر میں دیکھنے کی اتنی خواہش ہے ہم تینوں کی کیا بتائیں۔"۔ راحب کی ماما جو شفق کی دیوانی تھی فوراً بولیں۔

"ہاں وہ بھی ہے۔" دادو پر سوچ انداز میں بولیں۔

"لیکن پھر بھی میں ایک بار عاقب سے آج بات کرونگی اگر وہ شفق کے لئے مان گیا تو ٹھیک ہے، ورنہ شادی کے لئے تو میں منا کر ہی رہوں گی۔ آخر کب تک یہ لڑکا ایسے گھومے گا۔" دادو اپنی جگہ سے کھڑی ہوتی ہوئیں پر عزم ہوئی۔ اور

ڈرائینگ روم میں بیٹھی الینہ پھولے نہیں سما رہی تھی شفق کا نام سن کر اب اسے جلد از یونی پہونچنا تھا۔

"ارے بھئی میں نے تو آپ دونوں کا تعارف ہی نہیں کرایا۔ خیر اب کرا دیتا ہوں۔" صبح ان دونوں کے ڈائینگ ٹیبل پر آتے ہی مسٹر صمد اپنی جگہ سے کھڑے ہوتے ہوئے بولے۔ دونوں خاموشی سے کرسی کھینچ کر بیٹھ گئیں۔

"تو یہ ہیں میری من۔۔۔۔۔ میرا مطلب ہے میری کزن الشبہ اور الشبہ یہ ہے میری پیاری سی بہن اور کلیگ جسے آپ مس ابراز کہہ سکتی ہیں۔" مسٹر صمد نے دونوں کا آپس میں تعارف کرایا۔ لیکن جو بات عجیب تھی وہ یہ کی مسٹر صمد کے ساتھ انکی کزن کا ہونا۔ خیر اسنے اپنے سر کو جھٹکا اسے کیا کوئی بھی ہو۔

"ارے آپ دونوں ناشتہ سٹارٹ کریں باتیں میرے جانے کے بعد کے لیجئے گا۔ اینڈ مس ابراز آپ آج آرہی ہیں آفس؟ میرے خیال میں آپ آج چھٹّی

کرلیں۔کل سے جوائن کر لیجئیے گا۔"مسٹر صمد کی بات پر اسنے صرف اثبات میں سر کو جنبش دی۔

"مسٹر صمد اگر آپ کو تکلیف نا ہو تو آپ مجھے میرے فلیٹ پر ڈراپ کر دینگے۔"ناشتہ ختم ہوتے ہی اس نے انھیں مخاطب کیا۔

"اگر آپ مجھے مسٹر صمد کی جگہ بھائی کہتیں تو زیادہ بہتر ہوتا۔اینڈ میں آپ کو ڈراپ کر دونگا آپ آجائیں۔"وہ مسکرائے۔

"جی بھائی۔"اس بار اس نے بھائی نا کہنے والی غلطی نہیں دہرائی۔جب سامنے والے اتنے مخلص ہوں تو ہمیں بھی انکے خلوص کا پاس رکھنا پرتا ہے۔

.Thats like my sister

www.novelsclubb.com

وہ اسکے سر پے شفقت سے ہاتھ رکھتے ہوئے مسکرا کر بولے۔تو وہ بھی ہولے سے مسکرادی۔شائد انکے اس شفقت بھرے ہاتھوں کے لمس کی وجہ سے جس کے لئے وہ ڈھائی سال سے ترس رہی تھیں۔

"شفق یونی گارڈن کے نرم گھانس پر بیٹھی نوٹس بنا رہی تھی۔یہ گراؤنڈ کا ایک ایسا حصہ تھا جہاں پڑھاخو طلبہ ہی پائے جاتے تھے۔آج الینہ نے لیٹ آنا تھا سیکنڈ پیریئڈ خالی ہونے کی وجہ سے وہ اِدھر نکل آئی تھی۔ابھی وہ دو تین پوئنٹ ہی نوٹ کر پائی تھی کے ایک ہاتھ سے بیگ اور دوسرے ہاتھ سے سموسہ کولڈ رنک لیئے الینہ آدھمکی۔جو دونوں چیزوں کو وہ بامشکل کیری کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"شفی مجھے تمہیں بہت ضروری بات بتانی ہے یہ سب ہٹاؤ جلدی۔" وہ عجلت میں بولتی ہوئی بیگ بکس ہٹا کر سموسہ اور کوک کے لیئے جگہ بنا چکی تھی۔

"پوچھو گی نہیں کیا؟" الینہ اطمینان سے سموسے میں کیچاپ لگاتے ہوئے بولی۔ یہ دیکھے بغیر کی مقابل پر اسکی اس حرکت سے کیا اثرات مرتب ہوئے ہیں۔

"نہیں!" شفق دانت کچکچا کر بولی۔ ایک تو پڑھائی کے وقت اسے کسی کی مداخلت زہر لگتی تھی دوسرا الینہ میڈم کی دھماکے دار انٹری نے اسکے ساری دماغ میں ترتیب دئے پائنٹ ایریز کر دئے تھے۔

"ایسا کونسا کام کر رہی ہو جو میری طرف دھیان ہی نہیں دے رہی۔" الینہ نے اسے غیر متوجہ دیکھ نروٹھے پن پوچھا۔

"مریخ کا ویزا لگا ہے وہاں جانے کے لئے تیاری کر رہی ہوں خوش! اب فوراً اپنا یہ کیٹین ہٹاؤ مجھے نوٹس بنانے ہیں۔ شفق بکس دوبارہ آگے کرتی ہوئی ڈپٹ کر بولی۔

"میری بات سن لو بہت امپوٹینٹ ہے پھر چلی جانا۔" الینہ واپس بکس سائیڈ پر کرتی ہوئی بولیں۔

"عالی تمہاری امپورٹنٹ بات بعد میں بھی ہو سکتی ہے ابھی میرا نوٹس بنانے زیادہ ضروری ہیں، تین مہینے بعد ہمارے فائنل امتحان ہیں اگر تمہیں یاد ہو تو۔" شفق نے جیسے یاد دہانی کرائی۔

"سن لو نا بہت ضروری ہے۔" الینہ اب منت پر اتر آئی۔ کیونکہ شفق میڈم سیریس تھی۔ ایک تو ویسے بھی اسے خوشی برداشت نہیں ہو رہی تھی جلد سے جلد شفق کو بتانا تھا پھر اس کے تاثیرات دیکھنا تھا۔

"اچھا بکو بغیر بولے تو تم مجھے بخشو گی نہیں۔" ناچاہتے ہوئے اب کے شفق بھی متوجہ ہوئی۔

"واہ کافی سمجھدار ہو۔"

"کاش تم بھی ہوتی۔" شفق نے ایک سرد آہ بھری۔

www.novelsclubb.com

"اب بک بھی چکو۔"شفق اسے اسی طرح خود آنکھوں میں چمک لیئے دیکھتا دیکھ زچ ہوئی۔

"تمہیں پتا ہیں آج کل گھر میں کونسا مدعا زیر بحث ہے؟۔"الینہ رازداری سے بولی۔لیکن بے سود شفق میڈم پر خاک آسر نہیں ہوا تھا۔

"نہیں!اور اگر گھر میں زیر بحث ہے تو اسے گھر میں ہی رہنے دیتے ہیں۔"شفق بے زاری سے بولی۔

"ارے!پاگل لڑکی بھیا کی شادی کو گھر میں اس بار سب نے بہت سیریس لیا ہوا ہے صبح سارے بڑے بیٹھ کر ڈسکس کر رہے تھے۔اب کچھ بھی ہو جائے بھائی گھوڑی چڑھ کر رہیں گے۔الینہ نے اس کی بیزارگی پر چھک کر اپنی دانست میں بہت بڑا دھماکہ کیا تھا۔

"لو جی کھودا پہاڑ نکلا چوہا،وہ بھی مرا ہوا۔"شفق نے افسوس کرنے کے انداز میں سر ہلایا۔

"کیا مطلب؟" الینہ کو تو مانو صدمہ ہی لگ گیا تھا اپنے اتنے بڑے انکشاف پر شفق کا اتنا ٹھنڈا ردعمل دیکھ۔

"مطلب یہ کی میری پاگل عالی اگر گھر میں ہٹلر کی شادی کی بات چل رہی ہے تو اس میں انوکھا کیا ہے؟ اصولاً تو یہ بات کم از کم چار پانچ سال پہلے چلنی چاہیئے تھی، خیر دیر آئے درست آئے، اب تم میرے نوٹس واپس کرو اور خود بھی اپنے نوٹس بناؤ، مفت میں دس منت برباد کر دیے۔ شفق اسے ہونقوں کی طرح مولے کھولے دیکھ ذرا تفصیل میں مطلب سمجھایا۔

"نوٹس گئے بھاڑ میں، اور کیا دس منٹ برباد کر دے؟ تم شوک نہیں ہو؟ تمہیں تو شوک ہونا چاہیئے تھا؟ الینہ صدمہ سے بولیں بے چاری نے کیا کیا سوچ رکھا تھا۔

"نہیں! بلکہ ہارٹ اٹیک آنا چاہیئے تھا۔ شفق نے ایک اور ٹکڑا لگایا۔

"ہاں! الینہ نے زور زور سے اثبات میں سر ہلایا۔

"لیکن مجھے نہیں اس لڑکی کو، جس کے نصیب اس ہٹلر سے پھوٹنے والے ہیں۔" شفق اطمینان سے بولی۔

"کیا مطلب؟" الینہ دوبارہ سے اپنے پہلے والی کیفیت سے دوچار ہوئی۔

"مطلب کا تم چھوڑو یہ بتاؤ مجھے شوک ہونا کیوں چاہئے تھا؟" شفق نے الٹا سوال کیا۔

"یار بھائی کے شادی کی بات چلی ہے تمہارے ہٹلر کی۔" الینہ ایک ایک لفظ پر زور ڈالتی ہوئی بولیں۔ جیسے شفق کو کچھ سمجھانا چاہ رہی ہو۔

"ہاں تو؟" شفق اسکے انداز پر حیران ہوتی ہوئی پوچھا۔

"یار تم نے فلموں ڈراموں اور نوولس میں نہیں دیکھا کیا؟ شروع میں ہیرو ہیروئن لڑتے ہیں جیسے تم اور بھائی۔ پھر اچانک دونوں میں سے کسی ایک کی زندگی میں کوئی

اور آجاتا ہے یا آنے کی بات ہوتی ہے تب انہیں اپنے فیلنگس کا احساس ہوتا۔"لینہ اصل مدعے کی طرف آئی۔

"اور پھر وہ لوگ عجیب و غریب صورت حال کا شکار ہوتے ہیں، پھر اپنے بلا بلا سینٹی سین کے بعد اظہارے محبت کا سین چلتا ہے اور ہو گئی ہیپی ینڈ ینگ۔ہے ناں ؟شفق نے باقی کی سٹوری بتائی۔

"ہاں !"لینہ نے زور زور سے اثبات میں سر ہلایا۔

"پہلی بات یہ اصل زندگی ہے، دوسری بات تمہارا بھائی ہیرو نہیں ولن ہے، تیسری بات تمہارے بھائی کے زندگی میں میری بلا سے جو xyz آے مجھے کیا؟ ہاں !انسانیت کے ناتے اس معصوم سے دلی ہمدردی ہونی تو چاہیئے لیکن مجھے ہو نہیں رہی کیونکہ جان کر کنویں میں چھلانگ لگانے والوں کا کیا غم منانا۔"شفق نخوست سے بولی۔

"اور چوتھی اینڈ موسٹ امپورٹنٹ بات اگر جو تمہارے لئے بہت ضروری ہے۔ اب اگر دو منٹ کے اندر اندر تم یہ کیٹین بند کر کے میرے ساتھ نوٹس بنانا سٹارٹ نہیں کیا۔ تو میرا یقین مانو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔ شفق وارن کرتی ہوئی بولی۔

"یار پہلے ہی تمہارے ٹھنڈے ری کشن کی وجہ سے میں صدمہ میں ہوں، اُپر سے نوٹس تم دوست ہو کی دشمن۔" الینہ منہ بنا کے بولی۔

"تمہارے صدمہ کی تو ایسی کی تیسی۔ اور میں تمہاری دوست ہوں تبھی ایسا کہہ رہی ہو سچّا دوست وہی ہوتا ہے جو آپ کو آپ کی بھلائی کی طرف راغب کرے۔ اور سوچو اگر ابھی تم نے نوٹس بنا کر پریپئر نہیں کیا تو تین مہینے بعد جو فائنل امتحانات ہیں اس میں کیا کرو گی؟ ایک ساتھ تو سارے نوٹس کوئی لیجنٹ بھی نہیں پڑھ سکتا؟ شفق نے الینہ کا ہاتھ پکڑ کے اسے سمجھایا۔

"یار کبھی کبھی سوچتی ہوں اگر انٹر میں تم میری دوست نہیں بنتی تو میٹرک طرح انٹر بھی شائد مجھے دو سال کرنے پڑتے۔ تھنکیو یار مجھے پانچ سال سے نا صرف

www.novelsclubb.com

زبردستی پڑھانے کے لئے بلکہ اتنا اچھا ٹائم دینے کے لئے، ایم ویری لکی ٹو ہیو یو شفی۔"الینہ اسکے گلے لگتی ہوئی بولی۔

"زیادہ مسکے نا لگانے کی نہیں ہو رہی اب چپ چاپ سے نوٹس بناؤ۔"شفق اسے ڈپٹتی ہوئی بولی۔

"اچھا ایک آخری سوال۔"الینہ فوراً پرانے ٹون میں آئی۔

"اللہ لڑکی تمہارا کیا ہو گا۔"شفق تاسف سے سر ہلاتی ہوئی بولی پھر اسکا چہرہ دیکھتے ہوئے اجازت دی۔

"پوچھو!"

"کیا تمہیں سچ میں کچھ فیل نہیں ہوا؟"الینہ دوڑ ہوتی شرارتی مسکراہٹ کے ساتھ بولی۔پھر کیا تھا شفق نے بک اٹھایا اور لگی الینہ کو اپنے فیلنگس بتانے۔

"عاقب بھائی آپ کو بڑی بیگم نے یاد کیا ہے ابھی۔" عاقب ڈنر کے بعد اپنے کمرے میں بیٹھا کچھ آفس کا کام کر رہا تھا کی ملازم نے آکر اطلاع دی۔

""ابھی؟" عاقب نے حیرانگی سے پوچھا کیونکہ ابھی ڈنر پے وہ دادو سے مل چکا تھا تب تو دادو نے ایسا کچھ نہیں کہا تھا۔ خیر وہ لیپ ٹاپ بند کرتا اٹھ کھڑا ہوا۔

"السلام علیکم دادو، آپ نے مجھے بلایا تھا؟$ عاقب انکا ہاتھ چوم کر پاس بیٹھتے ہوئے بولا۔ انھوں نے اثبات میں سر ہلایا۔

"ہاں! بچے کچھ ضروری کام کر رہے تھے کیا؟" دادو اپنی جگہ سیدھا ہو کر بیٹھتی ہوئی بولیں۔

"نہیں دادو بس آفس کا کچھ کام کر رہا تھا، ویسے کیا آپ کو کوئی ضروری بات کرنی ہے؟ مطلب اس وقت آپ نے کبھی یاد نہیں کیا تو۔۔۔" عاقب بغور ان کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں! کرنی تو تھی پتا نہیں تمہارا کیا ردعمل ہو گا؟ میری بات پر۔" دادو پر سوچ انداز میں بولیں۔

"آپ بتائیں تو دادو، ری ائکٹ تو میں بعد میں کرونگا۔" عاقب کو کچھ کچھ تو اندازہ ہو رہا تھا لیکن پھر بھی انجان ہوا۔

"وہ۔۔۔وہ میں تم سے پوچھنے لگی تھی کے ہم سب نے تمہارے لئے شفق کو سوچا ہے، تمہارا اس بارے میں کیا خیال ہے؟ مطلب اچھی بچی ہے، خوبصورت، سمجھ دار پڑھی لکھی، پھر گھر میں بھی سب سے گھلی ملی ہوئی ہے اور۔" دادو کی بات ابھی درمیان میں ہی تھی کے عاقب اچھل کے بیڈ سے کھڑا ہوا۔

"واٹ!"

?Dadu are u kidding

www.novelsclubb.com

مطلب میں اور وہ چھوٹی آفت اچھا مذاق ہے۔" عاقب حیرانگی سے انھیں دیکھتے ہوئے بولا۔

"کیوں بھئی اس میں مذاق والی کیا بات ہے؟ جو تم ایسے اچھل رہے ہو۔ نہیں بچی میں کمی کیا ہے آخر۔" دادو تھوڑا رعب سے بولی۔

"دادو پلزز میں نے اس چھوٹی آفت کبھی اتنے غور سے دیکھا نہیں جو میں آپ کو اسکی خوبی یا خامی بتا سکوں میں صرف اتنا کہنا چاہ رہا ہوں کے میرا اور اسکا کوئی کپل ہی نہیں ہے۔" عاقب دادو کے رعب سے مرعوب ہوتے ہوئے بولا۔

"کیوں کپل نہیں ہے میاں؟""

"دادو ہم دونوں بہت الگ ہیں۔ بہت الگ آپ سمجھنے کی کوشش کریں پلز۔" وہ تھوڑا جھنجھلا کے بولا۔

"سمجھ گئی بیٹا لیکن بہت افسوس ہوا جان کر کے تم بھی ان باتوں کو مانتے ہو، ارے مانا کی شفق کا خاندان ہمارے ہمارے برابر کا نہیں، لیکن ماشاءاللہ سے کافی اچھا گھرانا ہے پڑھے لکھے عزت دار لوگ ہیں۔" دادو عاقب کو ملامتی نظروں سے دیکھتی ہوئی افسوس سے بولی۔

"واٹ؟ دادو آپ کے خیال میں میں ہائی سوسائٹی کے ٹپیکل لوگوں کی طرح سٹیٹس کو نشئیس ہوں۔" عاقب کو دادو کے اندازے پر افسوس ہوا۔

"تو پھر؟" دادو نے حیرانگی سے پوچھا۔ انکے خیال میں اور کیا جواز ہو سکتا ہے۔

Come on dadu

"اتنی چھوٹی سوچ نہیں ہے میری، میں ایسا صرف اس لیئے کہہ رہا ہوں کیوں کہ وہ مجھ سے بہت چھوٹی ہے۔ اینڈ کافی امیچور بھی جبکہ میں ایک میچور بندہ ہوں اور مجھے اپنا لائف پارٹنر بھی اپنی طرح میچور چاہیئے۔" عاقب نے انکا ہاتھ تھام کر رسان سمجھایا۔ اب انہیں ٹالنے کے لیئے کیا جواز دیتا۔

"بیٹا یہ چھوٹی کیا ہوتا ویسے تو ثاقب بھی الینہ سے سات سال بڑا ہے، اور رہی بات میچور اور امیچور کی تو پہلے لڑکیاں ایسی ہوتی ہیں شادی کے بعد اپنے آپ ٹھیک ہو جاتیں ہیں، اور ویسے بھی دوسرے لڑکیوں کے مقابل شفق کافی سمجھدار ہے یہ بات تم بھی جانتے ہو۔" دادو کہاں اتنی جلدی قائل ہونے والی تھی۔

"سوری دادو کی میں آپ کو اس طرح انکار کر رہا ہوں، بٹ میں شفق سے شادی کے بارے سوچ بھی نہیں کر سکتا، اٹس کمپلیٹلی امپوسبل۔" عاقب نے اب سیدھا انکار کیا۔

"ٹھیک ہے پھر اگر تم نے اپنے لئے کوئی اور لڑکی دیکھی ہوئی ہے تو اپنی ماں کو بتا دو یا پھر وہ خود ڈھونڈ لینگی کوئی میچور لڑکی تمہارے لئے۔" دادو میچور پر دباو ڈالتی ہوئی خفگی سے بولی۔

www.novelsclubb.com

"دادو لیکن کیا جلدی ہے کر لو نگاناں۔" عاقب تنگ آ کر بولا۔ کل ماما پھر ثاقب اب دادو سب کی وہی رٹ تھی شادی کر لو۔ ہاں دادو نے تو لگے ہاتھوں ایک نام بھی لے ڈالا تھا۔

"کیا کر لو نگا؟ کسی کے چلے جانے سے زندگی نہیں رک جاتی اور ایک تو تم شفق کے لئے صاف لفظوں میں انکار کر کے میرا دل دکھا چکے ہو اب اور بحث نا کرو تو ہی اچھا ہے۔" دادو ڈپٹتے ہوئے بولیں۔

"دادو اب ایک معمولی سی لڑکی کے لئے آپ مجھ سے ناراض ہو نگی؟" عاقب کو اس وقت شفق پر تاؤ آیا۔ اسکی وجہ سے دادو ناراض ہو رہی تھی اس سے۔

"عاقب دوبارہ شفق کے لئے معمولی لفظ کا استعمال نا کرنا وہ معمولی نہیں ہے، بہت خاص ہے وہ میرے لئے۔ اور رہی بات شادی کی تو سب الینہ کے امتحانات کے بعد گھر میں شادیاں رکھنا چاہتے ہیں الفشہ تو پہلے سے ھی فارغ ہے اور ثاقب راحب دونوں ہی تم سے چھوٹے ہیں سو پہلے تمہاری شادی ہو گی، اب

مرضی ہے تمہاری تم اپنے مرضی کی لڑکی لاؤ یا گھر والوں کی لیکن شادی تو تمہیں کرنی ہی ہے اس بار تمہاری بالکل نہیں چلے گی یہ سمجھ لو تم۔" دادو نے تو بات ہی ختم کر دی۔

"جو بھی جواب ہے اپنی ماں کو بتا دینا۔" دادو بستر پر لیٹتے ہوئے بولی۔ وہ عاقب کو بولنے کا موقع نہیں دینا چاہتی تھیں۔ ورنہ وہ ضرور انہیں کسی نا کسی طرح منا کر شادی کی بات ٹال جاتا۔

"جی دادو، دادو آپ مجھ سے ناراض تو نہیں ہے ناں؟ عاقب بیڈ سے اٹھتے ہوئے بولا۔

"بالکل نہیں بچے تم شادی کے لئے مان گئے ہو اب کیسی ناراضگی۔" دادو محبت سے بولیں۔

"تھنکس دادو۔" عاقب دوبارہ انکی پیشانی چوم کر خوشی سے بولا۔

"جیتے رہو۔" وہ مسکرا کر بولی تو وہ بھی سرشاری سے انکے کمرے سے نکل گیا۔

"تمہاری دلہن تو شفق ہی بنے گی۔" دادو اسکی پشت دیکھتی ہوئی بڑبڑائی۔ کیوں کہ دادو نے بھی سوچ لیا تھا کی اس اونٹ کو کیسے پہاڑ کے نیچے لانا ہے۔

"ہاں تو بچے دے دیا جواب آپ نے اپنی ماما کو؟۔" عاقب نے ابھی آدھا ناشتہ ہی ختم کیا تھا کی کب سے گلے میں ہڈی کی طرح اٹکا سوال دادو کی طرف سے حاضر تھا۔ اسکی انگلیوں کی گرفت فوک پر خود بخود مضبوط ہوئی تھی۔ پھر خود کو قدرے ریلکس کرتے ہوئے لاپرواہی سوال کے بدلے سوال ہوا۔

"کیسا جواب دادو؟ انجان بننے کی بھرپور کوشش تھی یہ جانتے ہوئے بھی کی دادو کے ساتھ وہاں موجود ہر وجود کی نظروں کا مرکز وہی ہے۔ وہ تو شکر تھا کی عزار صاحب لوگ پہلے ہی آفس کے لیئے نکل چکے تھے ورنہ وہ بھی شروع ہو جاتے۔

"بیٹا میں آپ کی دادو ہوں آپ میرے دادا بننے کی کوشش نا کریں، چار دن ہو گئے ہیں آپ نے اب تک کوئی جواب نہیں دیا۔" دادو رعب سے بولیں۔

"دادو یار آخر جلدی ہی کیا ہے؟ آپ ہی کہتی ہیں ناں تقدیر میں جو جب لکھا ہوتا ہے تب ہو ہی جاتا ہے، میری قسمت میں بھی جب لکھا ہو گا ہو جائے گا۔" عاقب نے دوبارہ پلیٹ پر نظر گاڑتے ہوئے دادو کی بات انہیں ہی لوٹائی۔ جس پر سب کی ہنسی نکل گئی تھی جو پھر دادو کی گھوری پر فوراً سمٹ بھی گئی تھی۔

"واہ! بیٹا شاباش ہے تم پر، میری بات مجھے ہی لوٹا رہے ہو، لیکن بات پوری تو کہو میں نے تو یہ بھی کہا تھا کی تقدیر کے ساتھ ساتھ تدبیر بھی کرنی ہوتی ہے، جو ہم انسان کرتے ہیں، اور تم کیا کر رہے ہو کبھی بات کو گھما کر تو کبھی غصہ کر کے صرف ٹالے جا رہے ہو۔" دادو بھی اسی کی دادو تھی فوراً طبیعت صاف کر دی۔

"دادو میں ٹال تو نہیں رہا، صرف کہہ رہا ہوں کی وقت آنے پر ہو جائے گی۔" عاقب دادو کا غصہ دیکھ کر بیچارگی سے بولا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں ٹال رہے تو اچھی بات ہے، تمہاری ماں بتا رہی تھی کی تمہاری خالہ نے وفا کے لئے پوچھا، تمہارا کیا خیال ہے اس بارے میں؟" دادو تو قدرے آرام سے بول کر عاقب کو جواب طلب نظروں سے دیکھ رہی تھی۔ باقی سب دادو کو ایسے دیکھ رہے تھے جیسے دادو نے خدانا خواستہ وفا کی جگہ وباء کہ دیا ہو۔

"دادو وفا آپی؟" سب کے پھیلے حیران پریشان آنکھوں کا مفہوم۔

"دادو پلز یار وہ ہمیں دیکھ کر اپنے بالوں کو ایسے جھٹکا دیتی ہیں جیسے ہمیں پٹک رہی ہوں، دادو پلز میری شفی کو میری بھابھی بنا دیں نا بھائی پلز۔" الینہ دادو کے بعد عاقب کو دیکھ کر منت بھرے انداز میں بولی۔

"کیا پاگل پن ہے عالی، اینڈ دادو وفا کے بارے میں آپ لوگ سوچ بھی کیسے سکتے ہیں؟" پہلے الینہ کو ڈپٹ خاموش کرتا پھر دادو سے سوال کیا۔

"کیوں بھئی کیوں نہیں سوچ سکتے؟ ایک وہی لڑکی تو ہے جسے تم اپنے آس پاس ہمہ وقت منڈرانے دیتے ہو، جانتی ہوں شفق سے تو تمہاری سات نسلوں کی دشمنی

ہے، شفق کے بارے میں نہیں سوچنا چاہئے تھا وفا کے بارے میں تو ہمیں بہت پہلے سوچ لینا چاہئے تھا۔" داد و کا جواب پورے رعب کے ساتھ حاضر تھا۔

"ایک تو میرا دل کرتا ہے کی میرے پاس ایک جادو کی چھڑی ہو اور میں اسے گھما کر اس چھوٹی آفت کو یا تو غائب کر دوں یا آپ لوگوں کے دماغ سے نکال دوں، مطلب بنا شفق نامی بلا کے گھر میں کوئی بات نہیں ہونی۔" عاقب بار بار اسکے ذکر سے ذچ ہوا۔

"بھائی ایسا کریں محبت کی چھڑی گھمائیں اس پیارے سے دل میں شفی کو بسائیں اور اپنی دل کی دنیاں میں اسے غائب کر دیں۔

"اور ہاں اس کے دماغ سے کچھ وقت کے لی ئے ہمیں نکال کے لی ئے شادی کر کے ہنی مون پر نکل جائیں سارا مسئلہ ہی ختم۔" راعب نے راغب کی ادھوری بات مکمل کی۔ اور اب دونوں کے نازک گردن زبان کے گستاخی کی سزا بھگت رہے تھے۔

"چھوڑو دونوں کو کونسا غلط کہا ہے؟ایک تو وہ بھلی مانس بچی ہونا ہو تمہیں اسے گھسیٹنا ضرور ہوتا ہے۔"دادو نے فوراً دونوں مظلوموں کی رہائی کرائی۔

"دادو ایک تو بھلا لفظ آپ اس آفت کے لیئے استعمال کر کے توہین نا کریں پلز۔"عاقب فوراً دونوں کو چھوڑتا عاجزی سے بولا۔

"ٹھیک ہے پھر شفق نہیں وفا نہیں تو پھر کل تمہارے ماما بابا کی شادی کی سالگرہ میں ہمیشہ کی طرح بہت سے بزنس مین کی فیملیاں آئینگی اس میں سے کوئی لڑکی پسند کر لینا۔"دادو نے ایک اور فرمان جاری کیا۔عاقب کا منہ جو فوک کے لیئے کھلا تھا دادو کی بات پر کھلا کا کھلا رہ گیا۔کچھ ایسا ہی حال باقی سب کا تھا۔

"دادو یہ آپ ہی ہے ناجو پارٹی میں موجود لڑکیوں کو دیکھتے ہی استغفر اللہ کا ورد شروع کر دیتی تھیں اور اب اپنے راج دلارے پوتے کو انھیں پسند کرنے کو کہہ رہی ہیں۔راحب صدمہ سے بولا۔

"ہاں! بھئی اب میں نے ایسی کیا انوکھی بات کر دی ہے؟۔صاحب زادے کو میچور لڑکی چاہیئے ساتھ اٹھائیس انیتس کی ہو یا انکی ہم عمر ہو اب ایسی لڑکیاں تو ایسی ہو ہونگی پر کٹی۔"۔دادو نے اس میچور اور عمر والی بات کو پکڑ ہی لیا تھا۔

"میری تو سمجھ نہیں آرہا ہے یہ اینورسری پارٹی ہے یا بھائی کا سوئیمبر، ہائے ایسا چانس کاش مجھے ملتا بھائی میں نے تو مر کر بھی مس نہیں کرنا تھا، اور ایک آپ ہیں جو ناک منہ بنا رہے ہیں۔"راغب نے زوفشہ کو دیکھتے ہوئے ٹھنڈی آہ بھری۔

"اچھا دادو ویسے کل کشمالہ آنٹی کس سلسلے میں آئیں تھیں؟"۔ثاقب نے جان بوجھ کر بات نکالی۔

"وہ انھوں نے اپنے گھر شفق کو آتے دیکھا تھا بہت تعارفیں کر رہی تھی بچی کی اور لگے ہاتھوں گھر کا اڈریس بھی مانگ رہی تھی۔"دادو عاقب کو دیکھتے ہوئے ثاقب سے مخاطب تھیں۔

"ان کے گھر کا اڈریس لیکر کیا کرنا تھا انہیں؟ میرا مطلب کیا وہاں بھی جا کر آپ کی بچی کی شان میں قصیدہ پڑھنے تھے۔" عاقب نے غیر ارادی طور پر پوچھ تو لیا لیکن سب کی نظر محسوس کرتے ہی بات بدل دی۔

"شفق کا رشتہ مانگنے اور کس لیئے؟ ویسے تمہیں اس سے کیا تم جاؤ آفس کام کرو لڑکی تو تمہیں تین دن بعد پسند کرنی ہے نا۔" دادو کہاں اسے سیدھے منہ بات کرنے والی تھی۔

"ہاں مجھے کیا؟ اچھا اللہ حافظ۔" عاقب بھی سر جھٹکتا سب خدا حافظ کہ کر وہاں سے نکل گیا۔

"دادو یہ کیا آپ نے کشمالہ انٹی کو سچ میں؟" ثاقب سے مارے صدمہ کے الفاظ بھی مکمل نہیں ہو پائے۔

"بیٹا عمر میری ہو رہی ہے اور سنائی کم تم لوگوں کو دینے لگا ہے، میں نے کہا کشمالہ نے نمبر مانگا تھا، لیکن یہ تو نہیں کہا کی میں نے دیا بھی۔" دادو سب کو گھور کر بولی۔

"اب اس کا کیا مطلب ہے دادو؟"

*اتنی بڑی یونیورسٹی کے پروفیسر بن گئے ہو عقل ابھی بھی گھٹنوں میں ہی ہے۔"دادو نے ثاقب کے سمجھ پر ماتم کیا جس پر گھورا۔

"دادو آپ انہیں چھوڑیں اور بتائیں نا آپ نے کیا کہا؟الینہ بے صبری سے اٹھ کر دادو کے چیر کے پاس آئی۔

"بھئی کہنا کیا تھا میں نے سیدھے کہدیا کی شفق ہمارے عاقب کی منگیتر ہے اور ایک ہفتہ میں سادگی سے دونو کا نکاح ہے، شادی شائد ابھی نا ہو کیوں کہ بچی پڑھ رہی ہے۔"دادو نے ایسے بتایا جیسے کوئی پرانی خبر ہو۔

"دادو سچی میں۔؟؟؟؟؟؟"الینہ حیرت کے سمندر میں غوطہ لگاتے چیخ پڑی۔

"اب کیا اس عمر میں میں جھوٹ بولو نگی؟"۔دادو سب کو گھور کر بولی۔

"جھوٹ تو آپ نے بولا ہے، وہ بھی ناممکن والا۔" راعب نے یاد دلانا ضروری سمجھا۔

"شرم کرو لڑکے اپنی دادی کو جھوٹا کہہ رہے ہو۔"

"اچھا تو دادو بچپن میں ہمارے ساتھ بھائی کی منگنی کب ہوئی تھی؟ جو ہمارے ناقص حافظے میں محفوظ نہیں"۔ راعب نے ہار نہیں مانی۔

"بیٹا جب تم لوگوں کو اپنی یاد نہیں، بھائی کا کیا خاک یاد رکھتے، اور میں تم لوگوں کو بتادوں کے دو سال پہلے ہی میں شفق کے والدین سے اسکا ہاتھ مانگ چکی ہوں۔ تم لوگوں کو اس لیئے نہیں بتایا کہ تم لوگ ہلکے پیٹ کے مالک ہو، تمہارے اس بھائی صاحب کو بتاناں دو، یہ بات گھر میں سبھی بڑے جانتے ہیں۔ اب کوئی سوال نہیں چپ چاپ اپنے اپنے کام پر نکلو اور ہاں عاقب کو معلوم ہوا تو تم لوگوں کی خیر نہیں ہے۔" دادو انکے اپر اتنا بڑا انکشاف کا بم پھوڑ کر انہیں ٹل جانے کو کہہ رہی تھی۔

"اچھا نہیں پوچھتے لیکن یہ تو بتائیں کی آگے سب کیسے کرینگی ؟ مطلب بھائی کو کیسے منائیں گی ؟ وہ بھی ایک ہفتہ میں، نکاح کی بات بھی کر ڈالی اپنے۔"۔راحب نے کشمالہ آنٹی والی بات کا حوالا دیا۔ جس پر دادو آرام سے اپنی جگہ سے کھڑی ہوئیں۔ پھر سب پر ایک نظر ڈال کر آرام سے گویا ہوئیں۔

"بیٹا میں تم لوگوں کی باپ کی ماں ہوں اگر تمہارا بھائی سیر ہے تو میں دو سیر ہوں، اور ثاقب رات کو سونے سے پہلے تم میرے کمرے میں آنا۔ تم سے کچھ ضروری کام ہے۔" دادو انہیں حیران پریشان چھوڑ کر ملازمہ کے ساتھ ڈائینگ حال سے نکل گئیں۔

"بھائی آپ کے خیال میں دادو کیسے منائیں گی بھائی کو ؟" راحب ثاقب سے مخاطب تھا۔ثاقب نے کاندھے اچکا کر لاعلمی کا اظہار کیا۔

www.novelsclubb.com

Hi miss shfaq

صارم جو شفق کا کلاس فیلو تھا شفق کے کلاس سے نکلتے ہی اسکے پیچھے ہوا۔

.Hi

شفق سپاٹ انداز میں کہتی آگے بڑھی۔ کیونکہ اسے صارم کی گہری نظریں اور انداز تخاتب سے سخت کوفت ہوتی تھی۔ صارم شہباز ایک امیر باپ کا بگڑا ہوا شہزادہ جس کے آس پاس ہمہ وقت لڑکے لڑکیوں کی بھیڑ ہوا کرتی تھی۔ وجہ اسکے پاپا کا ڈین ہونا تھا۔ پر شفق کو وہ ایک آنکھ نہیں بھاتا۔

?How are u

وہ ان سے دو قدم آگے چل رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

!Fine

شفق الینہ کا ہاتھ پکڑتی مین گیٹ سے باہر نکل گئی۔صارم وہیں کھڑا اسکے نظروں سے اجھل ہونے تک اسکی پشت دیکھتا رہا۔اسکے نظروں کی تپش شفق اپنے پیٹھ پر محسوس کر رہی تھی اس لئے جلدی سائیڈ پر ہوئی۔

"یار کیا ہے بیچارہ صرف حال احوال ہی تو پوچھتا ہے۔اس میں بھی تم ایسے بھاگتی ہو جیسے بارہ گاؤں کی پولیس پیچھے پڑی ہو۔"الینہ ہاتھ چھوڑا کر ہانپتے ہوئے بولی۔جو تیز تیز چلنے کی وجہ سے سانس پھول گئی تھی۔

"مجھے نہیں پسند اور یہ بات میں اس بندے کو پچھلے تین سال سے جتا جتا کر تھک گئی ہوں، لیکن ڈھیٹ بندے کے دماغ میں ہی نہیں بھیٹتا۔"شفق غصہ سے سرخ چہرے کے ساتھ بولی۔

www.novelsclubb.com

"کس کے دماغ میں کیا نہیں بیٹھتا بھئی؟"پیچھے سے ثاقب کی آواز آئی تو دونوں نارمل ہوئی۔

"کوئی نہیں بھائی ہم یوں ہی بات کر رہے تھے۔"

"اچھا ثاقب سنیں وہ۔"

"ہاں! جی سنائیں۔" ثاقب الینہ کی طرف جھکتے ہوئے شوق انداز بولا۔

"سینس پلز۔" شفق نے اپنی ہنسی روکی الینہ کا رنگ ثاقب کے انداز پر سرخ ہو چکا تھا۔الینہ یوں تو بہت بولڈ تھی لیکن ثاقب کے بولتے ہی اسکی بولتی بند ہو جاتی۔

"ابھی تک وہی کرتے آرہا ہوں پیاری بہنا، خیر اب یہ نہیں بولیں گی، تم گاڑی میں بیٹھو تمہاری گاڑی ڈرائیور پہونچا دیگا۔" عاقب کے ماما بابا کی نیکسٹ ڈے انیورسری تھی سو وہ لوگ آج شوپنگ پر جا رہے تھے۔اور سب کی سختی سے اوڈرز تھے کی شفق کو بھی لازمی آنا ہے۔ جس کی پرمیشن وہ داد و کی مدد سے شفق کے بھیا سے لے چکے تھے۔

www.novelsclubb.com

"ہائے بے مروت لوگ اتنی دیر سے آئے، تب سے ہم یہاں انتظار کر رہے ہیں، بھوک سے الگ برا حال ہے۔" انکے مال میں داخل ہوتے ہی المزہ نے دہائی دی۔وہ لوگ ابھی فرسٹ فلور پر ہی انکا انتظار کر رہے تھے۔اور خلاف معمول پہلی

بار عاقب بھی انکے ساتھ تھا۔ جس کی شکل پر دوپہر کے ساڑھے تین بجے بھی بارہ بج رہے تھے۔

"سوری المزہ آپی بس ٹرافک میں پھس گئے تھے آپ تو جانتی ہیں حیدر آباد کی ٹرافک۔" شفق نے معذرت کے ساتھ وجہ بھی بتائی جو درست بھی تھی۔

"ہاں! ایک آپ لوگوں کو ٹرافک ملی باقی سب تو بائی ایئر آئیں ہیں ناں!۔" عاقب نے اسے گھور کر کہا آخر سب کو انتظار کرانے والا خود آج انتظار کا مزہ چکھا تھا غصہ تو آنا ہی تھا۔

"باقی سب کا پتا نہیں لیکن آپ کی گرم دماغ کو دیکھ کے لگ رہا ہے کی آپ سورج کے کافی قریب سے آئیں ہیں۔" جواب حاضر تھا شفق کی طرف سے۔

"مزاج کی بات تو آپ نا ہی کریں چھوٹی آفت صاحبہ، جس طرح سے آپ آج کل میرے مزاج پر اثر انداز ہو ریں ہیں، دل کرتا ہیں کی آپ کو پلوٹو پر چھوڑ آؤں۔" عاقب دانت پیس کر بولا۔

پہلے آپ کوئی سمندر پی کر ٹھنڈے ہو جائیں پھر مجھے چھوڑ آیئے گا۔ شفق نے انتہائی آرام سے کہا جیسے سچ میں عاقب اسے وہاں چھوڑنے کا ارادہ رکھتا ہو۔

تم۔ابھی عاقب کی بات درمیان میں ہی تھی کے ثاقب نے روک دیا۔

اچھا اچھا آپ دونو ہوائی اور زمینی سفر کے مزاج پر ہونے والے اثرات پر بعد میں تفصیلی تبصرہ کر لے نا۔پہلے جس کام کے لئے آے ہیں وہ کر لیتے ہیں یعنی شوپینگ۔ثاقب نے بیچ میں بولنا ضروری سمجھا ورنہ انہیں تو روکنا نہیں تھا کیونکہ دونو کا ایک دوسرے سے خدا واستہ کا بیر تھا۔

پتا نہیں دادو کا پلان کام کرے گا کی نہیں۔ثاقب نے انہیں ایک دوسرے کو گھورتا دیکھ سوچا۔

www.novelsclubb.com

دونو نے ایک دوسرے کو دیکھا پھر ہونہ کرتے لڑکے جینس سائیڈ اور لڑکیاں لیڈیز سائیڈ پر چلی گئیں۔

اب بس بھی کرو یار اور کتنا پسند کرنا ہیں۔ تھیم کے حساب سے نیوی بلیو کلر تم لوگوں کے سامنے ہے کوئی بھی اٹھاؤ اور چلو۔ایک گھنٹے سے صرف دکان کے کپڑے جمع کے ہیں خریدا کچھ نہیں۔اس لئے میں لڑکیوں کے ساتھ انے کے خلاف تھا۔راعب نے جھنجھلاتے ہوئے کہا۔

ایک گھنٹے کے اندر سبھی لڑکے اپنی خریداری کر کے آچکے تھے اور لڑکیوں نے ایک کپڑا تک نہیں خریدے تھے تب ہر پانچ منٹ پر کوئی نا کوئی اپنا جلا بھونا فقرا کس رہا تھا جس کا لڑکیاں کوئی اثر نہیں لے رہی تھی کیوں کہ بات یہاں شوپنگ کی تھی۔

عالی تم سب پسند کرو میں بک سیکشن سے آتی ہوں۔ شفق الینہ کو کہتی اٹھی۔

لیکن تم نے بھی تو شوپنگ نہیں کی ہے۔الفشہ بولی۔

آپی آپ لوگ لئیں میں ابھی پانچ منٹ میں آئی۔وہ کہتی تھرڈ فلور کی طرف گئی۔

اب یہ چھوٹی آفت کہاں گئی؟ عاقب جو ابھی فون پر بات کر کے لوٹا تھا اسے جاتا دیکھ کے پوچھا۔

بھائی آپ سے اس نام سے نابلایں اسے سخت چڑ ہے اس سے۔

ہاں تو کیا میں اس سے ڈرتا ہوں۔ آفت کو آفت ہی کہتے ہیں۔ اور جلدی ختم کرو تم سب یہ گھر میں مہمان آنا شروع ہو چکے ہیں۔ اب سب جلدی جلدی شوپنگ کر رہے تھے۔ کیوں کہ عاقب جان پے کھڑا تھا۔ سارے لڑکوں نے سکھ کی سانس لی۔

شفی یہ ڈریس دیکھو تم پر بہت سوٹ کرے گا۔ دیکھو کتنا خوبصورت کام ہے اس پر۔ شفق کے اتے ہی الینہ نے اسے نیوی بلیو کلر کا خوبصورت فراک دکھاتے ہوئے کہا۔

پیارا تو سچ میں بہت ہے۔ لیکن میں تو ڈریس لے چکی ہوں۔ یہ دیکھو۔ وہ شاپر دیکھاتے ہوئے بولی۔

واٹ ! لیکن کب ابھی تو تم بکس شاپ پے گئی تھی نا۔المزہ حیرانگی سے بولی جبکہ الینہ کا منہ سوج چکا تھا۔

شفی جھوٹ نا بولو تم پہلے بھی ایسا کر چکی ہو۔الینہ منہ بنا کر بولی۔جب بھی وہ دونو شوپینگ پر اتے تھے شفق ایسا ہی کرتی تھی ایک دن تنگ آکر الینہ کے پوچھنے پر شفق نے اسے جواب دیا تھا" عالی حیدر مینشن کے لوگوں کی مجھ سے محبت اپنی جگہ لیکن میں اپنی خوداری کے راستہ میں کسی بھی محبت کو آڑے نہیں انے دے سکتی کیونکہ یہ میری آنا کو گوارا نہیں" جس الینہ نے بہت واویلا کیا تھا لیکن شفق اپنے موقف سے ایک انچ نہیں ہلی تھی۔

ہاں آپی وہیں گئی تھی ایک شاپ پر یہ ڈریس پسند اگیا تھا تو خرید لیا پھر لیٹ بھی ہو رہے تھے نا ہم۔

مطلب تم نے پیمنٹ کر دی۔راحب نے سنجیدگی سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

جی بھائی بابا نے آج ہی میرے کارڈ میں پیسے ڈالے تھے تو سوچا یوز کر کے دیکھتی ہوں۔ شفق سب کی سنجیدہ شکل دیکھتے ہوئے مسکرا کر بولی۔

جب اپنے خود ہی پیمینٹ کرنی تھی تو آتی بھی خود ہی۔ عاقب نے ناگواری سے کہا۔

ابھی بھی میں آپ کے ساتھ نہیں آئی سو گولہ باری نا ہی کریں۔ وہ شفق ہی کیا جو جواب نا دے۔

لیکن تم نے یہ اچھا نہیں کیا۔ دادو اور ماما لوگوں نے اسپیشل کہا تھا کی تمہیں شوپنگ کرنی ہے۔ ایون بابا نے بھی کہا تھا۔ راغب نے اسے گھورتے ہوئے بولا۔

اچھا بابا سوری اب آپ لوگ اپنا منہ اور موڈ ٹھیک کریں اور گھر جائیں میں بھی چلو نگی۔

www.novelsclubb.com

کیا مطلب چلو نگی تم گھر نہیں آ رہی؟ زوفشہ نے حیرانگئی سے پوچھا۔

نہیں زوفی ابھی آپ کے گھر میں رشتہ دار ہونگے میں ان فٹ محسوس کرونگی۔سو میرے بھابھی کے بھائی بھی اسی مال میں ہیں اور وہ گھر بھی آرہے ہیں تو میں انکے ساتھ چلونگی۔اور کل جلدی انے کی پوری کوشش کرونگی۔

جب اپنے خود ہی جانا تھا تو یہاں تک انے کی زحمت کیوں کی ٹیکسٹ کر کے بھی یہ عظیم اطلاع آپ دے سکتیں تھیں۔عاقب کو اسکے بھابھی کے بھائی والی بات پر تپ چڑھی۔

میں ٹیکسٹ کر کے اطلاع دوں یا منادی کروا کے آپ کو اس سے کیا۔شفق اسکی بے وجہ کے غصہ پر تپ کے بولی۔

آپ ہمارے ساتھ ہیں مطلب ہماری زمداری ہیں۔اس لیئے جائنگے بھی ہمارے ساتھ ہی۔عاقب کی اپنی ہی منطبق تھی۔

میری زمدادی اٹھانے والوں کی اللہّ کے شکر سے کمی نہیں ہے۔آپ کو ہلقان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔اور مجھے کس کے ساتھ جانا ہے یہ میں طئے کرونگی آپ نہیں۔ایویں حکم چلارہے ہیں۔

.Ok bye everyone see u soon allah hafiz

شفق اس کے لال بھبھو کا چہرے پر دوسری نظر ڈالے بغیر لفٹ میں غائب ہوئی۔

یہ اپنے آپ کو سمجھتی کیا ہے؟عاقب غصہ سے فون بند کرتا ہوا بولا۔

آپ کو کیوں فرق پر رہا ہے وہ جس کے مرضی ساتھ جائے پھر وہ کوئی غیر تو نہیں اسکے رشتہ دار ہیں۔کہیں دال میں کچھ کالا تو نہیں ہے۔جو اسکے دوسروں کے ساتھ جانے پر آگ بگولا ہو رہے ہو۔ثاقب نے رازداری سے پوچھا۔

.Effect my foot

عاقب نہوست سے بولا۔

پھر کیا فرق پرتا ہے بھائی اور اگر پرتا ہے تو ہمیں بتائیں اگلے سال کل کے دن آپ کی بھی اینگجمنٹ انیورسری ہو گی۔

تم رو کو بتاتا ہوں ابھی۔ راحب فوراً لفٹ میں غائب ہوا۔

جاری ہے۔

Epi 1

https://www.facebook.com/groups/1004074/299760566/permalink/1621263498041640

www.novelsclubb.com

Epi 2

https://www.facebook.com/groups/1004074/299760566/permalink/1622273647940625

Epi 3

https://m.facebook.com/groups/1004074299760566...نصیب میرے آنگن کی روشنی ہو تم

#از قلم: جے۔ نگہت

#قسط:4

ہاں تو بچہ دے دیا جواب آپ نے اپنی ماما کو۔ عاقب نے ابھی آدھا ناشتہ ہی ختم کیا تھا کی دادو نے سوال کیا۔ سپون پر اسکی انگلیوں کی گرفت مضبوط ہوئی۔ پھر خود کو قدرے ریلکس کرتے ہوئے گویا ہوا۔

کیسا جواب دادو؟ انجان بننے کی بھرپور کوشش تھی یہ جانتے ہوئے بھی کی دادو کے ساتھ سبھی کی نظریں ابھی اسی پر مرکوز ہے۔ وہ تو شکر تھا کی عزار صاحب لوگ پہلے ہی آفس کے نکل چکے تھے ورنہ وہ بھی شروع ہو جاتے۔

بیٹا میں آپ کی دادو ہوں آپ میرے دادا بننے کی کوشش نا کریں۔چار دن ہو گے ہیں اپ نے اب تک کوئی جواب نہیں دیا۔دادو رعب سے بولیں۔

دادو یار آخر جلدی ہی کیا ہے۔آپ ہی کہتی ہیں نا تقدیر میں جو جب لکھا ہوتا ہے تب ہی ہوتا ہے۔میری قسمت میں بھی جب ہونا ہو گا ہو جاے گا۔عاقب دوبارہ پلیٹ پر نظر گاھرتے ہوئے بولا۔جس پر سب کی ہنسی نکل گئی۔پھر دادو کی گھوری پر فوراً سمٹ بھی گئی تھی۔

واہ بیٹا شاباش ہے تم پر میری بات مجھے ہی لوٹا رہے ہو۔لیکن بات پوری تو کہو میں نے تو یہ بھی کہا تھا کی تقدیر کے ساتھ ساتھ تدبیر بھی کرنی پڑتی ہے۔جو ہم انسان کرتے ہیں۔اور تم کیا کر رہے ہو کبھی بات کو گھما کر تو کبھی غصہ کر کے صرف ٹالے جا رہے ہو۔

www.novelsclubb.com

دادو میں ٹال تو نہیں رہا۔صرف کہہ رہا ہوں کی وقت انے پر ہو جاے گی۔عاقب دادو کا غصہ دیکھ کر بیچارگی سے بولا۔

نہیں ٹال رہے تو اچھی بات ہے۔ تمہاری ماں بتا رہی تھی کی تمہاری خالہ نے وفا کے ل ئے تمہیں پوچھا تمہارا کیا خیال ہے۔ دادو تو قدرے آرام سے بول کر عاقب کو جواب طلب نظروں سے دیکھ رہی تھی۔ باقی سب دادو کو ایسے دیکھ رہے تھے جیسے دادو نے خدانا خواستہ وفا کی جگہ وباء کہا ہو۔

دادو وفا آپی وہ ہمیں دیکھ کر اپنے بالوں کو ایسے جھٹکا دیتی ہیں جیسے ہمیں پٹک رہی ہو۔ دادو پلز میری شفی کو میری بھابھی بنا دیں نا بھائی پلز۔ الینہ دادو کے بعد عاقب کو دیکھ کر منت بھرے انداز میں بولی۔

کیا پاگل پن ہے عالی۔ اینڈ دادو وفا کے بارے میں آپ لوگ سوچ بھی کیسے سکتے ہیں؟ پہلے الینہ کو خاموش کرتا پھر دادو سے سوال کیا۔

www.novelsclubb.com

کیوں بھئی کیوں نہیں سوچ سکتے ایک وہی لڑکی تو ہے جسے تم اپنے آس پاس ہما وقت منڈرانے دیتے ہو۔ جانتی ہوں شفق سے تو تمہاری سات پشتوں کی دشمنی

ہے۔شفق کے بارے میں نہیں سوچنا چاہئے تھا وفا کے بارے میں تو ہمیں بہت پہلے سوچ لینا چاہئے تھا۔

ایک تو میرا دل کرتا ہے کی میرے پاس ایک جادو کی چھڑی ہو اور میں اسے گھما کر اس چھوٹی آفت کو یا تو غائب کر دوں یا آپ لوگوں کے دماغ سے نکال دوں۔عاقب بار بار اسکے ذکر سے ذچ ہو کر بولا۔

بھائی ایسا کریں محبت کی چھڑی گھمایں اسی دل میں شفی کو بسائیں اور اپنی دل کی دنیاں میں اسے غائب کر دیں۔

اور ہاں اس کے دماغ سے کچھ وقت کے لی ئے ہمیں نکال کے لی ئے شادی کر کے ہنی مون پر نکل جائیں۔راعب نے راغب کی ادھی بات مکمل کی اب دونو کے نازک گردن زبان کے گستاخی کی سزا بھگت رہے تھے۔

چھوڑو دونو کو کونسا غلط کہا۔ایک تو وہ بھلی مانس بچی ہونا ہو تمہیں اسے گھسیٹنا ضرور ہوتا ہے۔

دادو ایک تو بھلا لفظ کو آپ اس آفت کے لیئے استعمال کر کے توہین نا کریں پلز۔عاقب فوراً دونو کو چھوڑتا عاجزی سے بولا۔

ٹھیک ہے پھر شفق نہیں وفا نہیں تو پھر کل تمہارے ماما بابا کی شادی کی سالگرہ میں ہمیشہ کی طرح بہت سے بزنس مین کی فیملیاں آئینگی اس میں سے کوئی لڑکی پسند کر لینا۔دادو نے ایک اور فرمان جاری کیا۔عاقب کا منہ جو فوک کے لیئے کھولا تھا دادو کی بات پر کھولا کا کھولا رہ گیا کچھ ایسا ہی حال باقی سب کا تھا۔

دادو یہ آپ ہی ہے ناجو پارٹی میں موجود لڑکیوں کو دیکھتے ہی استغفر اللہ کا ورد شروع کر دیتی تھیں اور اب اپنے راج دولارے پوتے کو انھیں پسند کرنے کو کہہ رہی ہیں۔راحب صدمہ سے بولا۔

www.novelsclubb.com

ہاں بھئی اب میں نے ایسی کیا انوکھی بات کر دی ہے۔صاحب زادے کو میچور لڑکی چاہیئے ساتھ اٹھائیس انیتس کی ہو یا انکی ہم عمر ہو اب ایسی لڑکیاں تو ایسی ہو ہو نگی پر کٹی۔۔دادو نے اس میچور اور عمر والی بات کو پکڑ ہی لیا تھا۔

میری تو سمجھ نہیں آرہا ہے یہ اینورسری پارٹی ہے یا بھائی کا سوئیمبر۔ہائے ایسا چانس کاش مجھے ملتا بھائی میں نے تو مر کر بھی مس نہیں کرنا تھا اور ایک آپ ہیں جو ناک منہ بنا رہے ہیں۔راعب نے زوفشہ کو دیکھتے ہوئے ٹھنڈی آہ بھری۔

اچھا داد و ویسے کل کشمالہ انٹی کس سلسلہ میں این تھیں۔ثاقب نے جان بوجھ کر بات نکالی۔

وہ انھوں نے اپنے گھر شفق کو اتے دیکھا تھا بہت تعارفیں کر رہی تھی بچی کی اور لگے ہاتھوں گھر کا اڈریس بھی مانگ رہی تھی۔داد و عاقب کو دیکھتے ہوئے ثاقب سے مخاتب تھیں۔

ان کے گھر کا اڈریس لیکر کیا کرنا تھا کیا وہاں بھی جا کر آپ کی بچی کی شان میں قصیدہ پڑھنے تھے۔عاقب نے غیر ارادی، طور پر پوچھ تو لیا لیکن سب کی نظر محسوس کرتے ہی بات بدل دی۔

شفق کا رشتہ مانگنے اور کس لیئے۔ویسے تمہیں اس سے کیا تم جاؤ آفس کام کرو لڑکی تو تمہیں تین دن بعد پسند کرنی ہے نا۔

ہاں مجھے کیا اچھا اللہّ حافظ۔عاقب بھی سر جھٹکتا سب کو وہاں سے نکل گیا۔

دادو یہ کیا اپنے کشمالہ انٹی کو سچ میں۔ثاقب صدمہ سے اپنے الفاظ بھی پورے نہیں کر پایا۔

بیٹا عمر میری ہو رہی ہے اور سنائی کم تم لوگوں کو دینے لگا ہے۔میں نے کہا کشمالہ نے نمبر منگا تھا۔لیکن یہ تو نہیں کہا کی میں نے دیا بھی۔

اب اس کا کیا مطلب ہے دادو؟

اتنی بڑی یونیورسٹی کے پروفیسر بن گئے ہو عقل ابھی بھی گھٹنوں میں ہی ہے۔دادو نے ثاقب کو گھورا۔

دادو آپ بھائی کو چھوڑیں اور بتائیں نا آپ نے کیا کہا؟ الینہ بے صبری اٹھ کر دادو کے چیر کے پاس آئی۔

بھئی کہنا کیا تھا میں نے سیدھے کہدیا کی شفق ہمارے عاقب کی منگیتر ہے اور ایک ہفتہ میں سادگی سے دونو کا نکاح ہے۔ شادی شائد ابھی نا ہو کیوں کہ بچی پڑھ رہی ہے۔ دادو نے ایسے بتایا جیسے کوئی پرانی خبر ہو۔

دادو سچی میں۔ الینہ حیرت کے سمندر میں غوطہ لگاتی ہوئی بولی۔

اب کیا اس عمر میں میں جھوٹ بولو نگی۔ دادو سب کو گھور کر بولی۔

جھوٹ تو آپ نے بولا ہے۔ وہ بھی ناممکن والا۔ راعب نے یاد دلانا ضروری سمجھا۔

شرم کرو لڑکے اپنی دادی کو جھوٹا کہہ رہے ہو۔

اچھا تو دادو بچپن میں ہمارے ساتھ بھائی کی منگنی کی بھی ہوئی تھی۔ جو ہمارے ناقص دماغ میں فٹ نہیں۔ راعب نے ہار نہیں مانی۔

www.novelsclubb.com

بیٹا جب تم لوگوں کو اپنی یاد نہیں تو بھائی کا کیا خاک یاد رکھتے اور میں تم لوگوں کو بتادوں کے دو سال پہلے ہی میں شفق کے والدین سے اسکا ہاتھ مانگ چکی ہوں۔ تم لوگوں کو اس لیئے نہیں بتایا کہ تم لوگ ہلکے پیٹ کے مالک ہو۔ اور تمہارے اس بھائی صاحب کو بتانا دو۔ یہ بات گھر میں سبھی بڑے جانتے ہیں۔ اب کوئی سوال نہیں چپ چاپ اپنے اپنے کام پر نکلو اور ہاں عاقب کو معلوم ہوا تو تم لوگوں کی خیر نہیں ہے۔ دادو انکے اپر اتنا بڑا انکشاف کا بم پھوڑ کر انہیں ٹل جانے کو کہ رہی تھی۔ اچھا نہیں پوچھتے لیکن یہ تو بتائیں کی اگے سب کیسے کرینگی۔ مطلب بھائی کو کیسے منائینگی وہ بھی ایک ہفتہ میں نکاح کی بات بھی کر ڈالی اپنے۔ راحب نے کشمالہ انٹی والے بات کا ہوالا دیا۔ دادو آرام سے اپنے جگہ سے کھڑی ہوئیں۔ پھر سب پر ایک نظر ڈال کر آرام سے گویا ہوئیں۔

www.novelsclubb.com

بیٹا میں تم لوگوں کی باپ کی ماں ہوں اگر تمہارے بھائی سیر ہے تو میں دو سیر ہوں۔ اور ثاقب رات کو سونے سے پہلے تم میرے کمرے میں آنا۔ تم سے کچھ

ضروری کام ہے۔دادو انہیں حیران چھوڑ کر ملازمہ کے ساتھ ڈائنگ حال سے نکل گئیں۔

بھائی آپ کے خیال میں دادو کیسے منائینگی بھائی کو۔راحب ثاقب سے مخطاب تھا۔ثاقب نے کاندھے اچکا کر لاعلمی کا اظہار کیا۔

Hi miss shfaq

صارم جو شفق کا کلاس فیلو تھا شفق کے کلاس سے نکلتے ہی اسکے پیچھے ہوا۔

.Hi

www.novelsclubb.com

شفق سپاٹ انداز میں کہتی اگے بڑھی۔کیوں کہ اسے صارم کی گہری نظریں اور انداز تخاتب سے سخت کوفت ہوتی تھی۔صارم شہباز ایک امیر باپ کا بگڑا ہوا

شہزادہ جس کے آس پاس ہما وقت لڑکے لڑکیوں کی بھیر ہوا کرتی تھی وجہ اسکے پاپا کا ڈین ہونا تھا۔پر شفق کو وہ ایک آنکھ نہیں بھاتا۔

?How are u

وہ ان سے دو قدم اگے چل رہا تھا۔

!Fine

شفق الینہ کا ہاتھ پکرتی مین گیٹ سے باہر نکل گئی۔صارم وہیں کھڑا اسکے نظروں سے اجھل ہونے تک اسکی پشت دیکھتا رہا۔اسکے نظروں کی تپش شفق اپنے پیٹھ پر محسوس کر رہی تھی اس لئے جلدی سائیڈ پر ہوئی۔

یار کیا ہے بے چارا صرف حال احوال ہی تو پوچھتا ہے۔اس میں بھی تم ایسے بھاگتی ہو جیسے بارہ گاؤں کی پولیس پیچھے پڑی ہو۔الینہ ہاتھ چھوڑا کر ہانپتے ہوئے بولی۔جو تیز تیز چلنے کی وجہ سے سانس پھول گئی تھی۔

مجھے نہیں پسند اور یہ بات میں اس بندے کو پچھلے تین سال سے جتا جتا کر تھک گئی ہوں لیکن ڈھیٹ بندے کے دماغ میں ہی نہیں بھیٹتا۔ شفق غصہ سے سرخ چہرے کے ساتھ بولی۔

کس کے دماغ میں کیا نہیں بیٹھتا بھئی۔ پیچھے سے ثاقب کی آواز ای تو دونو نارمل ہوئی۔

کوئی نہیں بھائی ہم یوں ہی بات کر رہے تھے۔

اچھا ثاقب سنیں۔

ہاں جی سنائیں۔ ثاقب الینہ کی طرف جھکتے ہوئے شوق انداز بولا۔

سینس پلز۔ شفق نے اپنی ہنسی روکی الینہ کا رنگ ثاقب کے انداز پر سرخ ہو چکا تھا۔ الینہ یوں تو بہت بولڈ تھی لیکن ثاقب کے بولتے ہی اسکی بولتی بند ہو جاتی۔

ابھی تک وہی کرتے آرہا ہوں پیاری بہنا۔ خیر اب یہ نہیں بولیں گی۔ تم گاڑی میں بیٹھو تمہاری گاڑی ڈرائیور پہونچادیگا۔ عاقب کے ماما بابا کی نیکسٹ ڈے انیورسری تھی سو وہ لوگ آج شوپنگ پر جارہے تھے اور سب کی سختی سے اوڈرس تھے کی شفق کو بھی لازمی آنا ہے۔ جس کی پرمیشن وہ دادو کی مدد سے شفق کے بھیا سے لے چکے تھے۔

ہائے بے مروت لوگ اتنی دیر سے آئے تب سے ہم یہاں انتظار کررہے ہیں بھوک سے الگ برا حال ہے۔ انکے مال میں داخل ہوتے ہی المزہ نے دہائی دی۔ وہ لوگ ابھی فرسٹ فلور پر ہی انکا انتظار کررہے تھے۔ اور خلاف معمامول پہلی بار عاقب بھی انکے ساتھ تھا۔ جس کی شکل پر دوپہر کے ساڑھے تین بجے بھی بارہ بج رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

سوری المزہ آپی بس ٹرافک میں پھس گئے تھے آپ تو جانتی ہیں حیدرآباد کی ٹرافک ۔ شفق نے معذرت کے ساتھ وجہ بھی بتائی جو درست بھی تھی۔

ہاں ایک آپ لوگوں کو ٹرافک ملی باقی سب تو بائی ایئر آئیں ہیں نا۔عاقب نے اسے گھور کر کہا آخر سب کو انتظار کرانے والا خود آج انتظار کا مزہ چکھا تھا غصہ تو آنا ہی تھا۔

باقی سب کا پتا نہیں لیکن آپ کی گرم دماغ کو دیکھ کے لگ رہا ہے کی آپ سورج کے کافی قریب سے آئیں ہیں۔جواب حاضر تھا شفق کی طرف سے۔

مزاج کی بات تو آپ نا ہی کریں چھوٹی آفت صاحبہ جس طرح سے آپ آج کل میرے مزاج پر اثر انداز ہو ریں ہیں۔دل کرتا ہیں کی آپ کو پلوٹو پر چھوڑاؤں۔عاقب دانت پیس کر بولا۔

"پہلے آپ کوئی سمندر پی کر ٹھنڈے ہو جائیں پھر مجھے چھوڑ آیئے گا۔"شفق نے اتنے آرام سے کہا جیسے سچ میں عاقب اسے وہاں چھوڑنے کا ارداہ رکھتا ہو۔

"تم۔۔۔۔"ابھی عاقب کی بات درمیان میں ہی تھی کے ثاقب نے روکدیا۔

"اچھا! اچھا! آپ دونوں ہوائی اور زمینی سفر کے مزاج پر ہونے والے اثرات پر بعد میں تفصیلی تبصرہ کر لے ناں۔ پہلے جس کام کے لئے آئے ہیں وہ کر لیتے ہیں یعنی شوپینگ۔" ثاقب نے بیچ میں بولنا ضروری سمجھا ورنہ انہیں تو رکنا نہیں تھا کیونکہ دونو کا ایک دوسرے سے خدا واستہ کا بیڑ تھا۔

"پتا نہیں دادو کا پلان کام کرے گا کی نہیں۔" ثاقب نے انہیں ایک دوسرے کو گھورتا دیکھ سوچا۔ دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا پھر ہنہ کرتے لڑکے جینس سائیڈ اور لڑکیاں لیڈیز سائیڈ پر چلی گئیں۔

"اب بس بھی کرو یار اور کتنا پسند کرنا ہیں؟ تھیم کے حساب سے نیوی بلیو کلر تم لوگوں کے سامنے ہے کوئی بھی اٹھاؤ اور چلو، ایک گھنٹے سے صرف دکان کے کپڑے جمع کے ہیں خریدا کچھ نہیں، اس لئے میں لڑکیوں کے ساتھ انے کے خلاف تھا۔" راعب نے جھنجھلاتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"ایک گھنٹے کے اندر سبھی لڑکے اپنی خریداری کر کے آ چکے تھے اور لڑکیوں نے ایک کپڑا تک نہیں خریدے تھے۔تب ہر پانچ منٹ پر کوئی نا کوئی اپنا جلا بھونا فقرا کس رہا تھا۔جس کا لڑکیاں کوئی اثر نہیں لے رہی تھی کیوں کہ بات یہاں شوپنگ کی تھی۔

"عالی تم سب پسند کرو میں بک سیکشن سے آتی ہوں۔"شفق الینہ کو کہتی اٹھی۔

"لیکن تم نے بھی تو شوپنگ نہیں کی ہے۔"الفشہ بولی۔

"آپی آپ لوگ لئیں میں ابھی پانچ منٹ میں آئی۔"وہ کہتی تھرڈ فلور کی طرف گئی۔

"اب یہ چھوٹی آفت کہاں گئی؟"عاقب جو ابھی فون پر بات کر کے لوٹا تھا اسے جاتا دیکھ کے پوچھا۔

"بھائی آپ سے اس نام سے نابلایں اسے سخت چڑ ہے اس سے۔"

"ہاں تو کیا میں اس سے ڈرتا ہوں، آفت کو آفت ہی کہتے ہیں۔اور جلدی ختم کرو تم سب یہ گھر میں مہمان آنا شروع ہو چکے ہیں۔"اب سب جلدی جلدی شوپنگ کر رہے تھے۔کیونکہ عاقب جان پے کھڑا تھا۔سارے لڑکوں نے سکھ کی سانس لی۔

"شفی یہ ڈریس دیکھو تم پر بہت سوٹ کرے گا،دیکھو کتنا خوبصورت کام ہے اس پر۔"شفق کے آتے ہی الینہ نے اسے نیوی بلیو کلر کا خوبصورت فراک دکھاتے ہوئے کہا۔

"پیارا تو سچ میں بہت ہے، لیکن میں تو ڈریس لے چکی ہوں، یہ دیکھو۔"وہ شاپر دیکھاتے ہوئے بولی۔

"واٹ! لیکن کب ابھی تو تم بکس شاپ پے گئی تھی ناں؟۔المزہ حیرانگی سے بولی جبکہ الینہ کا منہ سوج چکا تھا۔

"شفی جھوٹ ناں بولو تم پہلے بھی ایسا کر چکی ہو۔"۔الینہ منہ بنا کر بولی۔جب بھی وہ دونوں شوپینگ پر آتے تھے شفق ایسا ہی کرتی تھی۔ایک دن تنگ آکر الینہ کے

پوچھنے پر شفق نے اسے جواب دیا تھا"عالی حیدر مینشن کے لوگوں کی مجھ سے محبت اپنی جگہ لیکن میں اپنی خودداری کے راستہ میں کسی بھی محبت کو آڑے نہیں آنے دے سکتی کیونکہ یہ میری آنا کو گوارا نہیں۔"جس الینہ نے بہت واویلا کیا تھا لیکن شفق اپنے موقف سے ایک انچ نہیں ہلی تھی۔

"ہاں آپی وہیں گئی تھی ایک شاپ پر یہ ڈریس پسند آگیا تھا تو خرید لیا پھر لیٹ بھی ہو رہے تھے نا ہم۔"

"مطلب تم نے پیمنٹ کر دی۔"راحب نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"جی بھائی بابا نے آج ہی میرے کارڈ میں پیسے ڈالے تھے تو سوچا یوز کر کے دیکھتی ہوں۔"شفق سب کی سنجیدہ شکل دیکھتے ہوئے مسکرا کر بولی۔

"جب آپ نے خود ہی پیمینٹ کرنی تھی تو آتی بھی خود ہی۔"عاقب نے ناگواری سے کہا۔

"ابھی بھی میں آپ کے ساتھ نہیں آئی سو گولہ باری نا ہی کریں۔" وہ شفق ہی کیا جو جواب نا دے۔

"لیکن تم نے یہ اچھا نہیں کیا، دادو اور ماما لوگوں نے اسپیشل کہا تھا کی تمہیں شوپنگ کرنی ہے۔ایون بابا نے بھی کہا تھا۔" راغب نے اسے گھورتے ہوئے بولا۔

"اچھا بابا سوری اب آپ لوگ اپنا منہ اور موڈ ٹھیک کریں اور گھر جائیں میں بھی چلو نگی۔"

"کیا مطلب چلو نگی تم گھر نہیں آرہی؟ زوفشہ نے حیرانگی سے پوچھا۔

"نہیں زوفی ابھی آپ کے گھر میں رشتہ دار ہونگے میں ان فٹ محسوس کرو نگی، سو میرے بھابھی کے بھائی بھی اسی مال میں ہیں اور وہ گھر بھی آرہے ہیں تو میں انکے ساتھ چلو نگی، اور کل جلدی آنے کی پوری کوشش کرو نگی۔"

"جب آپ نے خود ہی جانا تھا تو یہاں تک آنے کی زحمت کیوں کی؟ ٹیکسٹ کر کے بھی یہ عظیم اطلاع آپ دے سکتیں تھیں۔" عاقب کو اسکے بھابھی کے بھائی والی بات پر تپ چڑھی۔

"میں ٹیکسٹ کر کے اطلاع دوں یا منادی کروا کے آپ کو اس سے کیا؟۔" شفق اسکی بے وجہ کے غصہ پر تپ کے بولی۔

"آپ ہمارے ساتھ ہیں مطلب ہماری زمداری ہیں، اس لیئے جائنگ i ی بھی ہمارے ساتھ ہی۔" عاقب کی اپنی ہی منطبق تھی۔

"میری زمدادی اٹھانے والوں کی اللہّ کے شکر سے کمی نہیں ہے۔ آپ کو ہلقان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ اور مجھے کس کے ساتھ جانا ہے یہ میں طئے کرونگی آپ نہیں۔ ایویں حکم چلا رہے ہیں۔"

.Ok bye everyone see u soon allah hafiz

شفق اس کے لال بھبھو کا چہرے پر دوسری نظر ڈالے بغیر لفٹ میں غائب ہوئی۔

"یہ اپنے آپ کو سمجھتی کیا ہے؟" عاقب غصہ سے فون بند کرتا ہوا بولا۔

آپ کو کیوں فرق پر رہا ہے وہ جس کے مرضی ساتھ جائے پھر وہ کوئی غیر تو نہیں اسکے رشتہ دار ہیں۔"۔ کہیں دال میں کچھ کالا تو نہیں ہے۔ جو اسکے دوسروں کے ساتھ جانے پر آگ بگولا ہو رہے ہو۔ ثاقب نے رازداری سے پوچھا۔

.Effect my foot

عاقب نخوست سے بولا۔

"پھر کیا فرق پرتا ہے بھائی؟ اور اگر پرتا ہے تو ہمیں بتائیں اگلے سال کل کے دن آپ کی بھی اینگجمنٹ انیورسری ہو گی۔"

"تم رو کو بتاتا ہوں ابھی۔" راحب فوراً لفٹ میں غائب ہوا۔

"دادو آپ کے خیال میں یہ درست ہو گا؟ میرا مطلب ہے کی کیا پلان کام کرے گا۔"ثاقب نے دادو کا عظیم منصوبہ سن کے تشویش سے پوچھا۔

"کیوں تمہیں اپنے دادو کی منصوبہ بندی پر شک ہے۔"دادو نے اسے گھور کر بولیں۔

"بالکل نہیں دادو اگر راغب راعب کی زبان میں بولوں تو آئیڈیا دھانسو ہے، لیکن آپ بھی تو دیکھیں ہم جال بچھا کس کے لیئے ہیں وہ کوئی مرغا نہیں ہے پورا کا پورا ببر شیر ہے اگر اسے بھنک بھی لگ گئی کی میں اس میں برابر شریک ہوں، تو آپ تو دادو کی پوسٹ کی آڑ میں بچ جائیں گی، وہ مجھے چورستے پر کھڑا کر کے جوتے مارے گا۔"ثاقب نے اپنا خدشہ ظاہر کیا۔

www.novelsclubb.com

"بیٹا تم سے تو اچھا تھا کی میں باقی بچوں کی مدد لے لیتی کم از کم وہ ایسی بزدلانہ بتائیں تو نا کرتے، ارے بھائی کی خوشی کے لیئے اتنا نہیں کر سکتے تم؟"دادو نے اسے جھڑکا۔

"دادو میں نے تو صرف بات کی ہے۔اگر اس سب کے بعد بھائی کا رد عمل شدید ہوا تو؟اب یہاں بات صرف پل دو پل کی تو نہیں ہے زندگی بھر کا ساتھ ہے۔اور دونوں فمیلی پر جو اثرات ہونگے وہ تو ہونگے ہی، لیکن شفق کا سوچیں، میں اسی لی ئے پریشان ہو رہا ہوں وہ مجھے چھوٹی بہنوں کی طرح عزیز ہے۔"ثاقب کا ڈر بھی قابل غور تھا دادو بھی کچھ دیر سوچ میں ڈوب گئیں۔پھر کچھ توقف کے بعد بولیں۔

"تمہاری بات بالکل درست ہے لیکن دیکھنا انا شاءاللہ اس کی نوبت نہیں آے گی،اور تم ہی سوچو کیا عاقب کے لی ئے شفق سے بہتر کوئی ہو سکتا ہے؟تم نے اپنی آنکھوں سے اسے ثمر کے جانے کے بعد ٹوٹتے دیکھ ہے۔یاد ہے اس حادثے کے بعد پہلی بار عاقب ہمارے ساتھ کب بیٹھا تھا جب پہلی بار شفق گھر آئی تھی،اور پہلی بار اسے میں نے ہنستے بھی تبھی دیکھا تھا جب وہ اور شفق لڑ رہے تھے اور اس نے شفق کے دوپٹے پر جیم گرا دیا تھا۔بیٹا شفق ہمارے گھر یوں ہی نہیں آئی، یوں ہی وہ ہمیں عزیز نہیں ہوئی اس سب میں اللہ کی مصلحت تھی۔ایک وہی لڑکی ہے

www.novelsclubb.com

جو میرے پوتے کی زندگی میں خوشیوں کے رنگ بھر سکتی ہیں۔ہاں جانتی ہوں میں یہاں خود غرضی سے کام لے رہی ہوں لیکن باخدا میرا ارادہ نیک ہے، میرا عاقب ہیرا ہے ہیرا وہ شفق کو پھولوں کی طرح رکھے گا۔میں بس اپنے آنکھوں کے سامنے اپنے بچوں کو ہنسی خوشی بستے دیکھنا چاہتی ہوں۔زندگی نے ہر خوشی دی بس اب یہ آخری خواہش پوری کر دے پھر سکون سے اس دنیاں سے جا پاؤنگی ورنہ مرتے وقت میرے آنکھوں سے اسکا وہ روتا بلکتا چہرہ نہیں جائے گا۔"دادو گلوگیر لہجہ میں بولیں۔"ثاقب نے پہلی بار دادو کو یوں روتے دیکھا تھا۔

"آپ فکر نا کریں دادو میں سارے انتظام کر دونگا اور آپ یہ مرنے ورنہ کی بتائیں نا کریں آپ نے تو ابھی اس چھوٹی آفت اور ہٹلر کے بچے کھلانے ہیں۔"ثاقب نے دادو کے گرد اپنے بازو پھیلا کر انہیں حوصلہ دیا۔ساتھ انکا موڈ بھی فریش کرنے کی کوشش کی۔ تبھی وہاں نجانے کہاں سے عاقب نمودار ہوا۔

www.novelsclubb.com

"کیا بات ہے بھئی بڑی راز و نیاز چل رہا ہے۔"اس نے دادو کی دائیں جانب اپنی جگہ بنائی۔

"کل کے سارے انتظامات ہو گئے؟"دادو نے اسکی تفتیشی نظروں سے بچنے کے لیئے سوال کیا۔

"جی دادو سب ڈن ہے بس اسٹیج پر تازے پھول لگانے باقی ہیں وہ کل ہی ہو گا، ویسے آپ دونوں کیا باتیں کر رہے تھے؟۔"عاقب پھر وہیں پہونچ گیا۔

"کچھ نہیں بھئی ثاقب بتا رہا تھا کی بہت جلد یونیورسٹی کے بچوں کے فائنل امتحانات ہیں، تو میں کہہ ہی تھی کی الینہ کا تو آگے پڑھنے کا ارادہ نہیں البتہ شفق ملک سے باہر جا کر پڑھنا چاہتی ہے، بس اسی بات سے اداس ہو گئی تھی۔"دادو نے بات بنائی لیکن بات درست بھی تھی۔

"مطلب کی یہاں بھی چھوٹی آفت صاحبہ نے اپنا حصہ ڈالنا نہیں چھوڑا۔"عاقب نے دانت پیسے ابھی دوپہر والی جوابی کاروائی اتنی بھی پرانی نہیں ہوئی تھی۔

"عاقب۔" دادو نے تنبیہ کرنے کے انداز میں عاقب کا نام لیا جس پر اس نے شرافت سے ہاتھ کھڑے کر دئے۔

"سوری عزت مآب شفق صاحبہ کی شان میں کوئی گستاخی نہیں۔ ویل جو میں آپ کو بتانے آیا تھا وہ تو بھول ہی گیا۔ دراصل دادو میں کل پارٹی کے بعد پرسوں فجر سے آفس کے کام سے دس بارہ دن کے لئے ملک سے باہر جا رہا ہوں۔" عاقب نے تو گویا دھماکا کیا۔ اور دادو اپنے پلان کو فلاپ ہوتا دیکھ کر تو صدمہ میں ہی چلی گئی۔ کچھ ایسا ہی حال ثاقب کا تھا۔

"کیوں؟ کیا ضرورت ہے؟" دادو کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔

"ارے آپ دونوں تو ایسا ردعمل دے رہے ہیں جیسے میں پہلی بار جا رہا ہوں ہمیشہ ہی تو جاتا ہوں میں۔" عاقب ہنستے ہوئے بولا۔ وہ ہر مہینے دو مہینے میں شہر سے باہر ملک سے باہر آتے جاتے رہتا تھا۔ لیکن اب اسے کون بتائے کی اسے اس بار کے ٹرپ

نے دادو کے پورے منصوبے پر پانی نہیں بلکہ پورا سمندر بہا دیا تھا۔ابھی تو صرف پلان ہی بنا تھا عمل باقی ہی تھا اور فلاپ بھی ہو گیا۔

"اچھا آپ لوگ باتیں کریں میں پیکنگ کر لوں کل تو ہو نہیں پائے گی۔شب بخیر۔" عاقب دادو کے ہاتھ کا بوسہ لیا اور چل بھی دیا۔

"اب کیا ہو گا ثاقب جب دولہا ہی نہیں ہو گا۔" دادو صدمہ سے بولیں۔

"ویسے دادو اچھا ہی ہوا بھائی نے وقت رہتے بتا دیا ورنہ ساری تیاری کے بعد بتاتے تو پریشانی ہو جاتی۔اینڈ میں آپ کو منع کرنے ہی والا تھا۔دادو ابھی شفق کے امتحانات ہونے والے ہیں، وہ ایک ہونہار سٹوڈنٹ ہے اس سب سے ڈسٹرب ہو جاتی، آپ اداس نا ہوں جب تک بھائی لوٹیں گے تب تک اگزامس بھی ہو چکے ہونگے۔" ثاقب کی بات پر دادو نے بھی سر ہلایا شائد یہی درست تھا۔منصوبہ پر عمل تو کرنا ہی تھا تھوڑا تاخیر ہی سہی۔دادو یہ سوچ کر مطمئین ہو گئی تھیں۔

رات کے تقریباً بارہ بجے کے قریب پارٹی اختتام کو پہونچی تھی۔ جس کی خاص وجہ بارش کے موسم کا ہونا تھا۔ آسمان بادلوں سے بھر چکا تھا۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں چلنا شروع ہو چکی تھیں۔ تبھی کزن پلٹن کے شیطانی دماغ میں آئیڈیا آیا تھا کی اس موسم کا فائدہ اٹھانا چاہئے۔ اور اب سب گارڈن میں محفل لگائے بیٹھے تھے۔

"عالی دیکھو رات بہت ہو گئی ہے اب ڈرائیور سے کہکے مجھے ڈراپ کروا دو پھر تم بیٹھ جانا۔"

"یار کیا ہے چلو انجوئے کرتے ہیں بھیا بھابھی بھی تو گھر پر نہیں ہے، اکیلے کیا کرو گی؟ بیٹھو چپ چاپ۔" الینہ نے اسے زبردستی اپنے ساتھ گھسیٹ لیا۔

"کیا ہوا ہے الینہ؟"

"ہونا کیا ہے گھر ڈراپ کردو کی ضد کر رہی ہے محترمہ جبکہ بھیا بھابھی کسی دوست کی شادی پر گئے ہیں میڈم کا کہنا ہے کی یہ گھر جا کر ان کا انتظار کر لیگی۔" الینہ شفق کو گھورتے ہوئے وجہ بتائی۔

www.novelsclubb.com

"پھر تو تم جانے سے رہی ویسے بھی کل سنڈے ہے میں دادو کو بتا آتا ہوں وہ تمہارے بھیا کو کال کر دیں کی تم کل شام تک گھر اؤ گی۔" راحب بولتے ہوئے اندر کی جانب بڑھا۔

"نہیں راحب بھائی سنئیں تو۔۔۔۔۔۔بھائی۔۔۔۔۔" لیکن راحب اندر جا چکا تھا۔

"کیوں لٹل گرل ٹروتھ اینڈ ڈیر گیم سے ڈر لگ رہا ہے کی کہیں تمہارا کوئی سچ باہر نا آجائے؟ یہ وفا تھی سلیو لیس ڈریس میں نفاست سے کئے گئے میک اپ جو اپنے کاندھے سے باشکل نیچے آتے بالوں کو بار بار اپنے انگلیوں سے رول کر رہی تھی۔اور یہ پہلی لڑکی تھی جسے اس نے عاقب کے ساتھ دیکھا تھا۔ جس سے بات کرتے ہوئے ہٹلر کے چہرے سے مسکراہٹ غائب نہیں ہو رہی تھی۔

"مجھے کیا۔ کونسا میں ہٹلر پر مرتی ہوں۔" شفق سر جھٹکتے ہوئے بیٹھ گئی۔

www.novelsclubb.com

"بالکل نہیں مس وفا، کیونکہ جھوٹ میں بولتی نہیں سوچ سے مجھے ڈر لگنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔" شفق اپنے ازلی کانفیڈینٹ سے بولی۔ جس پر وفا کے ساتھ بیٹھے عاقب نے فون سے نظر ہٹا کے اسے دیکھا۔ جو

"تھیم کے حساب سے نیوی بلیوز مین تک چھوتی فراک جس کے گلے اور آستینوں پر باریک سلور کام تھا سیم کلر سکارف سے چہرا کور کئے میک اپ کے نام پر پنک لیپسٹک لگائے جو اسکی گلابی گالوں سے کافی مل رہا تھا کمال کی جاذب نظر لگ رہی تھی۔ عاقب نے فوراً اپنی نظروں کو فون پر مرکوز کی۔

.Ok lets see

وفا اپنے بالوں کو ایک ادا سے جھٹکا دیتی ہوئی بولی۔

پھر وفا نے ہی بوتل گھمائی جو سیدھا الینہ پر آکر رکی تھی۔

"بولو الینہ ٹروتھ اور ڈیر؟"

"ہمممم! ٹروتھ۔" الینہ بچوں کی طرح منہ پر انگلی رکھ کر سوچنے کے بعد بولی۔

"اوکے!"

"تو کوئی ایسا انسان جو یہاں پر موجود ہو اور تم اسے ہگ کر کے ہارٹ فلّی i love u کہنا چاہو؟۔" وفا ثاقب پر نظر گارتی شیطانی مسکراہٹ کو ہونٹوں پے سجائے ہوئے پوچھا۔

My one and only best friend shfi i love u .yaar

الینہ شفق کے گلے لگتے ہوئے بولی سب نے خوب ہوٹینگ کی۔

.Poor saqib

وفا مصنوعی افسوس سے بولی۔

www.novelsclubb.com

"میں انکی محبت کی گہرائی کو جانتا ہوں۔آئی تھینک عالی لکی ہے کی اسکی شفق جیسی دوست ہے۔"ثاقب نے مسکرا کر وفا کی غلط فہmی دور کی۔

"اوکے نیکسٹ۔"وفا نے پھر بوتل کو درمیان سے پکڑ کر گھمایا۔اب کے راحب پھسا تھا۔

"راحب بولو کیا؟"

"ٹروتھ۔"راحب زرا کلر جھاڑ کر آستیں چڑھاتے ہوئے رعب سے بولا۔جس پر شفق کی شرارتی رگ پھر کی تھی۔

"راحب بھائی کو ٹاسک میں دونگی۔"شفق آنکھوں میں شرارت کا جہاں بسائے آگے ہوئی۔کیونکہ کچھ دن پہلے ہی اسے راحب کی ایک کمزوری ہاتھ لگی تھی۔

"دیکھو پھسامت دینا تم۔" راحب کو اسکی شیطانی مسکراہٹ دیکھ آس پاس کہیں خطرے گھنٹی سنائی دی۔

"اللہ توبہ بھائی میں آپ کو ایسی لگتی ہوں؟" شفق نے اس وقت معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑنے کی قسم اٹھائی۔

"تم جتنی فسادی ہو میرے بھائی کو تک نا کوچنے چبوا دیتی ہو، پھر میں کس کھیت کی مولی ہوں۔" راحب نے دہائی دی۔

"اچھا اتنی توپ چیز ہے یہ لیٹل گرل؟" وفا نے مذاق اڑایا۔

"ابھی آپ مجھے جانتی کہاں ہے مس وفا، میں تو اچھے اچھے بزنس ٹائیکون ہٹلر کی تک بولتی بند کر دیتی ہوں، خیر ابھی راحب بھائی کے بارے میں جانتے ہیں۔" شفق نے عاقب کی خونخوار نظروں کو خود پر جمی دیکھ کر واپسی کی۔

"بھائی کوئی ایسا کام ایسی خواہش بتائیں جو آپ کی ناپوری ہوئی ہے نا ہو سکتی ہے جس کا آپ کو ملال بھی ہے، اور جواب دیتے وقت اس بات کا لازمی خیال رکھیں کے اس دن ڈرائینگ روم میں آپ کے دوستوں کو چائے سرو کس نے کیا تھا۔" راحب بیچارے کا تو منہ ہی کھل گیا۔

"سہی نام رکھا ہے بھائی نے تمہارا آفت، پھساد یا شیطان کہیں کی۔" راحب رونی صورت بنا کر بولا۔

جاؤں سو جان سے اس تکلم پے نثار

پھر سے فرمائے کیا آپ نے ارشاد کیا؟

"پیارے بھائی اب آپ مجھ سے پنگا لے رہے ہیں جو بالکل چنگی بات نہیں۔" شفق نے وارن کرنا ضروری سمجھا۔

"میری توبہ جو میں تم سے پنگا لوں۔" راحب نے کان کو ہاتھ لگائے۔

"تو پھر ارشاد کریں انتظار کس چیز کا ہے۔"

"اوکے میں۔۔۔۔۔میں۔۔میں ناں زندگی میں ایک آفیر چلانا چاہتا تھا۔(سبکے منہ ہامیں کھلے)۔ایڈونچر کے لئے۔"راحب نے صفائی دی۔اب وہ کن کھیوں سے الفشہ کو دیکھ رہا تھا۔

"ہاااارراحب ہم نے تمہارے بارے میں ایسا نہیں سوچا تھا،الفشہ سنو بھئی اپنے منگیتر کی خواہشیں۔"وفا منہ کھول کر بولی۔ابھی راحب اپنی صفائی میں کچھ بولتا کی الفشہ اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی شفق نے سرعت سے ہاتھ تھام کر اسے واپس بیٹھایا اور خود کھڑی ہو گئی۔

"گائز پہلی بات تو یہ اٹس گیم،اینڈ دوسری بات یہ مس وفا کی آپ سکہ کے دوسرے پہلو کو دیکھیں،راحب بھائی کے لی ئے الفشہ آپی اور انکی فیلنگس کتنی امپورٹنٹ ہے کی وہ یہ بات ان کے سامنے کہنے سے بھی جھجھک رہے ہیں،ورنہ لڑکوں کے لی ئے یہ کوئی بڑی بات نہیں ایک کیا چار افیر چلا سکتے ہیں،اور بقول آپ

کے آپ کی کلاس میں اسے معیوب بھی نہیں مانا جاتا ہے ناں؟۔اینڈ آپی۔اب وہ الفشہ کی جانب مڑی۔

"مجھے رشک ہے آپ کی قسمت پر،اور مجھے فخر ہے کی میں آپ جیسے انسان کو اپنا بھائی مانتی ہوں جسے اپنے سے جڑے انسان کی اتنی پرواہ ہے،آئم پروڈاوف یو بھائی۔"شفق راحب کا ہاتھ پکڑ کر عقیدت سے بولی۔

"پاگل!دادو سہی کہتی ہے ساحرہ ہو تم۔"راحب محبت سے اسکے سر پر چپت لگا کر بولا۔

"اور ہاں کل آپی کو لنچ کرائے گا باہر ورنہ زندگی بھر طعنہ ملے گا۔"شفق اپنی جگہ پر بیٹھتی زور سے بولی۔جس پر سب مسکرا دئے ماحول پھر سے خوشگوار ہو گیا تھا۔

بوتل گھما اور اب کی بار پھسے تھے ہٹلر وفا تو پھولے نہیں سما رہی تھی۔سوال تو اس نے حفظ کر رکھا تھا۔

"عاقب ٹروتھ آر ڈیر؟آئی نؤ تم ڈیر لوگے۔

No truth

Ok then tell us

"تمہیں کیسی لائف پارٹنر چاہیئے۔"وفا جلوے بکھیرتے ہوئے نزاکت سے پوچھا۔

"تم لوگوں کے پاس اس سے ہٹ کے سوال نہیں ہوتا ہے کیا؟"عاقب بیزارگی سے بولا۔

"گیم کا سوال ہے جواب تو دینا ہو گا۔"

www.novelsclubb.com

"اوکے ایسی لڑکی جو کانفیڈینٹ ہو میرے کاندھے سے کاندھا ملا کر چل سکے۔"ایک منٹ کے لئے اسے دادی اور ثاقب کی بات یاد آئی اس نے ایک نظر اسے دیکھا لیکن وہ متوجہ نہیں تھی۔

"وفا جیسی وہ بھی تو بزنس میں ہے کانفیڈینٹ ہے۔"کسی کزن کی شوق آواز آئی وفا ابھی ہوا میں اڑتی کے عاقب نے "میں نے صرف سوال کا جواب دیا ہے" کہکر اسکے ارمان ہی ٹھنڈے کر دیئے۔

"کیا سب ٹروتھ ٹروتھ کر رہے ہیں اب دیکھیں میں کیسے ڈیر لیتا ہوں۔"بوتل راغب کی طرف آتے ہی وہ اترا کے بولا۔

"او کے بھائی کو ڈیر میں دو نگی۔"شفق اسکی تڑی دیکھتے ہوئے میدان میں آئی۔

"چلو تم بھی۔کیا یاد کرو گی بولو میں کونسا راحب بھائی کی طرح پھسو نگا۔"راغب کے مزاج ہی آسمان کو چھو رہے تھے۔احسان کرنے کے انداز میں شفق کو اجازت دی۔

www.novelsclubb.com

شفق آج ثابت کر دینا کی تم میری بہن ہو سامنے والے کو منہ کے بل گرانا جانتی ہو۔"زوفشہ نے ہانک لگائی۔

"زیادہ ناجلور نگ پہلے ہی کالا ہے۔"راغب نے بھی وہیں سے مشورہ دیا۔

"ہاں! تو راغب بھائی کرنا آپ کو یہ ہے کی صرف کل کا دن زوفی سے لڑے بغیر غصہ کئے بغیر مسکرا کر اسکے سارے حکم مانتے ہوئے گزارنا ہے جو کہ مستقبل میں آپ کو کرنا ہی ہے۔"ایک راغب کے علاوہ سب کا ہنس ہنس کے برا حال تھا کیونکہ راغب نے شکل ہی ایسی بنائی تھی۔پھر سیناتان کر اپنی جگہ پر کھڑا ہوا۔

"بھئی میری پنیشمنٹ بتادو میں ہار گیا، لیکن فتنہ تمہیں نہیں چھوڑوں گا میں یاد رکھنا۔"راغب نے اسے گھورتے ہوئے باآواز بلند اپنی ہار تسلیم کی۔

راعب کی سزا یہ تھی کے وہ کل سب کو اپنی پوکیٹ منی سے لنچ کرائے گا۔ناچاہتے ہوئے بھی بچارا مان گیا۔اب پورا دن اپنے دشمن کی جی حضوری کرنے سے بہتر تھا وہ آدھے مہینے بنا پوکٹ منی کے گزار لیتا۔"

اب پھر بوتل گھمایا گیا۔اور نشانہ لگا شفق کا۔

"اب پھسی نا جال میں بھئی جس جس کو اس نے فسایا ہے سامنے آئیں اپنا حساب چکتا کرنے۔"شفق کے طرف بوتل اتے ہی راعب نے اعلان کیا۔

"شفق کو سوال میں کرونگی۔"وفا اسے دیکھتے ہوئے بولی۔

"اوکے کرلو ہم تو کبھی بھی بدلہ نکال لینگے اس شفق کی بچی سے۔راغب جو سزا سوچ آیا تھا ہٹتے ہوئے بولا۔

"سولٹل گرل یہ بتاؤ کیا آج تک تمہیں کسی لڑکے نے پرپوز کیا ہے؟"وفا کی سوال سوائے حیدر مینشن کے افراد کے باقی سب کزنز نے ہوٹنگ کی تھی۔

"یہ کیسا فضول سوال ہے؟الینہ بیچ میں بول اٹھی

اسے پتا تھا کی شفق کو ایسے سوال نہیں پسند۔

"الینہ یہ گیم ہے اور سوال کرنا گیم کا اصول ہے کیوں گائیز؟۔"وفا نے سب کی تائید چاہی۔

www.novelsclubb.com

ہاں ہاں۔

"ایسی گھٹیاں جرت کرنے والے کا میں منہ ناتوڑ دوں۔" شفق الینہ کو خاموش کرتے ہوئے درشتگی سے بولی۔

"اچھا خیر دوسرا سوال۔"

"یہ تو رول نہیں ہے۔" الینہ نے جھٹ مخالفت کی۔

"ہاں لیکن پہلے سے لنکڈ ہے تو جواب دینا ہو گا۔"

"تمہیں کیسا لائف پارٹنر چاہیئے؟"

"افففف اسے سوال نہیں ٹارچر کہتے ہیں۔" شفق نے اکتائے لہجے میں کہا۔

www.novelsclubb.com

"جواب تو خیر دینا ہے یا پھر سزا۔"

"سزا تو مجھے میرے پرائمری کی ٹیچر نہیں دے سکی کبھی، تو اور کسی کے دینے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔" شفق لمبی سانس لیکر سیدھا بیٹھتے ہوئے بولی نظر اُپر آسمان پر چمکتے چاند پر تھی۔

"ایسا انسان جو محبت سے پہلے عزت دینے کا قائل ہو۔اور تعریف کرنے سے زیادہ اعتبار کرنے کا قائل ہو۔اگر وہ میرے محرم رشتوں کے بعد میری زندگی میں آنے والا پہلا مرد ہو تو میں بھی اسکے محرم رشتوں کے بعد آنے اس کی والی پہلی لڑکی رہوں۔کیونکہ جو انسان عزت نہیں دے سکتا وہ محبت بھی نہیں دے سکتا ہے۔جو اعتبار نا کرے اسکی کی ہوئی تعریف کسی گالی سے کم نہیں ہوتی۔اور جس کی زندگی میں انسان اور اسکی حیثیت بنتی اور بدلتی رہے ایسے انسان کے ساتھ سے تنہائی بہتر ہوتی ہے۔" بشمول عاقب سب کی نظریں اثر پر جمی تھی جس کی نظر دور آسمان میں چمکتے چاند پر تھی۔

www.novelsclubb.com

"ایسا بندہ تو تمہیں تمہارے مڈل کلاس میں ہی مل سکتا ہے۔" وفا عاقب کی نظر اس پر دیکھ کر جل کے بولی۔

"جی میں جانتی ہوں۔" شفق ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ بولی۔

میں مڈل کلاس سے تعلق رکھتی ہوں اینڈ میرے ماما بابا کا کپل میرے لئے آئیڈیل ہے، میں جانتی ہوں میں ماما جیسی پرفیکٹ نہیں، بٹ یہاں تھوڑی مطلبی ہو کر میں اپنی زندگی میں بابا جیسا انسان ایکسپیکٹ کرتی ہوں۔ جن کی نظر کڑے دھوپ میں بھی ہم پر پڑے تو ٹھنڈے چھاوں کا احساس دے جاتی ہے۔ جو لاکھ پریشانی میں بھی جب ہمیں دیکھتے ہیں تو ہونٹوں پر وہی نرم مسکراہٹ اور آنکھوں میں وہی میں سب ٹھیک کر دو نگاوالی تحریر ہوتی ہے۔" عاقب کی نظر اس پر سے ہٹ نہیں رہی تھی ایک تو چاند کی روشنی میں اسکے من موہنا سا چہرا اور دلکش لگ رہا تھا۔ اپر سے اسکی سحر انگیز باتیں یہ لڑکی سچ میں لوگوں کو اپنا اسیر بنانے کا ہنر جانتی ہے۔ یہ خیال آتے ہی عاقب بامشکل اپنی نظروں کا رخ بدلہ۔

"اوکے اوکے اب نیکسٹ۔"راعب کی آواز پر سب اس ساحرا کے سحر سے باہر آئے۔بوتل گھمایا گیا اور یہ پھسی وفا۔

"ہاں! تو وفا ٹروتھ اور ڈیر خیر میں پہلے ہی بتادوں آپ جو بھی لئیں آپ کا سوال یہی ہے کی اپ ون منتھ میں کتنی بار پارلر کو شرف بخشتی ہیں؟*راعب ہنس کر بولا۔اب راعب شرافت کی امید تو بیوقوفی ہوئی ناں۔

"راعب یہ کیسا سوال ہے۔"وفا کے تو تن بدن میں آگ ہی لگ گئی۔البتہ سب اپنی اپنی۔ہنسی روکنے میں جٹے ہوئے تھے۔

"سوال تو سوال ہے وفا آپی۔"الینہ نے بھی اپنی دوست کا بدلہ لینا ضروری سمجھا۔

"ایک تو کتنی بار کہا ہے تم سے کی مجھے آپی نا کہا کرو کتنی بڑی ہوں میں تم سے۔"آپی نے وفا کا اور دل جلایا۔

"ایک تو کزنس کے ساتھ یہی پرو بلم ہوتی ہے بندہ اپنی عمر نہیں چھپا سکتا اور ویسے بھی آپ عاقب بھائی سے صرف دو سال چھوٹی ہیں، خیر جواب دیں۔"

"دو بار، ویسے مجھے اسکی بھی ضرورت نہیں ہوتی لیکن مجھے عادت ہے سو۔" وفا اپنے بالوں کو انگلیوں میں گھماتی ہوئی بولی۔

"اوکے نیکسٹ۔" عاقب کے کہنے پر گیم دوبارہ سٹارٹ ہوا اور پھر یہ سلسلہ فجر تک چلتا رہا۔ فجر کے وقت بھی عزار صاحب کی آمد نے انھیں وہاں سے اٹھانے میں کامیاب ہوئے۔

آج الینہ اور شفق کا آخری پیپر تھا۔ سینٹر پر روزانہ کے مقابل کافی رش تھا۔ سٹوڈنٹس جو روزانہ پیپر ختم ہوتے ہی وہاں سے غائب ہو جایا کرتے تھے آج وہیں بڑے سے میدان میں کھڑے خوش گپیوں میں مصروف تھے۔ کوئی اپنا آگے کا لائحہ عمل بتا رہا تھا تو کوئی تعلیم کو خیر اباد کہنے کی خبر سنا رہا تھا۔ غرض سبھی اپنے

اپ میں مصروف تھے۔ شفق اور الینہ بھی باتیں کرتی ہوئی پارکنگ کی طرف چل رہی تھیں۔۔ کیونکہ آج الینہ کو شفق نے ڈراپ کرنا تھا۔ یہ الینہ کی ضد تھی۔ ابھی وہ لوگ پارکنگ میں پہوچے بھی نہیں تھے کی باہر راعب کو بے چینی اپنی گاڑی کے پاس ٹہلتا ہوا دیکھ کر فوراً اسکے پاس آئے۔

"بھائی۔۔۔"

"تم لوگ گاڑی میں بیٹھو فوراً۔" راعب انھیں دیکھتے ہی گاڑی کا ڈور کھولتے ہوئے بولا۔ دونوں حیرانگی سے راعب کی سنجیدہ شکل دیکھنے لگے۔

"لیکن بھائی۔"

"پلز کوئی سوال نہیں گاڑی میں بیٹھو۔" راعب الینہ کی بات کاٹ کر بولا پھر انکے گاڑی میں بیٹھتے ہی گاڑی وہاں سے اڑا لے گیا۔ ان دونوں نے بھی اسکی سنجیدہ شکل دیکھ مزید کچھ پوچھنے کی ہمت نہیں کی۔ گاڑی شہر کے سب سے بڑے ہوسپٹل کے پارکنگ میں رکتے ہی دونوں ہوش میں۔

"بھائی ہو سپٹل میں کون ہے؟"الینہ شفق بیک وقت بولے کچھ غلط ہونے کا احساس انہیں شدت سے ہوا تھا۔ لیکن راعب جواب دیئے بغیر انٹرس کی طرف بڑھ گیا۔ یہ دونوں بھی ہزاروں وسوسوں میں گھری راعب کی تقلید میں اندر داخل ہوئی۔ جہاں پورا حیدر رویلا موجود تھا ساتھ ایک طرف شفق کے بھیا بھابھی بھی کھڑے تھے۔ سب کی نظریں سامنے آئی۔ سی۔یو۔ڈور پر تھی۔ تبھی ڈاکٹر باہر آئے۔

"انھیں ہم نے آرامدہ پوزیشن میں بیٹھا دیا ہے، آپ کو جو بھی کرنا ہے جلدی کریں زیادہ دیر انکا ایسے رہنا ان کے لئے ٹھیک نہیں ہے۔"ڈاکٹر حدایت دیتے ہوئے ایک طرف چلے گئے۔ اب سب کی نظر عاقب اور شفق کے بھیا پر تھی۔ جبکہ شفق اور الینہ دادو کے صحت کا سنتے ہی رونے بیٹھ تھی۔

www.novelsclubb.com

شفق کے بھیا نے اسکے پاس آکر اسکے سر پر ہاتھ رکھا پھر اسے لیکر ایک سائیڈ پر چلے گئے۔ پھر انھوں نے جو بات کی وہ شفق کی پوری دنیا ہلانے کے لیئے کافی تھی۔ وہ

بس بے یقینی سے اپنے بھائی کو دیکھ رہی تھی۔اور باقی سب لوگ امید بھری نظروں سے اسے۔وہ شائد انکی امید بھری نظروں کو نظرانداز کر بھی دیتی لیکن جب دادو نے اپنے ڈرپ لگے نحیف ہاتھوں سے اسکا ہاتھ تھام کر آس بھری نظروں سے اسے دیکھا بس یہیں وہ ہار گئی۔کیوں کہ یہ ہستی بنا کسی رشتہ کے بھی اسے بہت عزیز تھی۔

"شفق ابراز والد ابراز قادر کیا آپ کو عاقب حیدر والد عزرار حیدر ایک لاکھ کے عوض قبول ہے؟"مولوی صاحب تیسری بار پوچھ رہے تھے۔وہ بس دادو کے پاس رکھی چھوٹی سی ٹیبل پر ساکت بیٹھی تھی جیسے ناں بولنے کی قسم کھائی ہو۔مولوی صاحب اب عجیب نظروں سے سب کو دیکھ رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"گڑیا مولوی صاحب انتظار کر رہے ہیں بیٹا جواب دو۔"۔بھیا کی آواز پر اس نے خالی خالی نظریں اٹھا کے انہیں دیکھا تھا۔

"شفی بچے جواب دیں۔" دادو نے اپنا ڈرپ لگا ہاتھ شفق کے ہاتھ پر رکھتے ہوئے نقاہت زدہ آواز میں اسے ہوش میں لایا۔ جس پر اس نے سر ہلاتے ہوئے سامنے دیکھا جہاں بلیو کلر کے تھری پیس میں سر پر رومال باندھے عاقب حیدر جبڑ جبڑے بھینچے بیٹھا تھا۔

پھر ٹرانس کی سی کیفیت میں باقی کے مراحل طے گئے۔ ڈاکٹر نے دادو کی آرام کے خیال سے سب کو باہر جانے کی ہدایت دی کسی ایک کو اندر رہنے کی اجازت تھی تو دادو نے ثاقب کو اندر روک لیا۔ الینہ اسے لا کر باہر بینچ پر بیٹھا گئی۔ عجیب نکاح تھا جس میں ناں مبارکباد کا شور تھا ناں لوگوں کے ہنسی قہقہوں کی آوازیں سب اپنی اپنی جگہ خاموش لب سئے بیٹھے تھے۔

www.novelsclubb.com

"اشرف بیٹا آپ کا بہت بہت شکریہ ہمارے مشکل وقت میں ساتھ دینے کے لئے۔" عزرار صاحب شفق کے بھیا سے بولے۔

ابھی دو گھنٹے پہلے دادو کی طبیعت اچانک ہی خراب ہو گئی تھی۔سب بھاگم بھاگ کر کے ہوسپٹل پہونچے تھے۔عاقب تو سیدھا ایئرپورٹ سے آرہا تھا۔ڈاکٹر نے کہا کے انھیں مائیزاٹیک آیا ہے۔جس پر سب اور پریشان ہو گئے۔ابھی دادو کو کچھ وقت کے لئے ہوش آیا تھا کی انہونے نے ضد لگالی کے انھیں عاقب کی دلہن دیکھنا ہے۔سب نے لڑکی ناں ہونے کا عزر ظاہر کیا جو کے سہی تھا۔جس کا علاج بھی دادو کے پاس تھا۔پھر شفق کے بھیا کو فون کیا گیا۔شفق کے بابا سے بھی عزرار صاحب نے بات کی اور پھر شفق کے آتے ہی نکاح کے مراحل طئے پا گئے۔

"دادو یہ آپ نے اچھا نہیں کیا؟"ثاقب ناراضگی سے بولا۔

"کیا تمہارے بھائی کی نکاح کرا کر میں نے اچھا نہیں کیا۔"دادو جان کرانجان ہوئیں۔

"دادو آپ نے اپنی جان کو خطرے میں کیوں ڈالا آپ جانتی ہیں اگر ایک ٹائم آپ کی میڈیسن مس ہو جاے تو آپ کی طبیت کتنی بگڑ جاتی ہے،اور آپ نے رات

www.novelsclubb.com

سے میڈیسن بند کر دی، یہ تو ہمارے پلان کا حصہ نہیں تھا، آپ کو پتا ہے جب مجھے ارشد نے بتایا کی آپ سچ میں بیہوش ہیں، میری کیا حالت ہوئی تھی۔"ثاقب حقیقت میں اپنے دوست کی بات سن کر ڈر گیا تھا۔

اس نے ساری تیاریوں کے بعد پلان کے مطابق دادو کو گود میں اٹھائے گاڑی میں ڈالا۔ پھر بیٹھنے سے پہلے چوکیدار چاچا سے کہا تھا کی وہ گھر والوں کو خبر کر دے لیکن ہوسپٹل آکر اسکے اوسان سہی مانو میں خطاء ہوئے تھے۔ جب اسکے دوست نے اطلاع دی کے دادو تین ٹائم کی میڈیسن مس کرنے کی وجہ سے بیہوش ہوئی ہیں۔

"بیٹا اتنے لوگوں کو مطمئن کرنا تھا، ناٹک میں کچھ تو حقیقت کا رنگ بھرنا ہی تھا ناں اور تم ناراض ناں ہو بلکہ خوشی مناؤ تمہارے بھائی کی ویران زندگی میں بہار آنے والی ہے۔"دادو ثاقب کے مضبوط ہاتھوں پر اپنا ڈرپ لگا ہاتھ رکھتے ہوئے بولی۔

"پھر بھی دادو اگر آپ کو کچھ ہو جاتا تو میں اپنے آپ کو کبھی معاف نہیں کر پاتا۔"ثاقب ان کا ہاتھ تھام کر نم آواز میں بولا۔

www.novelsclubb.com

"ایسے کیسے کچھ ہو جاتا ابھی تو نکاح کرایا ابھی ان دونوں کے بچے دیکھنے ہیں مجھے۔" دادو جس انداز میں بولیں ثاقب کا قہقہ ابلا تھا۔

"ہاہاہاہاہاہا۔۔پہلے دونوں اس صدمہ سے تو باہر آجائیں۔" ثاقب نے قہقہ لگایا۔

"سنو!۔" دادو کی طبیت اب پہلے سے بہتر تھی سب ویٹنگ حال کی طرف فریش ہونے گئے ہوئے تھے۔عاقب موقع دیکھ بینچ پر بیٹھی شفق کے پاس آیا۔

"یہ سب جو کچھ ابھی کچھ دیر پہلے ہوا ہے میں اس کے بارے میں بات کرنا چاہتا ہوں۔" عاقب اسے خاموش پاکر تھوڑے فاصلے پر بیٹھ گیا بات تو آخر کرنی تھی۔

"دیکھو تم اس نکاح کو لیکر کیا سوچ رہی ہو مجھے نہیں پتا۔۔عاقب نے اسکے چہرے کی طرح دیکھا جو ابھی بھی جھکا ہوا تھا پھر اپنی بات کو وہیں سے جوڑا۔

"لیکن میں کیا سوچتا ہوں اور کیا سوچ چکا ہوں تمہیں بتانا ضروری سمجھتا ہوں، نکاح وہ بھی ایسے سب سے اہم تمہارے ساتھ میرے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا، ایک تو میں سیم ایج یا پھر زیادہ سے زیادہ دو تین سال کے گیپ کا قائل ہوں کیونکہ اس سے ہسبنڈ وائف میں انڈر اسٹینڈنگ اچھی ہوتی ہیں، جبکہ تمہارے اور میرے بیچ میں تو پورے ایک جنریشن کا گیاپ ہے، اسکے علاوہ مجھے ایسی لائف پارٹنر چاہیئے تھی جو میچور ہو کانفیڈینٹ ہو میرے قدم سے قدم ملا کر چلنے والی ہو سب سے اہم میری ہم عمر ہو۔ جبکہ تم میں اس میں سے کوئی ایک کوالٹی بھی نہیں ہے۔ میرے لفظوں میں ہمارا کوئی کپل ہی نہیں ہے۔ میں دادو کو پہلے ہی صاف لفظوں میں تمہارے لیئے انکار کر چکا تھا وہ سمجھ بھی گئی تھیں۔ لیکن جیسی آج دادو کی حالت ہوئی تھی وہ ایک ہی ضد لگا کر بیٹھ گئی تھیں کے میری شادی دیکھنی ہے، اینڈ سب کے پاس تمہارے علاوہ کوئی آپشن نہیں تھا، سو یہ سب ہو گیا، عاقب نے بات کے اختتام پر ایک لمبی سانس اندر کھینچی۔

www.novelsclubb.com

"بٹ تم ٹینشن ناں لوا بھی تو نہیں لیکن دو تین مہینے تک جب دادو بالکل ٹھیک ہو جائینگی میں سب کلیئر کر دونگا، جب تک ہم دونوں کو اس کردار میں رہنا ہے۔،اوکے ن شفق نے ابھی بھی سر نہیں اٹھایا تھا۔عاقب نفی میں سر ہلاتا بینچ سے اٹھ کر سب کی طرف چلا گیا۔کیونکہ سب فریش ہو کر آ چکے تھے۔

اور وہ بس اسکے پشت کو تکتی رہ گئی ابھی۔تو اس نے اس رشتہ کی حقیقت کو قبول بھی نہیں کیا تھا۔اور وہ بڑے آرام سے سب صاف کر کے چلا گیا۔جس بات پر دل میں ایک ٹیس سی اٹھی تھی وہ تھا اسے آپشن کہنا۔نجانے کیوں اسکے گلابی گالوں پر خود ہی آنسوں کی لڑی تسلسل سے بہنے لگے۔جسے چھپانے کے لئے وہ فوراً سے سائیڈ پر بنے ویٹنگ حال کے واشروم میں بند ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"ایم سوری شفق ہماری لڑائیاں اپنی جگہ لیکن میں تمہیں ہرٹ نہیں کرنا چاہتا تھا،ایک بار بری طرح ٹوٹا تھا اس راہ کا مسافر بن کر دوبارہ اس راہ کی طرف دیکھنا بھی نہیں چاہتا، پھر بھی لوگ کہتے ہیں نکاح کے دو بول میں بہت طاقت ہوتی

ہے،اگر یہ حقیقت ہے تو تمہارے ایک ایک آنسو کا کفارا سود سمیت ادا کرونگا۔اور اگر نہیں تو اس رشتہ پر بہائے گئے اپنے یہ آخری آنسو سمجھنا،تم بہت اچھی لڑکی ہو میرے گھر والوں کو بہت عزیز ہو میں نہیں چاہتا کی تم بھی میری طرح خواب دیکھو اور پھر انکے ساتھ خود بھی ٹوٹ کر بکھر جاؤ،بس اسی لیئے میں تمہیں خود سے یا اس رشتے سے کوئی امید نہیں دلانا چاہتا۔"عاقب اسکی آنکھوں کی نمی اور باتھروم میں بند ہونا دیکھ چکا تھا۔تبھی افسردگی سے خود کلامی کی۔وہ کہتے ہیں ناں دودھ کا جلا چھانچ بھی پھوک پھوک کر پیتا ہے۔

آج حیدر ویلا میں معمول سے زیادہ چہل پہل تھی۔داد و دو دن پہلے ہی ایک ہفتہ ہوسپٹل میں انڈر ابزرویشن رہ کر آگئیں کی تھیں۔اور آتے ہی نیاء حکم جاری کیا تھا کی چھوٹی سی تقریب کر کے شفق اور اسکی فیملی کا اپنے خاص دوست احباب میں تعارف کرایا جائے۔جس پر عاقب کے سخت اعتراض کے ساتھ ڈیمانڈ آیا تھا کی وہ

www.novelsclubb.com

ابھی اس نکاح کو ڈسکلوز نہیں کرنا چاہتا۔وجہ یہ بتائی کرا بھی شفق پڑھ رہی ہے اسکی پڑھائی ڈسٹرب ہو گی۔ناچار سب کو ماننا ہی پڑا۔اب طئے یہ پایا تھا کی صرف شفق کی فیملی ہی کی دعوت کی جائے گی۔اور آج وہ لوگ ڈنر پر انوائیٹیڈ تھے۔

"بھائی کیسا فیل کر رہے ہیں پہلی بار سسرالی آرہے ہیں وہ بھی ایک ہفتہ کی نئ نویلی منکوحہ کے ساتھ۔"راغب کے دانتوں کی نمائش ke ساتھ کئے سوال پر عاقب نے بس اسے گھورنے پر اکتفا کیا۔

جب سے عالی کو فون آیا تھا کی وہ لوگ گھر سے نکل چکے ہیں تب سے پوری کزن پلٹن اسکے روم میں تشریف فرما تھی۔اور ہر کوئی اپنے اپنے انداز میں اسکی ٹانگ کھینچ رہا تھا۔اور وہ صرف گھور رہا تھا کیونکہ اسکے علاوہ ان شیطانوں کے ٹولی کے اُپر الفاظ کا استعمال بیوقوفی تھی۔

www.novelsclubb.com

"بتائیں ناں بھائی اب ہم غریب مظلوم عوام تو اس فیلنگ کو کبھی فیل ہی نہیں کر پائینگے، دادو نے تو سب کو ساتھ ہی باندھ رکھا ہے، سسرال اور گھر میں ایک پورشن کا بھی فاصلہ نہیں ہیں۔" راعب نے اپنا دکھڑا رویا۔

"ویسے بھائی سچ میں آپ ایک ہفتے سے شفق سے نہیں ملے ہیں۔" اب کے دو لاکھ کا قیمتی سوال راحب کی طرف سے تھا جس پر عاقب خاموشی سے اپنی جگہ سے کھڑا ہوا۔

"کیا فضول سوال ہے راحب بھائی مجھے تو لگتا ہے آج کل آفس میں کام نہیں کال ہوتے ہوں گے کال۔" راعب ہاتھ کا ٹیلی فون بنا کر کان کو لگاتے ہوئے بولا۔ اور بس یہی اسکی غلطی ثابت ہوئی۔ عاقب نے سیدھے آکر اسکی گردن دبوچی۔

www.novelsclubb.com

"سوری بھائی۔۔ مم۔۔ میں بھی کتنا پاگل ہوں آپ کے پاس۔ آ۔۔ نمبر۔۔ نہیں ہو گا ناں۔" راعب کی چونچ اب بھی بند نہیں تھی۔

"ہائے چھوڑ دیں بھائی میری نازک گردن ٹوٹ نہ جائے۔" راعب نے دہائی دی۔

"میں توڑنے کا ہی ارادہ رکھتا ہوں۔" عاقب دباؤ بڑھاتے ہوئے بولا۔

"یار بھائی چھوڑ دیں ایک ہی گردن ہے میری۔" راعب اب کے منت پر اتر آیا تھا۔ جس پر عاقب نے اسکی گردن آزاد کی۔

"اب ایک منٹ کے اندر اندر تم لوگ یہاں سے غائب نہیں ہوئے تو پھر میں اپنے انداز میں سارے فیلنگ بتاؤنگا۔" عاقب کی گرج دار آواز پر سب فوراً ڈور کی طرف بڑھے۔ کیونکہ ہیٹلر سے کوئی بعید نہیں تھا۔ راعب بیچارہ تو ویسے بھی آئینے میں اپنی گردن کا مشاہدہ کر رہا تھا۔

"ہاں! ہاں! بھئی جاؤ تم لوگ باہر میرے بھائی کو اکیلے سوچنے دو کی اب شفق بھابھی سے کیا کیا اور کیسے بات کرنی ہیں، آخر ایک ہفتہ سے ملاقات سے محروم رہے ہیں۔" ثاقب انھیں بھاگتا دیکھ کر خود کمرے میں آتے ہوئے بولا۔ جس پر سب نے اووو کیا۔

"کہیں سوچ ہی ناں لوں میں اس چھوٹی آفت کے بارے میں۔" عاقب جل کے بولا۔

"اہاں! چھوٹی آفت نہیں بھائی، کوئی رومینٹک سا نام دیں ہماری پیاری سی بھابھی کو، کیوں گائز؟" راحب نے سب کی تائید چاہی۔

"پہلے تم سب کو کچھ دے دوں۔" عاقب ہینگر لیکر آگے بڑھا جہاں سب دروازہ پکڑ کے کھڑے تھے۔اب سب غائب تھے۔

"ہاں تو دولہے راجا کیسا فیل کر رہے ہو میرا مطلب ہے کنفوژنروس والی فیلنگ تو نہیں آرہی؟۔" ثاقب صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولا۔

"ابھی تو مجھے صرف ایک فیلنگ آرہی ہے وہ غصہ والی، جس کا گراف تم لوگوں کی فضول گوئی سے بڑھتا ہی جارہا ہے، اس سے پہلے کی میں پھٹ پڑوں یا تو تم یہاں سے دفع ہو جاؤ یا اس ٹوپک کو دفع کرو۔" عاقب غصہ سے ہینگر دبیز قالین پر مارتے ہوئے بولا۔

"اچھا یار جانتا ہوں جن حالات میں یہ سب ہوا ہے قبول کرنا تھوڑا مشکل ہے، لیکن شفق بہت اچھی لڑکی ہے بھائی، وہ کب سے ہم سب کی خواہش تھی۔" ثاقب سنجیدہ ہوا۔

"ایسا کرو تم لوگ شفق اور اسکے اوصاف پر ایک کتاب لکھ کر مجھے دے دو میں صبح شام پڑھا کرونگا، پتا نہیں کیا ہو گیا ہے سب کو جب سے نکاح ہوا ہر کوئی شفق نامہ لے کر بیٹھ جاتا ہے۔" عاقب جھلا کے بولا۔

"نہیں یار میں صرف یہ کہنے آیا تھا کی دادو نے یہ شلوار قمیض بھیجی ہے، اور جلدی تیار ہو کر بڑے بابا لوگوں کے ساتھ گیٹ پر شفق اور اسکی فیملی کو خوش آمدید کرنے کے اوڈر کے ساتھ، اب بہتر ہو گا اگر ھابھی کے لئے کوئی پھول لے لیں تو۔ ثاقب نے ایک اور مشورہ دیا۔

"بندوق نا لے لوں؟ کیا دن آ گئے ہیں عاقب حیدر آپ کے اب آپ اس چھوٹی آفت کو گیٹ پر کھڑے ہو کر ویلکم کرینگے۔" عاقب خود سے ہمکلام ہوا۔

www.novelsclubb.com

"بھائی خوش آمدید ہی کرنا ہے کونسا ہم ڈیٹ پر لے جانے کو کہہ رہے ہیں۔"ثاقب میں آج شائد کزن پلٹن کی روح گھس گئی تھی۔

"تمہیں لگتا ہے اس آفت کے ساتھ کوئی ڈیٹ پر جا سکتا ہے؟۔"عاقب نے اتنی سنجیدگی سے سوال کیا جیسے اہم بات جاننا ہو۔

نہیں! بالکل بھی نہیں، کیونکہ یہ بہت دل گردے والا کام ہے، پہلی بات تو وہ اس بندے کا منہ توڑ دیگی ہے، خدانخواستہ اگر بچ گیا تو اسکی تیز دماغ اور حاضر جواب سے یوں بھی مر جائے گا، اسی لیئے تو ہم کہتے ہیں چھوٹی آفت کو ہٹلر اور ہٹلر کو چھوٹی آفت ہی برداشت کر سکتے ہیں۔"ثاقب کی بات پر عاقب اب اسے گھور رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"بھائی ایک سیریس بات۔"ثاقب سیدھا ہو کر بیٹھا۔

"آپ کا نکاح جن حالات میں ہوا میں جانتا ہوں اسے قبول کرنا آپ دونوں کے لیئے مشکل ہے، لیکن حقیقت یہی ہے، اور ہر لڑکی ثمر نہیں ہوتی، کم از کم شفق

ویسی نہیں ہے، وہ محبت کی قدر کرنا جانتی ہے، وہ ثمر جیسی گھنٹیاں نہیں ہے، جس طرح اس گھٹیاں لڑکی نے پوری یونی کے سامنے آپ کے محبت کا تماشہ بنایا تھا اگر وہ ایکسیڈنٹ میں نا مرتی تو میں خود اسے شوٹ کر دیتا۔"ثاقب مٹھیاں بھینچ کر بولا۔

"ثاقب پلززز۔"عاقب کا چہرا لال ہوا۔

"ایم سوری بھائی، میں بس اتنا کہنا چاہتا ہوں کے آپ اپنے ماضی کے تلخ تجربہ کو بنیاد بنا کر اپنے مستقبل کے خوبصورت رشتہ کو تباہ مت کر دیجیئے گا، بلکہ اپنے آپ کو شفق کو اور اس رشتے کو وقت اور توجہ دیں یہ اپنا آپ خود ہی منوالے گا۔"ثاقب کو فوراً اپنے الفاظ کا احساس ہوئے جو وہ جذبات میں کہ گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ثاقب کیا یہ اتنا آسان ہے؟ کیا دل کی بنجر زمین پر دوبارہ سے محبت کی فصل اگانا اتنا ہی آسان ہے؟ نہیں ثاقب وہ بائیس سالہ عاقب حیدر اب نہیں لوٹ سکتا۔"عاقب نے زخمی نظروں سے اسے دیکھا۔

"جانتا ہوں بھائی اس کے لیئے وقت درکار ہے اور دیکھیں آپ کو دو سال کا وقت بھی مل رہا ہے، آپ بس اس بیچ شفق سے کچھ الٹا سیدھا ناں کہ دینا، کیونکہ میں شفق کو بہت اچھے سے جانتا ہوں خودداری اس میں کوٹ کوٹ کر بھری ہے، اور کوئی بھی خوددار انسان اپنی ذات کی نفی برداشت نہیں کرتا۔ اور خودداری کا دوسرا پہلو انا ہوتی ہے، میں نہیں چاہتا آپ کا رشتہ انا کی بھیٹ چڑھ جائے، خیر آپ تیار ہو جائیں میں زرا باہر دیکھ لوں۔" ثاقب اسے کپڑے پکڑاتے ہوئے خود باہر نکل گیا۔

"اب میں تمہیں کیا بتاؤں میں یہ کر چکا ہوں۔" عاقب کھلے دروازہ کو دیکھ کر بڑبڑایا۔

---

www.novelsclubb.com

حیدر مینشن کے سبھی مرد حضرات اس وقت آنے والے مہمانوں کے استقبال کے لیئے گارڈن میں موجود تھے۔ سینئر حیدر برادران کرسیوں پر بیٹھے تھے۔ البتہ جونیئر حیدر برادران ایک سائیڈ پر کھڑے تبصرہ کر رہے تھے۔ یہ کہنا زیادہ درست

ہو گا کی عاقب کا خون جلا رہے تھے۔دادو کی ہدایت پر گھر کے سبھی مردوں نے سفید شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی۔اور دادو کے خاص ہدایت پر عاقب کے ڈریسینگ میں نیلے رنگ کے بلیزر کا اضافہ کیا گیا تھا۔مقصد صاف عاقب کو مختلف دکھانا تھا۔اب یہ دادو کو کون بتائے وہ بیچارہ کتنا او کورڈ فیل کر رہا ہے اس طرح سینٹر آف اٹریکشن بننے پر۔

خیر بات کپڑوں تک ہوتی تو ٹھیک تھی۔عاقب حیدر جو اپنے ملازموں کی پندرہ سکنڈ کی تاخیر برداشت نہیں کرتا تھا۔وہ پچھلے پندرہ منٹ سے گیٹ پر کسی شاہی دربان کی طرح کھڑا شاہی سواری کا انتظار کر رہا تھا۔جو آ ہی نہیں رہی تھی۔ جھنجھلاہٹ حد سے سوا تھی اور رہی سہی کسر اسکے نمونہ بھائی پورا کر رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

پلکیں بیچھائے بیٹھے ہیں رستے پے یار کے

لائے کوئی ان کو خدمت میں سرکار کے

راعب نے حسب حال شعر بنانے کے چکر میں اچھے بھلے شعر کا ستیاناس کیا۔ نظریں پاس کھڑے عاقب پر تھی۔ جس نے خونخوار نظروں سے اسے داد دی۔

"واہ! واہ! کرو بھئی ہمارے بھائی نے اچھے خاصے شعر کا بیڑا غرق کیا ہے۔" راغب نے اسکے لہک لہک کے شعر کہنے پر اسے واہ واہی دلانا اپنا فرض سمجھا۔

"شکریہ میرے بھائی اب دوسرا سنو اتنا زبردست ہے کی تم خوشی میں اپنی کل لائی ہوئی شرٹ مجھے نذرانے کے طور پر کیلئے مجبور ہو جاؤ گے۔" راعب نے اپنی تعریف کی آپ کی۔

www.novelsclubb.com

"پھر ایسا کر تو رہنے دے مجھے اپنی شرٹ بہت عزیز ہے۔" راغب نے فوراً اپنے کاندھے سے اسکا ہاتھ ہٹایا۔

"اچھا چھوڑ مفت میں سن لے، بھائی توجہ چاہوں گا۔"۔راعب نے ساتھ کھڑے عاقب کی توجہ چاہی جو پہلے سے اسے گھور رہا تھا۔اب صبر کا گھونٹ بھر کر اس پر ایک نظر ڈالی۔

وہ آنے والے ہیں ہمارے گھر

"واہ! واہ!۔"سب پر جوش ہوئے۔

وہ آنے والے ہیں ہمارے گھر

"آگے بکو۔"ثاقب دوسری ہی لائن پر بیزار ہوا۔

وہ آنے والے ہیں ہمارے گھر خدا کی قدرت

کبھی ہم گیٹ کو پھر مین گیٹ کو پھر گیٹ کے باہر دیکھتے ہیں۔

راعب نے شائد آج سارے شاعروں کی بد دعا لینے کی قسم کھائی۔

www.novelsclubb.com

"راعب میرے بھائی اگر یہ شاعر اس دنیاں میں حیات ہے تو میرا یقین ہے وہ تیرا قتل خود پر فرض کر چکا ہو گا۔" راغب اسکے کاندھے پر تھپکی دیتے ہوئے بولا۔

"بھائی اصل میں نا آج ہم سب کو آپ کی نکاح کے دن والی فیلنگ آ رہی ہے۔ آئی مین یہ ڈریسنگ، یہاں پر استقبال میں کھڑے ہونا، اور سب سے اہم آپ کا کسی بیتاب دولہے کی طرح بار بار گیٹ کی طرف دیکھنا۔ بس کمی اگر ہے تو چھوہاروں کی ہے بس۔" راحب بس اتنا ہی بول پایا تھا اب اسکی گردن عاقب کے شکنجے میں تھی۔

"ویسے بات تو سہی کی ہے راحب نے میں نے بھی چھوہاروں کو بہت مس کیا، بنا چھوہاروں کے نکاح ایسا لگتا ہے جیسے بنا بنا پگڑی کے دولہا۔" ثاقب نے راحب کی جان چھوڑاتے ہوئے عاقب کے نفاست سے سیٹ کئے بالوں والے سر کی طرف اشارہ کیا۔

www.novelsclubb.com

"بتایا کیوں نہیں اس دن تم لوگوں نے، میں کسی چھوہارے جیسی شکل والی نرس کے ہاتھوں تم لوگوں کو ایک پانچ سات انجکشن لگوا دیتا۔" عاقب اپنا بلیزر ٹھیک کرتے ہوئے سب کو گھور کر بولا۔

"اللہ بھائی ایسے تو نہیں کہیں، کتنی خوبصوت پریاں تھیں وہاں کی نرسیں کی کیا بتاؤں۔" راعب کو عاقب کی بات گراں گزری۔اس لیۓ اس نے ایک ٹھنڈی آہ بھری۔

"میں بتاؤں؟۔" عاقب نے آستیں اچڑھاتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں وہ دیکھیں بھابھی آگئی، میرے مطلب ہے مہمان آگے۔" راغب نے گیٹ کی طرف اشارہ کیا جہاں سے دو کار اندر آرہی تھی۔

سبھی لڑکے بڑوں کے پیچھے استقبال کے لیۓ مہمان کے پاس گئے تھے۔عاقب بابا کی ہدایت پر شفق کے بابا اور بڑے بھائی کے گلے لگا تھا۔البتہ چھوٹے بھیا خواتین کے لیۓ ڈور کھول رہے تھے۔ سینئر حیدر برادران مہمان کو لیکر اندر

بڑھے تھے۔ شفق کو لینے چاروں لڑکیاں آئیں تھیں۔ابھی عاقب اسے دیکھنے کا سوچ ہی رہا تھا کی چھوٹے بھیا اسکے گلے لگے۔ پھر مصافہ کے لی ئے ہاتھ تھام کر ایسے دبایا کی مانوں کبھی کا بدلہ نکال رہے ہوں۔ عاقب نے حیران نظریں اٹھائی۔ جہاں چھوٹے بھیا سنجیدگی سے اسے ہی دیکھ رہے تھے۔

"مسٹر عاقب حیدر ہم اپنی گڑیا کو صرف گڑیا کہتے ہی نہیں اسکا خیال بھی ایک گڑیا کی طرح ہی رکھتے ہیں، اتنا تو آپ بھی جانتے ہوں گے گڑیائیں روتی نہیں، مطلب ہم اسکی آنکھوں میں ایک آنسو برداشت نہیں کرتے خواہ وہ خوشی کے ہی کیوں نا ہوں، اس لی ئے خیال رکھئے گا، یہ میری گزارش بالکل بھی نہیں ہے۔" چھوٹے بھیا اپنی بات کہتے آگے بڑھ گئے۔ اور عاقب اپنے سے تین چار سال چھوٹے لڑکے کی اس دیدہ دلیری پر ابھی بھی حیران تھا۔

www.novelsclubb.com

"ساری خدائی ایک طرف بیوی کا بھائی ایک طرف کہاوت ہے۔" عاقب کو پلٹتا دیکھ کر راحب نے وضاحت دی۔

"واہ! بھائی سالہ تو پہلی ملاقات میں ہی دھمکی دے گیا۔" ثاقب بھی متاثر ہوا۔

"دھمکی کا تو پتا نہیں، لیکن آج یہ ثابت ہو گیا کے زبان چلانے کا ہنر بہن نے اپنے بھائی سے چرایا ہے۔" عاقب پر سوچ انداز میں بولا۔ پھر سب اندر کی جانب بڑھے جہاں دادو ایک نئی فرمائش کے ساتھ کھڑی تھیں۔ اور دلہن صاحبہ ایک سائیڈ پر شرافت کی کتاب بنی لڑکیوں کے بیچ خاموش کھڑی تھی۔

"عاقب بیٹا شاباش جلدی آؤ شفق کا ہاتھ پکڑ کر گھر میں لیکر آؤ۔" دادو کے محبت سے جاری کئے فرمان پر عاقب نے حیران نظر اس بے نیاز پر ڈالی جو شریف بچی بنی کھڑی تھی۔ جیسے دادو کسی کی بات کر رہی ہوں

"گود میں نا اٹھالوں۔" عاقب اس کی بے نیازی پر تپ کے بڑبڑآیا۔ لیکن اسکے شیطان بھائیوں سے یہ بڑبڑاہٹ محفوظ نہیں رہ سکی۔

"بھائی وہ رسم رخصتی پر ہوتی ہے، اس لیئے ابھی ہاتھ سے کام چلائیں، اور اپنے بھائیوں پر بھروسہ رکھیں ہم رخصتی پر اس رسم کو خاندانی روایت قرار دے کر

ضرور پورا کریں گے۔"راغب نے اسکے کاندھے پر تھپکی دی۔عاقب نے اسے گھورا کر ہاتھ جھٹک کر دادو کو مخاطب کیا۔

"دادو ہزاروں بار تو محترمہ گھر کو اپنے ان عظیم قدموں کا شرف بخش چکی ہے پھر؟"عاقب کے لیئے اب برداشت کرنا مشکل تھا۔پہلے ہی اتنا سب کچھ کیا کم تھا۔

"ہزاروں دفع شرف بخشا ہو یا لاکھوں دفع، لیکن اب کی بات اور ہے،زیادہ نخرے ناں کرو بچی کو لیکر آؤ کب سے کھڑی ہے میری بچی وہاں۔"دادو نے عاقب پر آگ برسا کر شفق پے پیار برسایا۔

"مجھے تو لگ رہا ہے جیسے میں نے نکاح نہیں جرم کر لیا ہے۔"عاقب تپ کے بولا

"اور یہ اب کی بات کیا اور ہے،اللہ جانے۔"عاقب جل کر آہستہ بڑبڑایا۔لیکن دادو کی تیز سماعتوں سے پھر بھی محروم نہیں رہا۔

"اب وہ شفق عاقب حیدر ہے، اپنے ناقص دماغ میں بیٹھالو یہ بات۔" داد و نجانے آج کس جنم کا بدلہ نکال رہی تھی عاقب سے۔

"شفق عاقب حیدر بن کر تو انہوں نے کدو میں تیر مارا ہے۔" اس بار بیچارے نے بڑبڑانے کی غلطی نہیں کی تھی۔ صرف دل میں سوچا۔ اور پھر دندناتا ہوا آگے بڑھا پھر زور سے شفق کی کلائی پکڑ کر دہلیز عبور کرنے لگا جب اس کی سرد آواز سماعتوں سے ٹکرائی۔

"میں یہاں اپنی مرضی یا شوق سے نہیں آئی ہوں، جو آپ اپنا فرسٹیشن مجھ پے نکال رہے ہیں، آپ سے زیادہ یہ سب میرے لیئے الجھن کا سبب ہے۔" اسکے چبھتے لہجے پر عاقب نے استفامیہ نظروں سے اسے دیکھا۔ جس پر اس نے نظروں سے اپنی لال ہوتی نازک کلائی کی طرف اشارہ کیا۔

www.novelsclubb.com

"میری کلائی ہے گا جر مولی نہیں ہے، درد ہو رہا سیدھے پکریں یا پھر چھوڑ دیں۔" عاقب نے دانت پستے ہوئے گرفت ہلکی کر دی۔ شائد آج اسکی آزمائش کا دن تھا۔ یہی سوچتا آگے بڑھا۔

"عاقب بیٹا یہاں آکر شفق کے دائیں جانب بیٹھو، شفق ادھر ہٹو میری بچی۔" دادو نے دونوں کو صوفے پر ایک جگہ بٹھایا۔ عاقب اپنی مصنوعی مسکراہٹ کے ساتھ جی دادو کہتا بیٹھ گیا۔

"پہلے گیٹ پر تعظیم میں پلکیں بچھائے کھڑے رہو، پھر فضول میں بیوقوفوں کی طرح مسکراؤ، اب یہاں بیٹھ کر باقی کا ڈرامہ پلئے کرو، کیا وقت آگیا ہے زندگی میں۔" عاقب سوچتے ہوئے ایک نظر اسے دیکھا۔

جو سی گرین کلر کے خوبصورت سے ڈریس میں گولڈن حجاب کئے ہلکے پھلکے میک اپ میں اسکے پہلو میں بیٹھی، غضب ڈھا رہی تھی۔ لیکن اسے زہر لگ رہی تھی۔اور اسکے ہونٹوں کی دھیمی مسکراہٹ جو اسے اور قاتل بنا رہی تھی مجال ہے جو ایک پل کے لئے بھی ان گلابی لبوں سے جدا ہوئی ہو۔

"اتنا خوش کیوں ہو رہی ہو؟ جبکہ میں سب کلیئر کر چکا ہوں اسی دن۔" عاقب اسکی طرف تھوڑا جھک کر مسکراتے لبوں سے زہر اگلا۔

"ہر کسی کے حالات کا مقابلہ کرنے کے اپنے اپنے طریقہ ہوتے ہیں، کوئی دل جلا کے کرتا ہے کوئی مسکرا کر اب یہ تو اصل دانشمند اور خود کو دانشمند سمجھنے والوں کی سمجھ کا کھیل ہے۔" شفق نے بھی اسکی غلط فہمی کے پہاڑ کو پل ملیا میٹ کیا تھا۔ جس پر عاقب صرف دانت پیس کر رہ گیا۔

"بڑی بہو! بھئی شروع کروں۔" دادو کی آواز پر دونوں سیدھے ہوئے۔ جب عاقب کی ماما مسکراتی ہوئی شفق کے قریب آئی۔

www.novelsclubb.com

"بیٹا یہ انگوٹھی عاقب کے دادو نے مجھے تب دیا تھا جب میں اس گھر میں بیاہ کر پہلی بار آئی تھی، اسے میں نے اپنے عاقب کی دلہن کے لئے رکھا تھا، یہ آج سے آپ کا ہوا، ہمیشہ خوش رہیں۔" عاقب کی ماما خوبصورت گرین روبی جڑے سونے کی انگوٹھی شفق کے دائیں ہاتھ کے تیسری انگلی میں پہناتے ہوئے بولیں۔

"بیٹا آپ تو مجھے پہلے دن سے پسند تھیں، میں نے تو تبھی سوچا تھا کی اگر میرا ایک اور بیٹا ہوتا تو میں اپ کو اپنی بہو بنا لیتی اور دیکھیں اپ آ ہی گئی، اللہ آپ کی جوڑی ہمیشہ سلامت رکھے۔" راحب کی ماما شفق کے ہاتھ میں کئی نوٹ رکھتی اسکی پیشانی چوم کر بولیں۔

"جب میں شادی کر کے آئی تھی تب یہ بدمعاش دو سال کا تھا لیکن شرارتیں پانچ سال کے بچوں کی سی تھی۔" ثاقب کے ماما کی بات پر سب نے قہقہ لگایا ہنسی تو شفق کو بھی آئی تھی لیکن بھلا ہو دلہن بننے کے آداب کا۔

www.novelsclubb.com

"جب بھی میں ان شیطان کو گود میں اٹھاتی یہ بد معاش میرے کان میں لگے ٹوپس کو کھینچنے لگتے تھے، میں نے تبھی ان کو کھول کے رکھتے ہوئے کہا تھا کی میں تمہاری بیوی کو پہناونگی اس لیئے میری صلاح ہے آپ ابھی سے پہن لوا گر اس کے بچے بھی اس پر گئے تو آپ بھی نہیں پہن پاؤ گی۔"ثاقب کی ماما ہنستے ہوئے اسکے کان سے جھمکے اتار کر ہیرے کے چھوٹے چھوٹے مگر خوبصورت ٹوپس پہناتی ہوئی بولیں۔اور مارے شرم کے گلال ہوئی شفق کچھ بول بھی نہیں پائی تھی۔

پھر اسی طرح سب بڑوں کے بعد کزن پلٹن کی باری آئی بڑوں کی موجودگی کا خیال کر کے سب نے بھرپور شرافت کے مظاہرہ کیا تھا۔سب سے آخر میں دادو آئیں تھی۔

www.novelsclubb.com

"بیٹا یہ ہماری خاندانی کنگن ہیں۔"دادو اپنے ہاتھ میں پہنے کنگن اتارتی ہوئی ابھی بول ہی رہی تھی کہ شفق نے انکے نہیف ہاتھوں پر اپنا نازک سا مومی ہاتھ رکھا۔

"دادو پلزاسے آپ کے ہاتھوں میں ہی رہنے دیں یہ وہیں زیادہ چمکتا ہے، میں یہ نہیں سنبھال سکتی، پلز۔" شفق عاجزانہ انداز میں بولی۔ابھی دادو کچھ بولتیں کے شفق کی ماما بول اٹھی۔

"شفق سہی کہہ رہی ہے ماں جی، وہ بہت چھوٹی ہے یہ زمداری بہت بڑی، اپ اسے رہنے دیں" شفق کی ماما کی بات پر دادو نے دوبارہ کنگن اپر چڑھا لئے۔

"ابھی تو میں نے تمہاری بات مان لی، لیکن میں یہ تمہیں رخصتی پر ضرور دونگی، یہ کنگن مجھے میری دادی ساس نے دیا تھا، کیونکہ میں انکے بڑے بیٹے کی بہو تھی اور اب اس پر تمہارا حق ہے۔" دادو اسکی پیشانی چوم کر فرت مصرت سے بولیں۔کیونکہ یہ انکی دیرینہ خواہش تھی جو آج پوری طرح پوری ہو گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اس پر میرا کوئی حق نہیں ہے دادو، یہ آپ مجھے کبھی نہیں دے پائینگی، کیونکہ ناں یہ جگہ میری ہے اور ناں ہی سب چیزیں، میں تو مجبوری میں آپ لوگوں کی محبت سے مجبور یہاں ہوں، آپ کے پوتے کے مطابق ایک آپشن بس، تو کیسی

رخصتی؟"شفق نے سوچتے ہوئے ایک نظر اپنے پہلو میں بیٹھے سفید شلوار قمیض میں شہزادوں کی سی آن بان والے اس شخص کو دیکھا جو بلاشبہ ایک خوبصورت مرد تھا۔ لیکن وہ ناں اسکا تھاناں ہی ہو سکتا تھا۔اور ناں ہی اسے اس کی چاہ تھی وہ عام سی لڑکی تھی اس نے اپنے لیۓ عام سے انسان کو ہی سوچا تھا۔ لیکن ہاں اس عام سے انسان کی سوچ اسے خاص چاہیۓ تھی قدر کرنے والی۔

"عالی سہی کہتی تھی آپ پر تو کوئی بھی لڑکی مر سکتی ہے،ویسے کمال ہیں آپ عاقب حیدر جملہ حقوق لکھ دیۓ اور استعمال کا اختیار اور مان چھین لیا،مطلب پ ٓر تو ہیں لیکن اُڑنا نہیں ہے،اور پر تضاد آپ نے نا صرف میری ذات کی نفی کی ہے بلکہ میرے سیلف ریسپکٹ کو چوٹ پہونچائی،میں آپ کو کبھی معاف نہیں کرونگی کبھی بھی نہیں،اگر میں مجبوری ہوں تو آپ بھی کسی کے مان اور محبت بھرے لفاظوں کی مجبوری ہو میرے لیۓ۔"شفق نے اسے دیکھتے ہوئے اپنا سر جھٹک کے رخ دوسری جانب کیا۔

www.novelsclubb.com

"ارے دیکھ لئیں بھابھی جی، آپ ہی کے ہیں۔" راعب اسے نظریں پھیرتے دیکھ چکا تھا تبھی مزے سے بولا۔

بڑے سبھی دوسری طرف اپنی باتوں میں مصروف تھے۔ تو ینگ پارٹی کو ہلا گلا کرنے کا موقع مل گیا تھا۔

"ہزاروں بار کانا چاہتے ہوئے بھی دیکھا ہوا چہرا ہے، وہی سڑا کا سڑا کونسی تبدیلی آگئی ہے جو اپنی آنکھیں خراب کروں۔" شفق نخوست سے بولی۔

"میرا چہرا سڑا ہوا ہے تو اپنے تھوپڑے کے بارے میں کیا خیالات ہیں آپ کے؟" عاقب مکمل اسکی طرف گھوم کر اسکے خوبصورت چہرے سے نظر چراتے سلگ کے بولا۔

www.novelsclubb.com

"ہمیشہ کی طرح نہایت ہی نیک خیالات ہیں۔" شفق آنکھیں گھما کر بولی۔ آنکھیں گھماتے ہوئے وہ اتنی پیاری لگ رہی تھی کے عاقب نے فوراً اپنا رخ باقی سب کی طرف کیا۔

"لو جی کسی کے ارمانوں پر خاک ڈالنا کوئی ان دونوں سے سیکھے۔" المزہ افسوس سے نفی میں سر ہلا کر بولی۔

"ہم نے تو سوچا تھا اب یہ لوگ لیلیٰ مجنوناں سہی جیئے اور ویرو تو بن ہی جائنگے، لیکن یہاں تو وہی ٹھاکر اور گبر والا سین ہے، بھئی بہت مایوس کیا ہے آپ لوگوں نے۔" زوفیشہ نے نا نظر آنے والے آنسوں صاف کیئے۔ کچھ ایسا ہی حال باقی ڈرامہ کمپنی کا تھا۔

"ایسا کونسا انقلاب آگیا ہے اب؟ جو تم لوگوں کے ارمان ہونے لگے؟" عاقب اپنے جیب سے فون نکالتے ہوئے بے زارگی سے پوچھا۔

"بھائی آپ کا نکاح کسی انقلاب سے کم تو نہیں ہے، خیر چھوڑیں بھابھی جی تھوڑا سمائیل ہی کر دیں۔" راعب کیمرے میں فوکس کرتے ہوئے شرارت سے بولا۔

"راعب بھائی اب اگر ایک بار بھی آپ میں سے کسی نے مجھے اس فضول سے لفظ سے مخاتب کیا ناں، تو یقین مانیں میرے بدلے کے عتاب سے آپ لوگوں کو کوئی

بھی نہیں بچا سکتا، اور میں بدلہ کتنی ایمان داری سے موقع پر لیتی ہوں وہ تو آپ سب جانتے ہی ہیں۔" شفق نے اپنی پرانی ٹون کھلے عام دھمکی دی تھی۔ جس پر پہلی بار عاقب کو اسکی چلتی زبان بری نہیں لگی تھی۔

"ہاں! اب دھمکیوں پے اتر آئیں دونوں قسم سے اللہ نے چن کر جوڑی بنائی ہے، مسٹر اینڈ مسز ہٹلر کی اب سمائیل کریں دونوں کل کو آپ ہی کے بچوں نے دیکھنا ہے یہ فوٹوز۔" راعب پہلے منہ بسور کے پھر شرارت سے آنکھ دبا کر بولا۔

اسکی بات پر جہاں شفق سرخ ہوئی وہیں عاقب نے اسے خونخوار نظروں سے گھورا۔

"اچھا یار میرے بچے دیکھیں گے اپنے بڑے ماما بابا کے فوٹوز۔" راعب نے فوراً بات خود پر لی لیکن انھیں ساتھ گھسیٹنا نہیں بھولا۔

www.novelsclubb.com

"راعب اب اگر بکواس کی تو میں مہمان کا بھی خیال نہیں کرونگا۔" عاقب نے آنکھیں نکال کر خبردار کیا جس پر سب کی بولتی بند ہو گئی۔ اب سب خاموشی سے

انکے ساتھ مختلف پوزوں میں فوٹوز لینے لگے اور وہ دونوں دادو سب کا احترام کرتے ہوئے مصنوعی مسکراہٹ کے ساتھ صرف دانت پیس کر رہ گئے۔

کچھ ٹائم پہلے ہی آفس ٹائمنگ ختم ہوئی تھی۔اسکا ارادہ سیدھے فلیٹ پر جانے کا تھا لیکن مسٹر صمد کے فورس کرنے پر وہ لوگ آفس کے قریب موجود مشہور کافی پائنٹ پر آ گئے تھے۔موسم کافی سرد تھا ادھر اُدھر کی باتوں کے درمیان کافی پینے کا اپنا ہی مزہ تھا کہ اچانک مسٹر صمد نے باتوں کا رخ دوسری طرف موڑ دیا۔

"مس ابرار آپ اتنی سنجیدہ اور ٹینس کیوں رہتی ہیں؟اب یہ نا کہیئے گا کی اپ ہمیشہ سے ایسی ہیں، کیونکہ میں آپ کو بتا چکا ہوں کہ میں نے نفسیات کی پڑھائی کی ہوئی ہے۔"

اس دن کے بعد سے مسٹر صمد اور انکی کزن سے اسکی اچھی بات چیت ہو جایا کرتی تھی۔ لیکن مسٹر صمد نے دوبارہ اس دن کا ذکر نہیں کیا تھا ناں ہی اسکے مطالق کوئی

سوال کیا تھا۔آج آفس آف ہوتے ہی وہ اسے لے کر یہاں آے تھے اور اب انکا سوال اسکے ہاتھ پاؤں پھلانے کے لیئے کافی تھا۔

"پریشان ناں ہو، میں صرف پوچھ رہا ہوں۔" وہ اسکی اڑی ہوئی رنگت دیکھ کے دھیمہ لہجے میں بولے۔

"ویسے میرا ذاتی تجربہ کہتا ہے کی ایسا انسان دو صورتوں میں ہوتا پہلا۔" ان کے پہلا کہتے ہی شفق نے زور سے آنکھیں بند کر کے کھولی تھی۔اب وہ دھڑکتے دل سے ان کی بات سن رہی تھی۔چہرے کا رنگ تو پہلے ہی اڑ چکا تھا۔

"انسان ایسے شخص کے ہاتھوں ٹوٹا ہو جسکے بارے میں اسکا کامل یقین ہو کو وہ ہمیں کبھی بکھرنے نہیں دیگا یا پھر۔" مسٹر صمد نے اسکی طرف دیکھا جسکا چہرا ایک دم سپاٹ تھا۔انہوں اپنی نظر دوبارہ کافی کے کپ پر گاڑھی اور سلسلہ کلام وہیں سے جوڑا۔

یا پھر۔۔۔۔۔۔۔یا پھر۔۔۔ ضمیر کچوکے لگاتا ہوا اپنی کسی غلطی کوتاہی کا بار بار جھنجھوڑ کر احساس دلاتا ہو۔اسی گلٹ میں گھٹ گھٹ کر جینے کے لئے مجبور کرتا ہو۔اس طرح مضطرب کرتا ہو کے آپ خود کو بھول جاتے ہوں ایک پل سکون کا میسر نا ہونے دیتا ہوں۔"مسٹر صمد کی نظریں ابھی بھی چائے کے کپ پر ہی تھی۔لیکن سوچ کا سفر کہیں اور پہونچ چکا تھا۔وہ ایک ٹک انکے چہرے پر اپنا عکس دیکھ رہی تھی۔یہ شخص اسے اپنی طرح ہی بکھرا ہوا نظر آتا تھا۔

اس وقت وہ لوگ شہر کے مشہور شوپینگ مال زنیرہ میں موجود تھے۔دو دن بعد عاقب کی سالگرہ تھی جو ہمیشہ کی طرح دھوم دھام سے منائی جانے والی تھی۔دو مہینے پہلے جب وہ لوگ شوپینگ پر آئے تھے تب ان سب کے درمیان شفق کی پہچان الگ تھی اور آج لگ۔یہی وجہ تھا کی وہ پہلی بار سب کی موجودگی میں

www.novelsclubb.com

غیر آرام داہ محسوس کر رہی تھی۔سب اپنی اپنی خریداری کر رہے تھے ساتھ اسے بھی پسند کرنے کو کہرے تھے لیکن وہ خاموش بے نیاز بیٹھی تھی۔

"میں ابھی آتی ہوں۔"شفق کو اچانک کچھ خیال آیا۔

"ضرورت نہیں ہے ابھی جاؤ گی اور ہاتھ میں ایک شاپر لیکر آؤ گی، پوچھنے پر جواب ہو گا عالی یار پسند آگیا تو لے لی۔"عالی اسکی نقل اتارتے ہوئے بولی۔جس پر سب کا قہقہ بے ساختہ تھا۔شفق خجل سی ہو گئی۔

"یار شوہر کی محنت کی کمائی ہے دل کھول کر خرچ کریں، ویسے بھی بیویوں کو تو موقع چاہیئے ہوتا ہے شوہر کے جیب خالی کرنے کا۔"راحب ایسے بتا رہا تھا جیسے چار بیویوں کا تجربہ ہو۔

www.novelsclubb.com

"بالکل آخر اتنے بڑے کمپنی کے یم۔ڈی کی ایک لوتی زوجہ ہو۔"اب کے صلاح راعب کی طرف سے آیا تھا۔جس پر شفق جز بز ہوئی۔ان دونوں کے بیچ کیا کیا خلاصے ہوئے تھے یہ تو وہی دونوں جانتے تھے۔

"راعب تم اپنا منہ بند کرو اور میں نے کسی کو منا نہیں کیا شوپنگ کرنے سے۔" عاقب فون سے نظر ہٹا کے پہلے راعب پر پھر تب سے بے نیاز بیٹھی شفق پر ڈال کر کسی پر زور ڈال کے بولا۔

"یہ تو کچھ پسند کرے گی نہیں بھائی آپ ہی پسند کر دیں کچھ۔" المزہ نے مشورہ دیا۔

"میں یہاں ان فضول کاموں کے لئے نہیں آیا، میرا مطلب ہے مجھے لیڈیس شوپنگ کا نالیج نہیں ہے۔" اچانک اپنی بات چھائی خاموشی محسوس کر کے عاقب نے بات بدلی۔

"اچھا شفی تم یہ دیکھو کتنا پیارا ہے تم پر تو اور پیارا لگے گا۔" زوفیشہ ایک مہرون کلر کا خوبصورت سا فراک اسکے آگے کھولتے ہوئے بولی۔ فراک واقعی خوبصورت تھا۔ مہرون کلر کا گھٹنوں تک آتا خوب گھیرے دار فراک جس کے گلے دامن اور آستینوں پر بلیک باریک سٹونس کا نازک سا کام تھا۔ شفق کو بھی وہ ڈریس

اچھا لگا تھا۔ لیکن وہ اس ہیٹلر کے پیسوں سے کچھ لینے کا ارادہ نہیں رکھتی تھی تبھی انکار کرنے کا جواز ڈھونڈنے لگی۔

"ہاں! زوفی اچھا ہے لکی۔۔۔۔

"اچھا ہے مطلب بہت اچھا ہے اب جلدی اسے ٹرائی کر کے آؤ۔" الینہ نے اسکی ایک نے بغیر اسے لیکر سائیڈ چینجنگ روم میں کی طرف بڑھی تھی۔

"عالی!۔" شفق دس منٹ بعد فراک سنبھال کر جھجھکتے ہوئے باہر آئی تھی۔

"بیوٹیفل۔" عاقب جو فون میں مصروف تھا نظر اٹھتے ہی بے ساختہ زبان پھسلی تھی شکر یہ تھا کی آواز مدھم سرگوشی سے زیادہ نہیں تھی۔ اب وہ مبہوت سا ایک ٹک اسے دیکھے جا رہا تھا نظریں ہٹنے سے انکاری تھی۔ لیکن ہٹانے کی کوشش ہی وہاں کون کر رہا تھا۔

"لو لڑکی پورے پارٹی میں تم نے ہی چمکنا ہے ہم تو ابھی ہی ماند پر گئے۔" المزہ مصنوعی افسوس سے بولی۔

"ہاں! یہ ڈریس پہن کر ہی پورا پارٹی لوٹ لیا لڑکی میں کہ رہی ہوں میک اپ بالکل نہیں کرنا ہے، ورنہ بھائی نے رخصتی کی ڈیمانڈ کر لے نی ہیں، پھر تمہارا فارن پڑھنے جانے کے خواب کا کیا ہو گا؟۔" آخری بات الفشہ سرگوشی میں بولیں تھی لیکن لڑکیوں میں سبھی نے سنی تھی۔ شفق جو پہلے ہی عاقب کو ایک ٹک خود کو de نظروں سے خائف تھی کچھ اور نروس ہوئی چہرا الگ گلال ہو رہا تھا۔

اہم اہم۔ ثاقب نے گلا کھنگرا۔

کیا ہے؟ عاقب جھلا کے بولا اسے ثاقب کی مداخلت بلکل پسند نہیں آئی تھی۔

بھائی مانتا ہوں بیوی آپ کی ہے لیکن جگہ تو پرائی ہے۔ ثاقب رازداری سے بولا۔ جیسے عاقب کے معلومات میں اضافہ کر رہا ہو۔

اس بکواس کا مطلب؟

مطلب صاف ہے یار ایسے نا دیکھیں بچی ہے پزل ہو رہی ہے۔ثاقب کو سچ میں شفق کی حالت پر رحم آیا تھا۔

کیا مطلب کیسے دیکھ رہا ہوں۔عاقب اب ابرو چڑھا کر مکمل ثاقب کی طرف متوجہ تھا۔

یہ تو آپ یا پھر ہماری بیچاری سی بھابھی ہی جان سکتی ہیں میں کیا بتاؤں گا۔ابھی عاقب اسے کچھ کہنے ہی والا تھا کی پیچھے سے آتی سیلس مین کی آواز نے اسکا اور میٹر گھمایا۔

واو میم ڈریس آپ پر بہت سوٹ کر رہا ہے کیا میں فائنل کر دوں۔ سیلس مین خالص پروفیشنل انداز میں بولا تھا لیکن عاقب کا پارا پھر بھی ہائی ہوا۔

شفق فوراً سے چینج کر کے آؤ۔عاقب دھاڑا۔شائد عاقب نے پہلی بار شفق کا نام لیا تھا۔وہ تو سرپٹ بھاگ کر چینجنگ روم میں غائب ہوئی۔باقی سب حق دق

کھڑے عاقب کے غصہ سے لال ہوتا چہرا دیکھ رہے تھے۔ایک ثاقب تھا جس کے لبوں پر مسکراہٹ تھی۔

اینڈیو۔اب وہ سیلس مین سے مخاتب تھا۔آپ کا کام سیل کرنا ہے سجیشن دینا نہیں یا تو اپنا کام کریں یا پھر لیڈیز سیشن میں کسی سیلس گرل کو اپائنٹمنٹ کریں۔بیچارہ سیلس مین اپنا سا منہ لیکر جی سر کہتا سائیڈ پر ہو گیا۔

اور تم سب۔اب اسکا رخ باقی سب کی طرف تھا۔

بس کر دیں بھائی اس بیچارے کو پتا نہیں تھا وہ آپ جیسے چنگیز خان کے بیوی کی تعریف کرنے کی گستاخی کر رہا ہے۔اس عزت افزائی کے بعد تو وہ اپنی بیوی کی تعریف کرنے سے پہلے بھی دس بار سوچے گا۔ثاقب اسے ٹھنڈا کرنے کو بولا۔باقی سب کا بھی دھیان بٹ چکا تھا۔

نہیں لیکن لیڈیز سیشن میں سیلس مین نہیں ہونا چاہیئے۔عاقب کی وہی مرغی کی ایک ٹانگ تھی۔ لیکن ثاقب کو اسکا پوز سیو ہونا اچھا لگ رہا تھا۔اس لیئے وہ اسے سمجھانے کے بجائے مسکرا دیا۔

آغاز عشق ہے روتا ہے کیا

آگے آگے دیکھ ہوتا ہے کیا

داد و آپ کا قیاس بلکل درست تھا میرے بھائی کی زندگی میں بہاروں نے دستک دینا شروع کر دیا ہے خزانہ الوداع کہنا چاہ رہی ہے۔زخم سل رہیں ہیں محبت اپنا راستہ تلاش کر رہی ہے اب بس ایک ایک کر کے منازل طئے کرنا ہے

انہیں۔ثاقب دل ہی دل میں دادو سے مخاتب تھا۔پھر عاقب کا موڈ تو ٹھیک نہیں ہوا پھر سب نے اسکے موڈ کو دیکھتے ہوئے جھٹ پٹ شوپینگ ختم کی۔

شوپینگ کے بعد وہ لوگ ہوٹل گئے وہاں سب نے لنچ کیا اب ارادہ گھر کی راہ لینے کا تھا ہوٹل سے نکل کر وہ لوگ ابھی پارکنگ میں آئے تھے عاقب کو افس سے کال تھی سو وہ سائیڈ پر ہو کے سن رہا تھا۔

شفی آپ یہاں کیا کر رہی ہیں۔ عقب سے آتی آواز پر سب کے ساتھ عاقب بھی متوجہ ہوا۔

اسلام علیکم۔جی بس شوپینگ کے بعد لنچ کرنے آئے تھے۔کیسے ہیں آپ۔ شفق اپنے بھابھی کے بھائی کو پہچان کر خوش دلی سے جواب دیا۔

وعلیکم سلام۔الحمدللہ میں بلکل ٹھیک ہوں۔بس ایک میٹنگ کے لئے آیا تھا۔وہ بھی مسکرا کر بولے اسکی مسکراہٹ پر عاقب نے گھور کر اسے دیکھا۔

آپ کیسی ہیں؟

ہمیشہ کی طرح خوش باش آپ کے سامنے ہوں۔آپ گھر نہیں آئے کتنے دنوں سے راحم اور بھابھی آپ کو مس کر رہے تھے۔شفق نے اطلاع دی۔

میرے آگے تو ان ہونٹوں کو صرف زہر اگلنے کیلئے زحمت دی جاتی ہے۔اور یہاں۔عاقب فون رکھتا دانت پیس کر شفق کی مسکراہٹ سے خود کو سلگا رہا تھا۔

جی بس کچھ مصروفیات تھیں۔آپ اب گھر جا رہیں ہیں چلیں میں ڈراپ کر دوں۔ساتھ آفر کیا گیا اس پہلے کی عاقب اپنا ضبط کھوتا شفق نے جواب دیا۔

شکریہ میں انکے ساتھ ہوں۔

اوکے یہ لوگ؟

www.novelsclubb.com

میری بیسٹ فرینڈ الینہ اور یہ سب اسکے کزنس۔ شفق نے مختصر تعارف کرایا۔ پھر وہ اوکے کہتے اگے بڑھ گئے لیکن اب سب اسے غصہ بھری نظروں سے دیکھ کم گھور زیادہ رہے تھے۔

مجھے گھورنا بند کریں۔ ہمارے پاس بھی فیملی سے باہر کچھ ڈسکلوز نہیں کیا گیا ہے۔ شفق نے صفائی پیش کی۔

ہاں! بتا دیتیں تو آپ کے کاندھے پر لگے چار ستاروں میں سے ایک کی کمی ہو جاتی نا۔ ۔عاقب اسکی طرف جھکتے ہوئے دانت پیس کر بولا۔

عارضی رشتوں کے تعارف نہیں کرائے جاتے مسٹر عاقب حیدر صرف وقت پورا ہونے تک بوجھ اٹھایا جاتا ہے۔ شفق اپنی بات کہتی ڈور کھول کر پیچھے کی سیٹ پر بیٹھ گئی۔ اور جتنی زور سے عاقب نے دروازہ بند کیا تھا۔ اس سے اس کے غصہ کا اندازہ لگایا جا سکتا تھا۔ اور اسے غصہ آیا کس بات پے تھا یہ تو وہ معصوم بھی ابھی نہیں جانتا۔

حیدر ویلا کا وسیع عریض گارڈن مہمانوں سے بھرا ہوا تھا۔ جس میں دوست احباب بزنس پارٹنرس غرض سبھی شامل تھے۔ ویٹرس ٹرے اٹھائے ادھر سے ادھر گھوم رہے تھے ہر کوئی ہنسی مذاق اور بزنس کی باتوں میں مصروف تھے۔ شفق جو پہلی بار اس طرح کی کراؤڈ پارٹی اٹینڈ کر رہی تھی آج زندگی میں پہلی بار نروس فیل کر رہی تھی۔ بھابھی کے کسی عزیز کی فوتگی کی وجہ سے بھیا بھابھی نہیں آپائے تھے اور بابا کی طبعت کی وجہ سے انھیوں نے بھی معذرت کر لی تھی۔ اور ان سب کے بیچ میں پھسی تھی شفق۔ جسے سب نے زبردستی شریک کرایا تھا۔

.Hi little girl how are u.aftr long time han

www.novelsclubb.com

وفا اپنے تمام تر جلوے بکھیرتی عاقب کا ہاتھ پکڑے سارے کزن کی ٹولی جو ایک کونے میں کھڑی تھی وہاں پر آئی لیکن مخاطب صرف شفق کو ہی کیا۔ اسے نجانے کیوں شفق سے خار تھی۔

.Fine.like always

Ooo i see

Hmm

"اوَ! تو یہ آپ کی ٹائپ کی لڑکی ہے، نائس چوائس۔" شفق نے وفا کے پاس کھڑے اس بے نیاز کو دیکھا جو بلیو تھری پیس میں غضب ڈھا رہا تھا۔ لیکن اسے ایک آنکھ نا بھایا۔

"وفا چلو یہاں سے میرے فرینڈ میرا ویٹ کر رہے ہیں۔" عاقب جھنجھلا کے بولا۔ غیر ارادی طور پر اسکی نظر بار بار بھٹک کے نیلے فراک میں ملبوس اس بے نیاز پر جا رہی تھی۔ جس نے اس پر ایک نظر غلط تک نہیں ڈالی تھی۔ بر تھڈے وش کرنا تو خیر بہت دور کی بات تھی۔ کیک کٹنگ کے وقت بھی نجانے کس غار میں چھپ گئی تھی۔

"خیر میں کونسا اسکے وش کا بھوکا ہوں، ہزاروں لوگ عاقب حیدر کو وش کرنے اس سے دو منٹ بات کرنے ترستے ہیں لیکن عاقب حیدر ہر کسی کو میسر نہیں شفق میڈم۔" عاقب اسکی بے نیازی دیکھ کر خود کو تسلی دی۔ ابھی وہ زبردستی اس کا ہاتھ پکڑ کے گھوم رہی وفا سے اپنا ہاتھ چھڑا کر مڑنے ہی والا تھا کی۔ عقب سے آواز آئی۔

"سو ملیں ان سے یہ ہیں ملک کے ٹاپ ٹین بزنس مینس میں سے ایک کے بیٹے صارم شہباز، شہباز انڈسٹریس کے اکلوتے وارث، اور میرے بابا کے بہت اچھے دوست کے بیٹے بھی۔" وفا ایک بامشکل چوبیس پچیس سال کے ہینڈسم سے لڑکے کے طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی۔ جس نے سب کو ہائے کیا تھا۔ پھر شفق پر نظر پڑتے ہی بولا۔

www.novelsclubb.com

"ارے مس شفق اپ یہاں؟" وہ حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

"تم جانتے ہو شفق کو؟" وفا نے پوچھا۔

"جی بالکل وہ بھی پانچ سال سے، دراصل ہم کلاس میٹس ہیں۔" صارم پورے دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے بولا۔اس وقت عاقب کا شدت من کیا کی اپنے بھاری ہاتھوں سے اسکے دانت اندر کرے ساتھ کوک کا پورا گلاس اسکے منہ پر دے مارے جو شفق کے چہرے کا طواف کر رہی تھی۔

"لٹل گرل تم نے بتایا نہیں یار، بڑی چھپی رستم ہو۔" وفا معنی خیزی سے اسے کاندھا مار کے بولی۔ پہلی بار عاقب کو وفا پر جی جان سے غصہ آیا۔

"اس میں چھپانے والی کیا بات ہے ایک کلاس میں ایک یونی میں ہزاروں سٹوڈنٹس ہوتے ہیں، اب میں سب کے بیوڈیٹا تو بتانے سے رہی، اینڈ ہم آپس میں اتنے فرانک بھی نہیں جو میں آپ کو بتاؤں۔" شفق سنجیدگی سے بولی۔

www.novelsclubb.com

"کیسی ہیں؟ مس شفق بہت وقت بعد مل رہے ہیں، ریزلٹ کا کچھ پتا چلا سنا ہے نیکسٹ ویک ہی، میں بھی کیا بول رہا ہوں آپ تو ہمیشہ کی طرح ٹاپ ہی

کرینگی، فکر تو ہم جیسے نالائق سٹوڈنٹس کو کرنی چاہیئے۔"بیچارا اتنا خوش تھا شفق کو دیکھ کر کی منہ میں جو آیا کہتا چلا گیا۔ساتھ عاقب کا خون بھی جلا رہا تھا۔

"ہاں! میں نے بھی سنا ہے ریزلٹ کا،اچھا پ لوگ باتیں کریں مجھے داد و شائد بلا رہی ہیں۔" وہ اگلی بات سنے بغیر اندر بڑھی۔ شفق کے جاتے ہی جہاں صارم کی خوشی ماند پڑی وہیں عاقب کے دل میں ڈھیروں سکون اترا۔

"یار بہت تھک گیا اس لئے کہتا ہوں میں گھر میں پارٹی نہیں رکھنی چاہیئے بندہ مروت میں کھڑا کا کھڑا رہجاتا ہے۔"راغب دونوں ٹانگ اٹھا کر صوفے پر رکھتا تھکا ہوا ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسا پورے فنکشن کی ذمہ داری اسی پر تھی۔

"بالکل سہی اگر اور کچھ دیر پارٹی چلتی ناں تو تم لوگوں کو مجھے اٹھا کر لانا پڑتا قسم سے ٹانگیں لگتا ہے ٹوٹ گئی ہے۔"راعب نے بھی دہائی دی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ہاں! بھئی آپ دونوں ہی نے سارے مہمان اٹینڈ کیا ہے ناں جو ایسی ٹھنڈی آہیں بھر رہے ہیں۔" زوفشہ نے دونوں کے دکھرے سن کر طنز کیا۔

"شفق بیٹا سب بتا رہے تھے کے آپ نے مہرون کلر کا ڈریس لیا ہے لیکن یہ تو نیلا ہے۔"

"جی آنٹی لیکن وہ ڈریس میں نے سہی سے چیک نہیں کیا تھا وہاں پر اور گھر آنے کے بعد پتا چلا کے بہت لوز تھا سو چینج کر دیا۔" شفقلب سے سب کو دیا جواب ہی عاقب کی ماما کو بھی چپکا یا تھا۔

"چلیں اچھا کیا، لیکن بیٹا کبھی بھی کپڑے اچھے سے چیک کر کے لینے چاہئے خاص کر جب ارجنٹ پارٹیز میں پہننے ہوں، اگر وقت پر پتا نا چلتا تو پرو بلم ہو جاتی ناں" عاقب ماما سمجھاتی ہوئی بولی۔

"جی آنٹی آئندہ خیال رکھوں گی۔"

"شفق بات سننا زرا تھوڑی جلدی ہے۔" عاقب نجانے کہاں سے نازل ہوا اور اپنا حکم سنا کر غائب ہو گیا۔ سب کی معنی خیز مسکراہٹ اور نظر اب شفق پر تھی جو فضول میں ہی پزل ہو رہی تھی۔

"شفق میری بات سننا، بھئی زرا سپیڈ تو چیک کریں ہمارے بھائی ک، اور ایک ہم ہیں جو بچپن کی منگتر کو بھی ایسے نہیں بلاتے۔" ثاقب الینہ کو دیکھتے ہوئے بولا۔

"بیٹا وہ منگیتر ہے اور یہ منکوحہ اس لئے بچّی کو نان پریشان کرو، اور چلو سب سونے جاؤ ہم تو چلے۔" ثاقب کی ماما اٹھتے ہوئے بولیں۔

"ویسے شفی یار بتایا نہیں بات سننے سنانے تک پہونچ گئی ہے مطلب دوست دوست نا رہی ظالم بھابھی بن گئی ہے۔" الینہ کی دہائیاں عروج پر تھی ساتھ سب نا نظر آنے والے آنسوں صاف کرتے ہوئے اس حوصلہ دے رہے تھے۔

"شفق بیٹیا، عاقب بابا آپ کو جلدی آنے کو کہہ رہے ہیں۔" ملازم کی اطلاع پر تو وہ اور پزل ہوئی۔ سب نے اووو۔ کیا تھا۔

"بیٹا آپ ان پر دھیان نا دیں آپ جا کے اسکی بات سن لیں کوئی ضروری بات ہی ہو گی۔" عاقب کی ماما کہتی اپنے روم کی طرف بڑھیں۔

"جی جی ضروری ہی نہیں بہت ضروری ہو گی ملک کے سارے نظام توان دونوں کے ہی ناتوان کندھوں پر ہیں جائیں جائیں بھابھی جی، کسی کو انتظار کرانا اخلاقیات کے سخت خلاف ہے۔" راغب نے مفت کا گیان بانٹا۔

"آپ لوگ کیوں چاہتے ہیں کی میں آپ کے اس نمونے ہٹلر بھائی کا قتل خود پر فرض کر لوں۔" شفق سب کی معنی خیز مسکراہٹ پر دانت پیس کر بولی۔ اسکا دل سچ میں عاقب کا قتل کرنے کو کر رہا تھا جس نے خواہ مخواہ اسکی پوزیشن سب کے سامنے او کورڈ بنا دی تھی۔ اس سے پہلے کی دوسرا شاہی فرمان جاری ہوتا وہ تن فن کرتی اسکے روم کی طرف بڑھی۔

---

www.novelsclubb.com

وہ تن فن کرتی کمرے تک تو آگئی تھی۔ لیکن اب سمجھ نہیں آرہا تھا کی اندر کیسے جائے۔اس نے آج تک اس گھر کے کسی بھی لڑکے کا کمرا نہیں دیکھا تھا. پتا ضرور تھا لیکن جانے کی نوبت نہیں آئی تھی وہ زیادہ دادو کے کمرے میں ہی آتی جاتی تھی یا پھر لڑکیوں کے کمروں میں۔ابھی اس نے ناک کرنے کے لیئے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کی دروازہ کھلا اور ایک ہاتھ باہر کی جانب آیا اور اسکے اٹھے ہوئے ہاتھ کو پکڑ کر اندر کی جانب کھینچ لیا۔وہ اس افتادے کے لیئے تیار نہیں تھی سو کھینچتی چلی گئی۔

عاقب اسے کھینچتا صوفے کے قریب لے آیا تھا۔اور اب اسے گھور رہا تھا۔جبکہ وہ اپنی پھولتی سانس بحال کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔اسکا بازو ابھی بھی عاقب کے ہی گرفت میں تھے۔

www.novelsclubb.com

"اوو میڈم آٹھ سو کیلو میٹر کی ریس لگا کر نہیں آئی ہو جو اتنی سانسیں پھول رہی ہے۔" عاقب اسے آنکھیں بند کیئے مسلسل گہری سانس لیتا دیکھ چڑ کے بولا۔

"میں آٹھ سو کیلو میٹر کی ریس لگاؤں یا آٹھ قدم کی آپ کو اس کیا؟اور بازو کس خوشی میں پکڑا ہے چھوڑیں فوراً۔"ناک چڑھا کر بولتے ہوئے شفق کا دھیان اچانک اپنے بازو پر گیا تھا تبھی اسے کھینچتی گھور کر بولی۔

"اور یہ کونسا طریقہ ہے کسی کو اپنے روم میں ویلکم کرنے کا؟"شفق اپنے لال ہوتے بازو کو دیکھ رہی تھی ساتھ سہلا بھی رہی تھی۔

"کس نے کہا کی میں نے تمہیں خوش آمدید کیا ہے؟"عاقب سینے پر دونو بازو باندھتے ہوئے اسکی غلط فہمی دور کی۔

"اور یہ۔۔۔یہ کیا طریقہ ہے ایسے بلانے کا کیسے باہر سب میرا مذاق بنا رہے تھے۔"شفق کو سب کی معنی خیز مسکراہٹ یاد آئی تو من کیا اس ہیٹلر کا گلا دبا دے۔

"کوئی دھنواں دھار رومانس فرمانے نہیں بلایا ہے آپ کو تسلی رکھیں،اور میں اپنے بھائی بہن کو بہت اچھے سے جانتا ہوں مذاق تو خیر نہیں اڑایا ہو گا،بس ملاقات کی

نوعیت جاننا چاہ رہے ہونگے۔" عاقب اپنے بھائی بہنوں کو بہت اچھے سے جانتا تھا۔اس لیئے مسکراہٹ چھپا کر مصنوعی سنجیدگی سے بولا۔

"ملاقات مائی فٹ!۔" شفق اسکے ہونٹوں پر چھپانے کی لاکھ کوشش کے بعد بھی اپنی چھپ دکھار ہی مسکراہٹ دیکھ جھلّا کر بولی۔

"اور ہاں غلط فہمی سے نکل آئیں کی میں آپ کے بلانے پر آئی ہوں، آنٹی وہاں موجود نا ہوتی تو میں مر کر بھی نہیں آتی۔" شفق نے آنکھیں گھما کر اس کی غلط فہمی دور کرنی چاہی۔

ہاں! آنٹی کا بیٹا تمہارے ناں آنے سے تو مر ہی جاتا ناں" عاقب اسکے اٹیٹیوڈ پر جل کر بولا۔

www.novelsclubb.com

"اب فرمانا پسند کریں گے کی آپ کو کونسا مسئلہ کشمیر ڈسکس کرنا تھا؟" شفق کی نظر گھڑی پر گئی جو ڈیڑھ بجنے کا اعلان کر رہی تھی۔اس لیئے جلدی مدعے پر آئی ورنہ دل تو کر رہا تھا کی پہلے اس کا حساب برابر کرے۔

"یہ کیا ہے؟" عاقب نے صوفے پر رکھے شوپینگ بیگ کی طرف اشارہ کیا۔

"آپ کو نظر نہیں آرہا؟"

"میں نے آپ سے پوچھا ہے؟" عاقب دانت کچکچا کے بولا۔

"میں آپ کے آگ جوابدہ نہیں۔" وہ بھی دوبدو بولی۔

"یو۔۔۔۔" عاقب نے مٹھیاں بھینچی یہ لڑکی اسکے برداشت کا امتحان لینا بہت اچھے سے جانتی تھی۔

دل ایسا کے سیدھے بھی کئے جوتے بڑوں کے

ضد ایسی کی خود تاج بھی اٹھا کر نہیں پہنا

www.novelsclubb.com

"اس شوپینگ بیگ میں تمہارے کپڑے ہیں، جو تم نے اس دن پارٹی کے لئے خریدے تھے، تو پھر یہ میرے روم میں کیا کر رہا ہے؟ اس بات کا جواب تو تم دے ہی سکتی ہو"۔ عاقب اس کی بے نیازی پر اپنے اندر امڈ رہے غصے کے ابال کو کم کرتے

ہوئے سنجیدگی سے پوچھا۔ایک تو پارٹی میں اگنور کرنا دوسرا الگ ڈریس پہننا اس تضاد برتھ ڈے تک وش نہ کرنا اور اب اس شوپنگ بیگ کا یہاں ہونا سب ہی اسکا دماغ گھمارہے تھے۔

"تھوڑی تصحیح کرلیں یہ ڈریس میرے لیئے لی گئی تھی، میں نے نہیں لی تھی۔"شفق لفظوں کو توڑ توڑ کر ایک ایک پر زور ڈالتے ہوئے بولی۔

"دونوں ایک ہی بات ہے۔"عاقب الجھا۔

"بالکل بھی نہیں، شفق نے قطعت سے کہتے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔

"خریدی میں کرتی تو میرا ہوتا، لیکن جب میرے لیئے لی گئی ہے تو یہ میری مرضی ہے میں لوں یا ناں لوں، اور مجھے آپ کے پیسوں کا زہر تک نہیں چاہیئے کجا کی یہ ڈریس۔"شفق شاپر کو نفرت سے گھورتے ہوئے بولی جیسے ساری غلطی اسی کی ہو۔

"اب اس بکواس کا کیا مطلب ہوا؟" عاقب کو آج اس لڑکی کی باتیں سمجھ سے پڑے لگ رہی تھی۔ لیکن ساتھ دماغ کا ٹیمپریچر بڑھتا ہی جا رہا تھا۔

"یہ کپڑے آپ کے پیسوں سے خریدی گئے تھے جو مجھے نہیں چاہیئے، سیمپل!۔" شفق نے کاندھے چڑھا کے لاپرواہی سے جواب دیا۔

"کیوں میں حرام کا کماتا ہوں؟۔" عاقب کو تو مانوں آگ ہی لگ گئی۔ جبکہ شفق کا اطمینان قابل دید تھا۔

"نہیں ماشاءاللہ سے اس گھر کے بڑوں کی تربیت ایسی نہیں ہے کی آپ ایسا کریں۔" شفق نے فوراً حوالہ دیا۔

"اور ماشاءاللہ سے آپ محنت سے حلال ہی کماتے ہیں، لیکن آپ کی اس حلال کمائی کو میں اپنی ذات پر خرچ کرنا حرام سمجھتی بات اصل یہ ہے۔" شفق کا اطمینان اب بھی برقرار تھا۔ جبکہ عاقب سر تا پا سلگ چکا تھا۔

"پھر اس ساری فضولیت کا مقصد؟۔" عاقب نے کمال ضبط کا مظاہرہ کرتے ہوئے دانت پیس کر پوچھا۔ شائد آج اس کے اکتیسویں یوم پیدائش کا عظیم تحفہ یہ امتحان تھا۔

"آپ کی کمائی حلال کی ہو یا حرام کی ہو میری بلا سے جیسی بھی ہو اس سے نا میرا کوئی تعلق ہے، اور ناں ہی کوئی حق، اور جہاں میرا حق نہیں ہوتا میں وہاں سے آبِ حیات نالوں یہ تو پھر ایک معمولی سا ڈریس ہے۔" وہ کمال خود اعتمادی سے اپنی کہتی عاقب پر ایک نظر ڈالتی پلٹی ہی تھی۔ جب پیچھے سے عاقب کی آتی آواز نے اس کے قدم جکڑے۔

"دادو نے مجھے تمہیں شوپنگ کرانے کے لئے کہا تھا سو میں نے کرائی تو میں تمہاری اس بکواس کا کیا مطلب نکالوں؟۔" عاقب مٹھیاں بھینچتے ہوئے دانت پیس کر بولا۔ ورنہ شفق نے اسکا بی پی ہائی کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔

www.novelsclubb.com

"دادو نے نکاح کے ل ئے کہا کر لی، دادو نے اس فنکشن میں میرے ساتھ بیٹھنے کے ل ئے کہا بیٹھ گئے، دادو نے یہ شوپینگ کرانے کو کہا کرا دی، اتنے ہی سیدھے ہیں نا آپ؟ شفق نے استہفامیہ انداز میں جلانے والی مسکراہٹ کے ساتھ عاقب کا طنزیہ نظروں سے جائزہ لیا۔

"خیر دادو اور اس گھر کے باقی مکینوں کے خلوص اور محبت پر مجھے کوئی شک نہیں ہے یہ تو ان سب کی عنایت ہے مجھ پر لیکن ان کی محبتوں کو میں اپنی خودداری پر فوقیت دوں یہ شفق ابراز کی انا کو گوارا نہیں، نو نیور محبت اپنی جگہ عزتِ نفس اپنی جگہ۔" شفق نفی میں سر ہلاتی قطعت بھرے انداز میں دو ٹوک بولی۔ جس پر عاقب کی بھنویں تنی تھی۔

www.novelsclubb.com

"جب اتنی ہی خوددار ہو تو سب کہ منہ پر لینے سے منع کر دیتی کمرے میں چپکے سے بیگ رکھ کر لوگوں کے منہ پر من گھڑت جھوٹ بونے کا مقصد؟۔" شفق جو پلٹ

رہی تھی عاقب نے پیچھے سے اسکی نازک کلائی کو اپنے مضبوط آہنی ہاتھوں میں سختی سے قید کیا۔

"ان مخلص لوگوں کی محبت کا پاس، اور اس نام نہاد رشتے کا بھرم رکھنا سمجھ لیں، جو رشتہ ہم دونوں کے لئے کاغذ جتنی اہمیت بھی نہیں رکھتا۔" شفق نے اپنی کلائی آزاد کی۔

Ohh! now i undrstand

"ہاہاہاہا۔۔ مطلب یہ سارا ڈرامہ اس سلسلے میں تھا۔اس لئے تم سیم ڈریس بس کلر کے فرق سے پہن کر آئی ہو کی مجھے اس سو کالڈ رشتہ سوری پیپر کا یاد دلا سکو۔؟ ویسے یار میں تو تمہیں ایک لااوبالی سی بچی سمجھتا تھا لیکن تم تو ٹیپیکل مڈل کلاس لڑکی نکلی کتنا دماغ لگایا ہے۔آئی مسٹ اپریشیٹ ریئلی فنب یار"۔عاقب قہقہ لگا کر دونوں ہاتھوں اپر اٹھا کر تالی مارتے ہوئے بولا۔

"جسٹ شٹ اپ! مسٹر عاقب حیدر اگر مجھے بابا اور بھیا کے زبان کا پاس نا ہوتا تو مر کر بھی ان پیپرس پر سائین نا کرتی، اور رہی بات اس تیس ہزار کے معمولی سے ڈریس کی تو یہ کیا اگر میں اپنے باپ بھائیوں سے چاند بھی مانگوں نا تو وہ مجھے وہ بھی لا کر دینے کی آخری کوشش کرینگے۔" غصے کی زیادتی شفق کا چہرہ لال انگار ہو گیا تھا۔ بس نہیں چل رہا تھا کی عاقب کا قتل کر دے۔

"اینڈ موسٹ امپورٹنٹ، میرا کوئی آئیڈیل نہیں ہے اگر ہوتا بھی تو اس میں آپ جیسا کوئی گُن نا ہوتا، کیونکہ شفق ابراز معیار اتنا چھوٹا نہیں ہے، جنہیں میں پسند کرتی ہوں انکی سوچ اتنی چھوٹی اور گری ہوئی بالکل نہیں ہو سکتی۔" شفق کو اس وقت عاقب سے شدید نفرت محسوس ہو رہی تھی تبھی رخ موڑ گئی۔ جبکہ عاقب جس نے وہ بات کی ہی چھوٹی آفت کو سلگانے تھی اب بڑے اطمینان سے اس کا سلگنا ملاحظہ کر رہا تھا۔ عجیب سائیکی تھی اس بندے کی شفق کو غصہ دلانا مزہ دیتا تھا اسے۔

www.novelsclubb.com

"ایک اور بات میں جگہ بنانے کی نہیں حکومت کرنے کے قائل ہوں،اور حق تو اتنا رکھتی ہوں کی ساری عمر اداناں ہو،اور جو رشتہ ہمارے درمیان ہے نا اس کے مطابق مجھے شریعت اس دل پر حکومت کرنے کا حق دیتی ہے، لیکن کیا ہے ناں میں اس دل کو اور اس دلوالے شخص کو اس قابل نہیں سمجھتی کے یہاں اپنی حکومت قائم کروں۔" وہ اسکے دل کے مقام پر اپنی شہادت کی انگلی رکھتے ہوئے نفرت سے بول کر واپسی کے لیئے مڑی پھر کچھ یاد آنے پر واپس عاقب کے مقابل آئی۔

"اور یہ سب میں نے کس سلسلے میں کیا تھا وہ بھی بتاتی چلوں۔" وہ دو قدم پیچھے ہوئی۔عاقب خاموشی سے اسکے انداز الفاظ اور چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھ رہا تھا۔

"یہ سب میں نے اس دن کا جواب دینے کیلیئے کیا تھا،جب آپ نے ہوسپٹل میں میری ذات کی نا صرف نفی کی تھی بلکہ ایشن کہکر میری سیلف ریسپکٹ کی بھی دھنجیاں اڑائی تھی،ویسے اس دن آپ کو میرا آپشن چننے کی ضرورت ہی کیوں پڑی تھی؟ناں ہوسپٹل میں لڑکیوں کی کمی تھی ناں ہی آپ کے سرکل میں،اور اگر وہاں

www.novelsclubb.com

کوئی میسر نہیں تھا تو کسی غریب نرس کو چار پیسے دیتے تو وہ خوشی خوشی آپ کا نام اپنے ماتھے پر سجا لیتی یا پھر کوئی آپ پر مرنے والی کا آپشن بھی تو تھا آپ کے پاس پھر میں ہی کیوں؟" وہ نفرت سے بول کر دو قدم اور پیچھے ہوئی عاقب کی گرفت اپنے ہاتھ پر اور مضبوط ہوئی تھی۔

"اب ایک بات حفظ کر لیں اگر عاقب حیدر ایک شہزادے ہیں تو سڑک پر شفق ابراز بھی پیدا نہیں ہوئی، اور ہاں چاہے تو یہ ڈریس واپس کر دیں میں نے مال میں بات کی ہوئی ہے، وہ واپس لے لینگے، لیکن میرا ذاتی مشورہ ہے اسے سنبھال کر رکھ لیں، جب آپ کے ٹائپ کی لڑکی آپ کے زندگی میں آئے گی ناں جو آپ کی دولت کو اپنا نصیب اور آپ کو اپنا خدا مانتی ہو اسے پہلی رات پر گفٹ کر دیجئے گا بہت خوشی ہو گی سچی۔" بس عاقب کی برداشت یہیں تک تھی۔ اس نے بھینچی ہوئی مٹھیاں کھول شفق کو دونوں بازو سے تھامتے ہوئے پیچھے دیوار سے لگایا پھر اپنا چہرا اسکے کان کے قریب لے جا کر سرگوشی کی۔

www.novelsclubb.com

"حکومت کرنا چاہتی ہو مجھ پر اور میرے دل پر؟۔

لیکن ایک بات یاد رکھنا۔

سوچ سمجھ کر رکھنا میری دل کی سلطنت میں قدم

میرے عشق کے قیدی کو رہائی نہیں ملتی۔

اپنی بھاری آواز میں کچھ باور کراتا اسکی طرف دیکھا جس نے زور سے کبوتر کی طرح آنکھیں میچ رکھی تھی۔ صبیح پیشانی پر ننھی ننھی پسینے کی بوند چمک رہی تھی۔ابھی شولہ جوالہ بنی محترمہ کو اس طرح سہمہ دیکھ عاقب کا سارا جلال اس جلوے رجاتا رہا۔وہ مسکرا کر اسکی عرق آلود پیشانی پر اپنے عقیدت کے پھول کھلاتا پیچھے ہٹ گیا۔یہ ایک غیر ارادی عمل تھا لیکن عاقب کے اندر ڈھیروں سکون بھر گیا تھا۔

"آنکھیں کھول لو میں تمہارا خون بالکل نہیں پی رہا تھا۔" رہائی ملتے ہی شفق اسکے الفاظ کی شوخی اور چہرے کی مسکراہٹ پر نظر ڈالے بغیر سر پر پیر رکھ وہاں سے

بھاگی تھی۔ہوش میں ہوتی تب تو پیشانی پر عقیدت کے پھول کھلانے کے مطلب کی طرف دھیان جاتا۔

"خالی زبان چار فٹ کی ہے دل تو چڑیا جتنا ہے محترمہ کا۔" عاقب رہداری میں نظر ڈالتا ہوئے مسکرا کے بولا۔جہاں وہ کہیں نہیں تھی۔

"پتا ہے مس ابراز میں آج سے سات سال پہلے پاکستان سے اسٹریلیاء آیا تھا اسٹڈی کے لئے آیا تھا۔" مسٹر صمد کافی کے کپ کے کناروں پر اپنی شہادت کی انگلی پھیرتے ہوئے بولے۔وہ دم سادھے انھیں دیکھ رہی تھی۔

"میں نے جب گھر میں یہاں آنے کی خواہش کی تو پہلے کوئی مانے ہی نہیں سب کا یہی کہنا تھا کی پاکستان میں بھی ایک سے بڑھ کر ایک یونیورسٹیس ہیں پھر پردیس جانے کی ضرورت ہی کیا ہے۔لیکن مجھے بھی اپنی ضد عزیز تھی میں نے بھی کھانا پینا سب چھوڑ دیا،سب نے خوب منایا سمجھایا،جب میں نہیں مانا تو تھک کر ماما بابا

ہمارے داجی کے پاس گئے کیوں کے گھر کے فیصلہ داجی ہی لیا کرتے تھے۔*انہوں نے کچھ پل رک ٹھنڈی سانس فضاkeسپرد کی پھر اپنی نظروں کو دوبارہ وہیں مرکوز کیا۔

"پھر ماما بابا داجی کے پاس سے رضامندی کے ساتھ یہ شرط لے کر آئے کی اگر میں اپنی بچپن کی منگیتر کے ساتھ نکاح کرنے پر راضی ہو جاؤں تو مجھے اجازت ہے،داجی کی شرط پر مجھے بہت تاؤ آیا تھا مطلب اتنی بے اعتباری لیکن میں نے اپنے غصہ کو اپنے خوابوں پر حاوی ہونے نہیں دیا بلکہ بنا کسی احتجاج کے نکاح کر لیا،لیکن میرے اندر بے اعتباری والی بات کے لاوے دہک رہے تھے۔"

"پتا ہے اسکے بعد میں نے کیا کیا؟۔"وہ اپنی بات کے خود ہی مذاق اڑاتے ہوئے ہنسے اچانک ہمہ وقت مسکراتے رہنے والے مسٹر صمد کے چہرے پر اذیت رقصاں ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"میں نے اپنے اندر کا سارا زہر ساری کڑواہٹ اپنے شولے برساتے لفظوں کے زریعہ اس انسان میں بھر دیا جسے میں بچپن سے چاہتا تھا، جو میرا نام سن کر بڑی ہوئی تھی جو مجھے تب سے چاہتی تھی جب وہ چاہت جیسے لفظ سے ناواقف تھی، اور اب وہ مجھ سے نفرت کرتی ہے اور میں اسکی انتہا کی نفرت کو پانچ سال سے سہتا آرہا ہوں، اور میرا ضمیر ایک معصوم کے دل کو خوابوں کو توڑنے کی سزا میں مجھے روز کچوکے لگاتا کر دیتا ہے دل الگ ماتم کرتا ہے اور یہی اذیت مجھے چین نہیں لینے دیتی میں اس سے ہزاروں دفع معافی مانگ چکا ہوں لیکن لاحاصل وہ کہتے ہیں ناں انسان جو بوتا ہے وہی کاٹتا ہے۔" وہ طنزیہ مسکرائے۔

"وہ لڑکی آپ کی کزن مس الشبہ ہے ناں؟ حیران ناں ہوں میں نے پہلے دن ہی اندازہ لگا لیا تھا کی وہ آپ سے کھینچی کھینچی سی رہتی ہیں اور آپ ان سے بات کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔" شفق ان کے چہرے پر نمودار ہوئے حیران تاثرات کو دیکھ مسکرائی۔

www.novelsclubb.com

"واہ! آپ تو بہت انٹلیجینٹ ہیں ایک ملاقات میں جان گئیں تھی۔" مسٹر صمد اسکی زہانت کے قائل ہوتے ہوئے بولے۔

"اس میں انٹلیجینٹ والی بات نہیں ہے، ہمارے مسلم معاشرے میں ایک لڑکا اور لڑکی کو بنا کسی مضبوط رشتہ کے ساتھ رہنے کی اجازت نہیں ہوتی، خواہ وہ آپ کی کزن ہی کیوں نا ہو، ویسے راز کی بات بتاؤں؟" وہ ٹیبل پر چھک کر شرارتی مسکراہٹ کے ساتھ بولی۔

"ہاں بتاؤ۔" مسٹر صمد ہمہ تن گوش ہوئے۔

"وہ آپ سے نفرت نہیں کرتیں۔" شفق مسکرائی۔

"اچھا وہ کیسے؟"

www.novelsclubb.com

"جب پہلی بار الشبہ آپی نے مجھے دیکھا تھا ناں انکی آنکھوں میں عجیب سی جلن تھی، پھر جب آپ نے کہا کی میں آپ کی بہن ہوں تو خود ہی ان آنکھوں میں نرمی نے جگہ لے لی، آپ انھیں منائیں وہ ضرور مان جائنگی۔" شفق نے امید بندھائی۔

"جانتی ہو آج تک یہ بات میرے اور الشبہ علاوہ کوئی نہیں جانتا پھر میں نے آپ کو کیوں بتایا؟۔" مسٹر صمد سوالیہ نظروں سے اسے دیکھ رہے تھے۔

"نہیں!"

"کیونکہ میں آپ میں اپنے آپ کو دیکھتا ہوں اب سے نہیں پچھلے ڈھائی سال سے اسی لیے میں آپ سے بات کرنے کی کوشیش کرتا تھا۔" مسٹر صمد کی بات پر شفق کی مسکراہٹ سمٹی۔

www.novelsclubb.com

"مجھے بھائی مانتی ہو؟" اگلا سوال

"جی!۔" گھٹی گھٹی سی آواز ائی

"میری ایک بات مانو گی؟"

"جج۔۔جہ۔۔جی بولیں۔"اسکی زبان لڑکھرائی۔

"خود سے اور حقیقت سے بھاگنا چھوڑ دو بلکہ میرا مشورہ ہے واپس لوٹ کر اس ڈر کا سامنا کرو اس گھٹن سے خود کو آزاد کرو تمہاری عمر ہی کیا ہے ابھی۔"اسکی گرفت چیر کے ڈنڈوں پر مضبوط ہوئی تھی چہرے پر وہی اذیت پھر سے رقم تھی جو کچھ پل کے لیئے الگ ہوئی تھی۔ مسٹر صمد کو کوئی حیرت نہیں ہوئی تھی وہ اس سے ایسے ہی رد عمل کی توقع رکھتے تھے۔

"جانتی ہیں دنیاں گول ہے جو کہانی جہاں شروع ہوتی ہے وہیں اسے ختم ہونا ہوتا ہے،اور میں جانتا ہوں میری بہن بہت بہادر ہے۔"انہوں نے اسے حوصلہ دینا چاہا۔

"خیر ابھی بہت وقت ہو گیا ہے چلو میں تمہیں ڈراپ کر دوں پھر تمہارے کہے کے مطابق تمہاری بھابھی کو منانا بھی ہے۔" وہ اسکی کیفیت کو یکسر نظر انداز کرتے عام سے لہجے میں بولے۔ وہ بھی اپنے آپ پر قابو پاتی انکے ساتھ ہو لی۔

آج اتوار کا دن تھا۔ اس لئے حیدر مینشن کے سبھی افراد ہمشہ کی طرح گھر موجود تھے۔ کیونکہ دادو کا حکم ہوتا تھا کی پورا ہفتہ سب کہیں بھی ہوں لیکن چھٹّی والے دن سب کو گھر پر یوار کے لئے وقت نکالنا ہے۔ شام کے وقت سبھی بڑے گارڈن میں رکھی کرسیوں پر بیٹھے چائے کے ساتھ ادھر ادھر کی باتیں کر رہے تھے ساتھ ٹھنڈی ٹھنڈی ہواؤں سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔ تھوڑی ہی دور پر پوری ینگ پارٹی گھانس پر بیٹھی لوازمات کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے ایک دوسرے کے ٹانگ کھچنے میں مصروف تھے۔ عاقب کو کوئی امپورٹنٹ کال آئی ہوئی تھی سو وہ سائیڈ پر ہو کر بات کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

تبھی بڑے سے داخلی گیٹ کے آگے ایک بلیک کار آ کے رکی اور اس میں سے چہکتی ہوئی شفق برآمد ہوئی جو اج بلیک جینس پر وائٹ گھٹنوں تک آتے کرتی پہنے اپنے چاند سے چہرے کو کالی رات کی طرح بلیک اسکارف میں ڈھکے چودھویں کا چاند لگ رہی تھی۔اور ہاتھ میں دو تین سفید ڈبے تھے۔وہ دوڑتی ہوئی چوکیدار چاچا کے پاس گئی پتا نہیں خوشی سے تمتماتے چہرے کے ساتھ انھیں کیا بتایا کی انہونے خوش ہو کر اسکے سر پر ہاتھ رکھا۔پھر اسنے ڈبے کی طرف اشارہ کیا تو انہونے مسکراتے ہوئے اس سے ایک ٹکڑا اٹھا کر اپنے منہ میں ڈالا۔اب وہ یہی عمل پاس گارڈن کی کاٹ چھانٹ کرتے مالی کاکا کے ساتھ دہرا رہی تھی۔ان کے بعد اسکا رخ گارڈن میں بیٹھے باقی سب کی طرف تھا۔عاقب جو فون پر بات کر رہا تھا اس چھوٹی آفت کے خوشی سے دوبالا ہوتے چہرے کو دیکھ سب بھول گیا تھا۔کال ابھی بھی چل رہی تھی۔

?Mr.haidr are there

www.novelsclubb.com

فون سے آواز ابھرنے پر عاقب نے گربڑا کر جواب دینے کے ساتھ رابطہ منقطع کیا۔ کیونکہ آج کل یہ چھوٹی آفت اسے کچھ زیادہ ہی ڈسٹرب کرنے لگی تھی۔ آج دس دن بعد وہ اسے نظر آئی تھی۔ پارٹی والے دن کی بحث کے بعد وہ نظر نہیں آئی تھی۔ اور وہ ان دنوں بہت عجیب بے چینی سا محسوس کر رہا تھا بار بار اسکی کی ہوئی باتیں اور اپنی اس دن کی غیر ارادی حرکت یاد آکر اسے اور مضطرب کر جاتی تھی۔ ابھی کچھ دن پہلے ہی الینہ سے پتا چلا تھا کی اسنے سٹیٹ ٹاپ کیا ہے۔ پھر ہاتھ میں پھولوں کا بوکا لئے تھمس اپ کرتی فوٹو کو جگہ جگہ یونی کے لگے بینرز پر بھی دیکھ چکا تھا۔ گھر میں سب اسکی تعریف کرتے نہیں تھکتے تھے۔ ابھی بھی وہ سب کو مٹھائی دیتی ہوئی نجانے کونسی نئی اطلاع دے رہی تھی کے سب بڑے اسکے سر پر ہاتھ رکھ رکھ کے مسکراتے ہوئے کچھ کہہ رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"اب پتا نہیں کونسا نیا کارنامہ انجام دیا ہے ان سب کی چہیتی نے اللہ جانے۔" عاقب بڑبڑاتا ہوا تجسس کے مارے ان سب کی طرف بڑھا۔

"بھائی مبارک ہو یار آپ کی مسز نے نا صرف ٹاپ کیا بلکہ فارن یونیورسٹی میں فل سکولرشپ پر سیٹ بھی لائی ہے، یہ لئیں مٹھائی کھائیں۔" راحب بڑا سا ملائی چھم چھم اسکے منہ میں گھسیڑتے ہوئے بولا۔

Iam proud of u beta

"مجھے فخر ہے کی آپ ہمارے آنگن کی روشنی ہیں۔" عاقب کے بابا مسکراتے ہوئے بولے۔

"ہاں! بھائی صاحب پہلے تو سٹیٹ ٹاپ کر کے ہمارا سر فخر سے اونچا کیا اور اب یہ آسٹریلیاء کے ٹاپ یونیورسٹی میں اڈمیشن لیکر ہمیں اور بھی خوش کر دیا ہے، جتنی رہیں بچے اللہّ ہر میدان میں آپ کو کامیابی و کامرانی دے۔ یہ ثاقب کے بابا تھے۔

"بھائی صاحب میں تو کہتا ہوں ایک گرینڈ پارٹی ہونی چاہئے اس بات پر۔" راحب کے بابا دونوں بھائیوں کی گفتگو میں حصہ لیتے ہوئے بولے۔

"نہیں! چاچو میں پہلے ہی بتا چکا ہوں کے میں ابھی اس نکاح کو ڈسکلوز نہیں کرنا چاہتا۔" عاقب اس پر نظر جما کے بولا۔ جواب کزن پلٹن کے ساتھ مسکرا مسکرا کر بات کر رہی تھی۔

"ساری زبان کی تیزی میرے سامنے ہی ہوتی ہے دوسروں کے لئے منہ میں مصری گھل جاتی ہے محترمہ کے۔" عاقب نے جل کے سوچا۔

"بیٹا لیکن۔"

"چاچو ابھی وہ بچی ہے اور موسٹ امپورٹنٹلی سٹوڈنٹ ہے سو اسے ہمارے بزنس سرکل سے دور رکھنا ہی بہتر ہے۔" عاقب سمجھاتے ہوئے بولا۔

"بات تو عاقب کی بھی ٹھیک ہے، لوگوں کی ہزاروں زبان ہوتے کہیں یہ نا کہنے لگے کی ہم نے بچی کی کامیابی دیکھ کر رشتہ کیا ہے کیونکہ شفق نے جس یونیورسٹی سے ٹاپ کیا ہے وہ ملک کے ٹاپ ٹین یونیورسٹیس میں سے ایک ہے، بھئی ہم نہیں چاہتے کی ہمارے کسی بھی عمل سے ان خوددار لوگوں کی خودداری، انہوں

نے یہ رشتہ بھی اماں جان کی خواہش اور زبان خیال کر کے کیا ہے۔ عزار صاحب کچھ سوچتے ہوئے بولے۔ جس سے سب مطفق ہوئے۔ کیونکہ وہ لوگ نہیں چاہتے تھے کی پارٹی میں کوئی ان دونوں کے درمیان سٹیٹس کو مدع بحث بنائے جس کی وجہ سے شفق یا اسکی فیملی کے سیلف ریسپیکٹ یا خوداری پر ضرب لگے۔اب عاقب کا رخ اسکی طرف تھا جو خواہ مخواہ اسے اگنور کرنے کی کوشش میں ہلقان ہو رہی تھی۔

حاضرین متوجہ ہوں اب آئے ہیں اسپیشل پرسن جو اپنے اسپیشل انداز میں اپنے زندگی کے اسپیشل فرد کو اپنے اسپیشل ہونے کا احساس دلاتے ہوئے اسپیشل مبارک باد پیش کریں گے تالیاں۔ بھائی پلز۔ راعب سائیڈ پر ہوتے ہوئے ہاتھ سینے پر رکھ کر جھکتے ہوئے اسے راستہ دیا۔

www.novelsclubb.com

راعب بھائی آپ اپنا یہ اسپیشل نامہ بند کریں اور چلیں دادو سے پرمیشن لیکر باہر چلتے ہیں۔ شفق عاقب کو یکسر نظر انداز کرتی ہوئی بولی۔ کیوں وہ اسکی اس دن کی نہیں بھولی نہیں۔

ہائے یہ ناراضگی کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

روٹھتے ہو تو اور بھی حسین لگتے ہو

اس لئے ہم نے تم کو خفا رکھا ہے۔

"راغب اپنی بکواس بند کرو۔"

.And coungretulations

www.novelsclubb.com

عاقب نے سپاٹ چہرے کے ساتھ اپنا ہاتھ اسکی طرف بڑھایا۔ جسے وہ سب کا خیال کرتے ہوئے تھوڑی جھجھک کے ساتھ تھام گئی ورنہ اس ہاتھ کو تو کھائی میں گرنے سے بچنے کے لئے بھی نا تھامتی مروت بھی عجیب چیز ہے۔ ادھر شفق اسکے مظبوط

مردانہ ہاتھ میں اپنا نازک ہاتھ دیکھ الجھن محسوس کر رہی تھی جو وہ چھوڑنے کا نام ننھی1 لے رہا تھا۔تو

ادھر عاقب اسکے گلابی نرم و ملائم ہاتھ تھام کر عجیب سے احساسات سے دوچار ہوا تھا اس سے پہلے کی سب نوٹ کرتے شفق نے فوراً اپنا ہاتھ کھینچا۔عاقب کو اپنے خالی ہاتھ دیکھتے ہوئے کچھ دن پہلے اپنے ماما کی کہی بات یاد آئی۔جب وہ شفق کو لیکر اسکے رویہ کو نوٹ کرتے ہوئے کہا تھا۔

"بیٹا نکاح کے رشتہ میں بہت طاقت ہوتی ہے ایک عجیب سی لزت اور کھینچاؤ ہوتا ہے اس میں جو تم بہت جلد محسوس کرو گے" ماما کی بات تو سہی ہوتی جا رہی ہے وہ بڑبڑاتا ہوا اندر بڑھ گیا۔کیونکہ مغرب کی اذان ہونے کی وجہ سے سب اندر جا رہے تھے۔

ابھی سب دادو کے روم بیٹھے شفق کا انتظار کر رہے تھے۔ جس سے ٹریٹ کی جگہ سب نے فروٹ سئیلیٹ کی مانگ کی تھی۔ سب کا کہنا تھا کی وہ بہت اچھا بناتی ہے۔ اور عاقب چاہ کر بھی یہاں سے اٹھ نہیں پا رہا تھا۔ تبھی ملاذمہ کے ہاتھوں بڑی سی ٹرے لیکر وہ باقی چاروں لڑکیوں کے ساتھ اندر داخل ہوئی اسے دیکھ تھورا ٹھٹکی پھر اپنی ازلی خود اعتمادی کے ساتھ سب کی طرف بڑھ گئی۔

"لڑکی فروٹ سئیلیٹ بنا رہی تھی یا بیر بل کی کھچڑی جو اتنی دیر لگ گئی، چھ بجے گئی تھی تم اب آٹھ بجر ہے ہیں۔" ثاقب معصنوعی خفگی سی بولا۔

"بھائی ٹھنڈا بھی ہونا ہوتا ہے۔" وہ سب کے آگے کٹورے رکھتی ہوئی ہنس کر بولی۔ عاقب بس اسکے انداز دیکھ رہا تھا جو گھریلو انداز میں بہت اپنی اپنی لگ رہی تھی۔

"ہاں! اور تب تک تم عورتیں باتیں بگھارتی بیٹھ گئی ہو نگی ہے ناں؟۔" راعب انھیں چڑھانے کو بولا۔ اور کی بات کے رد عمل چاروں لڑکیاں ایک ساتھ اپنی جگہ

سے خطرناک ارادوں کے ساتھ کھری ہوئیں۔ لیکن شفق کے رہتے ہوئے جوابی کاروائی اسے ہی سونپی گئی تھی۔

"یہ عورت کیسے کہا؟" وہ کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولی۔

"یقیناً آپ خواتین کو؟" راغب دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے بولا۔

"یہ صحیح ہے بندے کی جب خود کے ٹولے کی ریٹائرمینٹ کی عمر چل رہی تو وہ پھر وہ دوسروں پر نقطۂ اٹھاتا ہی ہے، اور ہاں ہم پانچوں میں کوئی ایک چوبیس کی بتادیں اور آپ سب شروع ہی پچیس سے ہو کر بتیس پر ختم ہوتے ہیں توبہ توبہ اللہ جھوٹ نا بلوائے لیکن بوڑھے ہو رہے ہیں کہنا غلط نہیں ہو گا۔" شفق سب کی طرف انگلی سے اشارہ کرتی کانوں کو ہاتھ لگاتی ہاتھ نچانچا کر بولی۔ دادو نے منہ نیچے کر کے اپنی مسکراہٹ روکی۔

"بھائی دیکھیں لیں آپ کو بھابھی عمر کا طعنہ دے رہی ہیں وہ بھی ابھی سے۔" راعب نے عاقب کو میدان میں آنے پر اکسایا کیونکہ اس سے مقابلہ صرف

عاقب ہی کر سکتا تھا۔ جس پر اس نے شفق کے چہرے کو دیکھا جو لال ہو چکا تھا شرم سے نہیں غصہ سے۔

عشق نے غالب نکما کر دیا

ورنہ ہم بھی آدمی تھے کام کے۔

ثاقب عاقب کی طرف جھک کر شعر پڑھا عاقب نے بس ایک گھوری سے نوازا۔

"راغب بھائی شائد آپ کو سئیلیٹ پسند نہیں آیا، تبھی میری مخالفت کر رہے ہیں۔" شفق کٹوری کی طرف ہاتھ بڑھاتی ہوئی بولی۔

"کون کافر تمہاری مخالفت کر رہا ہے یار؟ تم تو ملکہ یہاں کی ہیڈ آف دی ڈیپارٹمنٹ یہ ظلم نا کرو۔" اسنے کٹوری پیچھے کھینچی جیسے وہ سچ میں لے لے گی۔ اور یہ مکمل منظر دیکھ کر داد وادا سی سے مسکراتے ہوئے شفق کو اپنے پاس آنے کا اشارہ کیا۔

"بیٹا اب اس رمضان پر اپنے یہیں رہنا ہے اسے کا بعد تو آپ دو سال کے ل ئے ہم سب سے دور چلی جائنگی۔" دادو غمگیں لہجہ میں بولی۔ جس پر سب کی ہاتھ اپنے اپنے کٹوریوں پر رک گئے۔ شفق اپنی جگہ سے اٹھ کر انکے پاس ائی۔

"میری پیاری دادو ہماری زندگی میں کچھ لوگ موسم کی طرح ہوتے ہیں جو جانے کے ل ئے ہی آتے ہیں، اب جانے والے موسم کے غم میں ہم آنے والے موسم کو نظر انداز تو نہیں کر سکتے ناں، اس لی ئے گزرے موسم کا غم منانے کے بجائے آنے والے موسم کو خوش آمدید کہنا چاہئے، اور پھر اس میں اتنا اداس ہونے کی ضرورت ہی کیا ہے۔" شفق اپنی اداسی چھپاتے ہوئے مسکرا کر بولی۔

کیونکہ اسے یقین تھا اسکے جانے کے بعد عاقب ضرور کوئی فیصلہ لے لگا، اداس اس لی ئے نہیں تھی کے رشتہ ختم ہو جائے گا کیونکہ جو شروع ہی نہیں ہوا اس کا اختتام کیسا، غم تو اس بات کا تھا کی شائد وہ پھر کبھی ان محبت کرنے والے لوگوں کے بیچ نا آسکے۔ شفق کے ان الفاظ کی گہرائی صرف وہی سمجھ سکتا تھا۔ اس نے اپنا چمچہ

کٹورے میں واپس رکھ کر اسے دیکھا کیا یہ مکمل منظر وہ دوبارہ دیکھ پائے گا۔یہ سوچ آتے ہی اسے اپنے اندر کچھ خالی خالی سا محسوس ہوا۔

"ایسا کیوں کہہ رہی ہو اللہ نا کرے کبھی میری بچی ہم سے دور ہو دو سال کی بات ہے ان شاءاللہ جلد گزر جائینگے پھر ہم تمہیں دھوم دھام سے ہمیشہ کے لئے رخصت کر کے لائینگے اور بیٹا ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا کی تم اس آنگن کی روشنی ہو اور تمہیں اسی آنگن کو روشن کرنا ہے۔" دادو اسے ساتھ لگاتی بولیں۔عاقب اسے دیکھ رہا تھا جس کا چہرا بالکل سپاٹ تھا۔

"ہاں! پھر بھائی سینا ٹھوک کے کہیں گے شفق میرا نصیب میرے آنگن کی روشنی ہو تم۔ویسے

www.novelsclubb.com

دادو یہاں لفظ آنگن نہیں گارڈن ہونا چاہئے تھا۔" کمرے کی اداسی کو دور کرنے کر لئے راحب نے ہنستے ہوئے مسخری کی۔جس پر کمرے کا ماحول دوبارہ خوشگوار ہوا۔

"اور ایک اہم خبر دادو نے شہر سے باہر موجود اپنے فارم ہاؤس پر دو دن ہم سب گھومنے جانے کی اجازت دے دی ہے، جس کیلئے دو دن بعد ہم یہاں سے صبح صادق کو روانہ ہونگے، خواتین کو اطلاع دی جاتی ہے کے وہ جنگلاتی علاقہ ہے تو میک اپ کے سامان کے بجائے وہاں کے حساب سے پیکنگ کریں، کیونکہ آپ کے میک اپ والے ڈراؤنے چہرے کے ہم عادی ہیں وہاں کے معصوم جانور نہیں، حادثاتی طور پر ہوئے سامنے میں ڈر کر اگر وہ لوگ شہر کا رخ کر لیں تو پورے عوام کیلئے مسئلہ کھڑا ہو جائے گا۔" راعب بات کے اختتام پر لڑکیوں کو آگ لگانا نہیں بھولا تھا۔ سب نے خونخوار نظروں سے اسے دیکھا تو اسنے اپنے کانوں کو ہاتھ لگا کر سوری کہا۔

www.novelsclubb.com

"بھائی آپ کے کیا خیالات ہیں؟*راغب نے کب سے خیالوں میں کھوئے عاقب کے کاندھے پر ہاتھ رکھا۔

"کک۔ کیا مطلب؟" عاقب چونک کے ہوش میں آیا تھا۔

"مطلب آپ چلینگے یا ہمیشہ کی طرح آپ اور آپ کی پہلی بیوی، میرا مطلب ہے آفس۔" راغب اسکا اٹھتا ہاتھ دیکھ کر بات سمبھالی۔

"چلو نگا ویسے بھی بہت دنوں سے روٹین چینج نہیں ہوئی۔" عاقب شفق پر ایک نظر ڈالتا ہوا بولا۔ اسے اپنی ماما کی باتوں کو آزمانہ تھا کیا وہ سچ میں اسکے لئے کچھ فیل کرنے لگا ہے یا پھر ایسے ہی ویسے بھی شفق کے جانے سے پہلے اسے کوئی فیصلہ لینا تھا۔ اور اسکے لئے اسے اسکے قریب رہنا ضروری تھا اور یہ اچھا موقع تھا۔

"سیدھے سیدھے بولیں کیوں چل رہے ہیں ہمیں سب سمجھ آرہی ہے آپ کی یہ روٹین کی تبدیلی۔" راغب اسکے کان میں گھس کر شفق کی طرف اشارہ کرتا ہوا بولا۔ اسنے بھی ایک دھموکے سے معقول جواب دیا تھا۔ اب سب وہاں جانے کی پلاننگ میں مصروف ہو چکے تھے۔ وہ بھی اس پر ایک نظر ڈالتا وہاں سے اٹھ گیا۔

---

www.novelsclubb.com

آج وہ مسٹر صمد کے فلیٹ پر آئی تھی۔وہ الشبہ کے ساتھ ڈرائینگ روم میں بیٹھی تھی مسٹر صمد کچن میں انکے لئے نوڈل بنا رہے تھے۔الشبہ کی نظر بار بار ڈرائینگ روم سے نظر آتے کچن کے دروازے پر تھی۔وہ الشبہ کی نظروں کے تعاقب میں دیکھتے ہوئے ہولے مسکرائی پھر اسے مخاطب کرتی ہوئی بولی۔

الشبہ آپی میں نے کہیں پڑھا تھا کی جس انسان سے بہت محبت ہو نا اس سے جب نفرت ہوتی ہیں ناں

وہ بھی شدید ہوتی ہیں، لیکن پتا ہے میرا کیا ماننا ہے؟

کیا؟الشبہ بنا اسکی طرف دیکھے پوچھا

"میرا ماننا ہے کی جس سے محبت ہوتی ہے نا اسے لاکھ چاہنے کے باوجود بھی نفرت نہیں ہو سکتی، ہاں ناراضگی، بدگمانی، انا، دوری یہ سب ممکن ہے، لیکن نفرت مشکل، کیونکہ ہمارا دل کوئی گھر کا نیم پلیٹ تھوڑی ہے جہاں محبت ہٹا کر نفرت

لکھدی جائے یا اپنائیت ہٹا کر بیگانگی۔"شفق کی گہری نظریں خود pr محسوس کر کے الشبہ نے چونک کر اپنی نظروں کا زاویہ بدل کر اسے دیکھا۔

"اور بات جب بچپن کی محبت کا ہو تو کیا ہی کہنا، ہم تو بچپن کی یادوں پاگل پاگل حرکتوں تک کو نہیں بھولتے، محبت کو بھولنے یا بدل جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔"اسکی باتوں کا مطلب سمجھتے ہوئے الشبہ اپنی نظریں ادھر ادھر گھمانے لگی۔

"پریشان ناں ہوں انہونے جان بوجھ کر مجھے کچھ نہیں بتایا، وہ تو پرسوں مجھے کچھ سمجھا رہے تھے تو بس۔"وہ الشبہ کا ہاتھ پکڑتے ہوئے بولی۔کیا آپ انہیں معاف نہیں کر سکتی۔الشبہ نے تڑپ کر اسے دیکھا۔پھر اپنا ہاتھ چھڑاتی ہوئی بولی۔

"کیا تم میری جگہ ہوتی تو ایک ایسے انسان کو معاف کر دیتی، جس کے خواب دیکھ کر تم نے جوانی کے سرحدوں پر قدم رکھا ہو اور جب وہ پوری طرح تمہارے نام لکھ دیا جائے تم اس خوشی کو پوری طرح محسوس بھی نا کر پائی ہو اور وہ تمہیں آکر یہ کہے کی تم اسکے گلے باندھ دی گئی اسے تم سے کوئی لینا دینا نہیں تم صرف مجبوری ہو اسکے

خوابوں کی دنیاں میں جانے کی صرف ایک معمولی سی چابی تمہاری کوئی اہمیت یا ضرورت نہیں ہے۔تو تم کیا کرتی معاف کرتی اس ہر جائی کو تمہارے معصوم خوابوں کے قاتل کو معاف کر دیتی کیا اتنا ہی آسان ہے ؟۔"الشبہ کی باتوں سے اس کے اپنے بہت پرانے زخم ہرے ہوئے وہ بھی تو یہ سب سن چکی تھی۔فرق اتنا تھا کی اس شخص سے اسے محبت نہیں تھی لیکن رشتہ بہت گہرا تھا۔وہ خود کو کمپوز کرتی دوبارہ بولنے کے کوشش کی۔کیونکہ اس شخص میں اور مسٹر صمد میں فرق تھا زمین آسمان کا فرق۔

"آپی میں جانتی ہوں ایسے انسان کو معاف کرنا بہت مشکل ہے،اور ناں ہی میں آپ کے درد کو سمجھنے کا دعوا کرتی ہوں، جس کا درد وہی سمجھ اور سہ سکتا ہے، میں صرف آپ سے اتنی سی ریکویسٹ کرونگی کے صمد بھائی کے لئے دل میں معافی کی تھوڑی سی گنجائش بنا کر انھیں معاف کر کے ایک بار انکی محبت کو محسوس کریں، وہ

www.novelsclubb.com

آپ سے بہت محبت کرتے ہیں، ورنہ سات سال کے طویل عرصہ سے آپ کے انکی طرف قدم بڑھانے کا انتظار نہیں کرتے۔"

"ہمممم! میں کوشش کرونگی۔" الشبہ پر سوچ انداز میں بولی۔ نظر سامنے سے ٹرے تھام کے تے مسٹر صمد پر تھی۔

کوشش نہیں کرنی ہے بھابھی پلس آپی عمل کرنا ہے کیونکہ یہ آپ کے بہن پلس نند کا حکم ہے۔ شوہ الشبہ کو گلے لگاتی ہوئی بولی۔

"بھئی کیا حکم دیا جارہا ہے؟ مسٹر صمد نے ٹرے درمیانی ٹیبل پر رکھتے ہوئے پوچھا۔ وہ کچن سے انکا اموشنل سین دیکھ چکے تھے۔

ژیہی بھائی کے میری واپسی سے پہلے آپ دونوں اپنے ولیمہ کی دعوت کرادیں۔

"اچھا بھئی دعا کرو سنا ہے بہنوں کی دعا بھائیوں کے حق میں جلد قبول ہوتی ہے۔" وہ الشبہ پر نظریں گاڑھے بولے۔

"تم واپس جا رہی ہو؟" الشبہ صمد کے نظروں کو نظر انداز کرتی ہوئی حیرانی سے اسے دیکھا۔

"ہاں! اب مجھے اپنی خاموشی کو الفاظ دینا ہے اور اس معصوم کو انصاف دلانا ہے، اور اپنے اندر کے گھٹن اور بے چینی سے ہمیشہ کے لئے چھٹکارا پا کر کھلی فضاء میں سانس لینا ہے۔" وہ ایک عزم سے بولی۔

"اللہ تمہیں کامیاب کرے۔ آمین۔ شتینوں نے صدق دل سے امین کہا۔

"ویسے اگر میرا کوئی چھوٹا بھائی ہوتا ناں تو میں ہمیشہ کے لئے اپنی پیاری سی بہن کو اپنی بہن بنالیتا۔" مسٹر صمد نے اسکے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرا۔

"تب بھی آپ ایسا نہیں کر پاتے کیونکہ میڈم نکاح شدہ ہیں اور سات سمندر پار کوئی بیتابی ان۔ کا دن گن گن کر انتظار کر رہا ہے۔ شالشبہ شوخی سے اسے کاندھا مار کے بولی۔

"ہنہ! انتظار۔" شفق نے نفرت سے سوچا۔اب ضروری تو نہیں جیسا ہم سوچیں ویسا ہو بھی کبھی کبھی ہمارے سوچ کے برعکس بھی ہوتی ہے خیر یہ ابھی شفق یہ بات سمجھنے سے قاصر ہے۔

"یہ تو بہت اچھی بات ہے اللہ آپ کو ہمیشہ خوش رکھے، اینڈ کل ہم ڈنر ساتھ کر رہے ہیں۔ مسٹر صمد نے اطلاع دی۔

"نہیں کل آپ دونوں کا ڈنر میری طرف سے ہے کیونکہ میرا نیکسٹ ویک ہی جانے کا ارادہ ہے۔"

"ٹھیک ہے لیکن ایک دن ہمارے طرف سے بھی ہو گا۔الشبہ نے رضامندی دی۔

www.novelsclubb.com

----------1----------

صبح کے سات بجے وہ لوگ ہلکا پھلکا ناشتہ کر کے سب کی ڈھیروں نصیحتوں کے ساتھ چار گاڑیوں میں فارم ہاوس کے لیئے روانہ ہوئے تھے۔ تقریباً پانچ گھنٹے کی

نان سٹاپ ڈرائیونگ کے بعد بارہ بجے کے قریب وہ فارم ہاؤس پہونچے تھے۔فارم ہاؤس پر پہلے ہی ملازموں کے ساتھ کوک کو بھیج دیا گیا تھا۔جس وجہ سے بھوک بھوک رونا رونے کی نوبت نہیں آئی تھی کھانا تیار تھا سب نے پہلے سیر ہو کے کھانا کھایا پھر فریش ہونے کی زحمت کئے بغیر اپنے اپنے کمروں میں آرام کے غرض چلے گ ئے۔

چار بجے کے قریب شکار کے شوقین عاقب نے سب کو جنگل شکار پر چلنے کے ل ئے ذبردستی اپنے ہیٹلر سٹائل دھمکی دے کر جگایا تھا۔اور اس وقت وہ سب جنگل میں عاقب کے پیچھے چل رہے تھے اور وہ جناب دادا جی کی بڑی سی شکاری بندوق لیکر آگے چل رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

لڑکے اس سے دو قدم پیچھے تھے جبکہ لڑکیوں نے سلووا کینگ میں اپنا ریکارڈ بنانے کے عزم کے ساتھ دس بارہ قدم پیچھے چل راہی تھیں۔خیر چل رہیں تھیں کہنا زیادتی ہو گی وہ لوگ کسی پارک میں ٹہل رہیں تھی آس پاس کا جائزہ لیتے

ہوئے تبصرہ بھی جاری تھا۔ایک شفق تھی جو سخت جھنجھلائی ہوئی تھی اسے یہ جنگل میں بلاوجہ کی سیر بالکل نہیں پسند تھا اس لیئے تب سے عاقب کو کوس رہی تھی۔یوں ہی بے زارگی سے آس پاس کا جائزہ لیتے ہوئے اسکی نظر ایک بڑے سے پیڑ پر لگے بورڈ پر لکھے نام پر پڑی اور دوسری نظر سب سے آگے چل رہے عاقب پر جو کاندھے پر بندوق رکھے ادھر اُدھر کسی ماہر شکاری کی طرح شکار کی تلاش میں نظر دوڑا رہا تھا۔وہ فوراً سے پہلے دور کر راحب کے پاس پہونچی۔

"راحب بھائی ثاقب بھائی کہاں ہیں؟"شفق نی عجلت میں پوچھا۔کیونکہ اس ہٹلر کو وہی سنبھال سکتے تھے۔

"بھائی کو کوئی امپورٹنٹ کال آئی تھی اس لیئے وہ ہم سے کچھ پیچھے ہیں ابھی ہمیں جوائن کرینگے،کیوں خیریت کوئی پریشانی ہے؟۔"راحب اسکی پریشان شکل دیکھ کر بولا۔

www.novelsclubb.com

"یہ کنچڑلہ کے جنگل ہیں، آپ اپنے ہلاکو خان بھائی کو روکیں جلدی۔" پریشانی اسکے انگ انگ سے جھلک رہی تھی۔ جو شفق کی طبیعت خاصا تو بالکل نہیں تھا۔ راحب نے کم از کم پہلی بار اسے پریشان دیکھا تھا۔

"ہاں جانتا ہوں پر بھائی کو کیوں روکنا ہیں؟۔" راحب اچمبھے سے بولا۔

"افف! بھائی آپ کو پہلے سے پتا تھا اور آپ نے پھر بھی اپنے بھائی کو اکبر اعظم بننے دیا؟" شفق پریشانی سے سر پر ہاتھ مار کے بولی۔

"کیوں تمہیں نہیں پتا تھا کی ہمارا فارم ہاؤس یہاں ہے؟" راحب نے الٹا سوال کیا۔

"میں سارا راستہ سوتی رہی تھی کیسے پتا ہوتا، ابھی میں نے وہاں پر بورڈ دیکھا تو آپ کے پاس آئی آپ انہیں روکیں فوراً۔"

www.novelsclubb.com

"تم کچھ بتاؤ گی تو میں کچھ کرو نگا نا بنا جواز کے گیا تو پہلے وہ میرا ہی شکار کرینگے۔"شفق نے غصہ سے اس چھ فٹ کے بندے کو دیکھا جو اپنے بھائی سے ڈر رہا تھا۔

"کنچڑلہ جنگل کے بارے میں میں نے حال ہی میں ایک بک میں پڑھا تھا کی یہاں بہت سے قبائیلی گروہوں کے علاوہ کچھ ایسے مانیتا والے لوگ بھی رہتے ہیں، جو یہاں کے جانوروں کو تو دور کی بات پیڑ پودوں کو تک کسی باہر والوں کو چھونے کی تک اجازت نہیں دیتے کجا کی شکار، یہاں تک سرکاری لوگوں کو بھی نہیں،اور آپ کے بھائی چلے ہیں،اووشٹ!۔"شفق نے ساری تفصیل بتاتے ہوئے سامنے کا منظر دیکھ تو پریشانی سے سر پر ہاتھ مارا جس بات کا ڈر تھا وہی ہوا۔

www.novelsclubb.com

جہاں دس بارہ بڑے بڑے بالوں والے عجیب و غریب حلیہ والے لوگ خوانخوار نظروں سے عاقب کو دیکھ رہے تھے۔اور وہ نشانہ بازی کے میدان میں کھڑے کسی ماہر نشانہ باز کی طرح سامنے بڑے سے ھنس پر نشانہ تانے کھڑا تھا۔اس سے پہلے کی

وہ شوٹ کرتا۔ شفق تیر کی تیزی سے اسکے پاس پہونچ کر بندوق کا رخ اُپر کی جانب موڑ دیا۔ جس سے جنگل کے خاموش فضاء میں ٹھا کی آواز گونج اٹھی تھی۔اور ھنس بھی تیز آواز کی وجہ سے پاس جھاڑیوں میں غائب ہو گیا تھا۔ باقی سب اپنی اپنی جگہ ساکت تھے البتہ وہ لوگ اپنی لہو رنگ آنکھوں کے ساتھ انکے پاس پہونچ چکے تھے۔

"یہ کیا کیا لڑکی؟ دماغ خراب ہو گیا ہے تمہارا میر انشانہ اور شکار دونوں چوک گئے۔" عاقب غصہ سے بندوق نیچے پھیک کر دھاڑا۔ شفق ڈرنے کے بجائے اسکے قریب ہوئی پھر لاڈ سے اسکا بازو تھام کے بولی۔

"ارے مانا کی آپ مجھ سے بہت ناراض ہیں لیکن یہ کہاں کا انصاف ہے کی اپ اپنا غصہ ان معصوم جانوروں پر نکالیں، کیا میں آپ کو نہیں جانتی آپ ایک چونٹی تک کو نہیں مار سکتے چلے ہیں ھنس مارنے، غصہ تھوک دیں ناں پلز۔" شفق پیار سے اسکے کسرتی بازو پر اپنی ٹھوڑی رکھے آنکھیں معصومیت سے پٹپٹا رہی تھی۔ وہ

حیرت کا مجسمہ بنا ہونق شکل سے اسے تک رہا تھا۔ پیچھے کھڑی کزن پلٹن غش کھانے کو تھے کیوں کہ سامنے کا منظر ناقابل یقین تھا۔

"تم!۔" عاقب نے کچھ بولنے کی کوشش کی کے شفق نے درمیان ہی میں بات کاٹ دی۔

"ہاں! جانتی ہوں میں نے بچوں کو نہیں لا کر اچھا نہیں کیا، اور یہ بات آپ مجھے کئی بار بتا چکے ہیں غصہ بھی کر چکے ہیں کل سے بات بھی نہیں کر رہے میرے ساتھ۔" شفق روٹھے ہوئے انداز میں منہ بسور کر بولی۔ عاقب بچوں والی بات پر دیدے پھاڑ کر اسے دیکھا۔ لیکن ایکٹنگ اور ڈائلوگ ابھی باقی تھا۔

"لیکن آپ بھی تو سوچیں نا جنگل کتنا گھنا اور خطرناک ہے بچے ڈر جاتے تو، پھر بچے کسی غیر کے پاس تو نہیں ہیں۔" وہ ایک ہاتھ سے اسکا چہرا اپنی طرف موڑتے ہوئے پیار سے یاد دہانی کرا رہی تھی۔ سب منہ کھولے شفق کی گل افشانی سن رہے

تھے۔کچھ ایسا ہی حال عاقب کا تھا۔اور باباجی لوگ بھی انہیں عجیب نظروں سے دیکھ رہے تھے۔جوان کی موجودگی فراموش کئے خود میں مگن تھے۔

"بچے؟"عاقب بامشکل بولنے کے قابل ہوا۔

"ہاں! ہمارے بچے پریشان کیوں ہوتے ہیں اپنے دادی کے پاس ہی ہیں اور کتنے لوگ ہیں وہاں انکا خیال رکھنے کیلئے اور پھر ابھی ہم بھی جانے ہی والے ہیں۔"اس نئے گل افشانی پر تو عاقب گرتے گرتے بچا۔مطلب ابھی نکاح کی گاڑی ہی مجدھار میں تھی منکوحہ کے مزاج نہیں مل رہے تھے اور یہاں بات بچوں تک پہونچ گئی۔

"تم دونوں شادی شدہ ہو؟"ان میں سے ایک آدمی آگے آکر انہیں مشکوک نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"شادی شدہ۔ہاہاہا۔۔باباجی ہمارا پانچ سال کا ایک شرارتی سا بیٹا اور دو سال کی ایک پیاری سی بیٹی بھی ہیں اور آپ پوچھ رہے ہیں کی شادی شدہ ہو؟"اب تو باقی سب کا جو حال تھا سو تھا عاقب نے تو گرنے سے بچنے کے لئے باضابطہ پیڑ کا سہارا

لیا تھا۔ مطلب باپ کو ہی پتا نہیں کے انکے دو دو سپوت دنیاں میں آ چکے ہیں۔ وہ آنکھیں پھاڑے اس چھوٹی آفت کو دیکھ رہا تھا جس نے مبالغہ آرائی کی ساری حدیں ہی پار کر دی تھی۔

باباجی بھی دیدے پھاڑے اس مشکل سے بیس اکیس سال کی لڑکی کو دیکھ رہے تھے۔ جس کی فراٹے بھرتی زبان کہہ رہی تھی کی اسکا پانچ سال کا بچہ ہے۔ باباجی کو مشکوک نظریں خود پر محسوس کر کے شفق دوبارہ سے اداکاری کے میدان میں اپنے جوہر دکھانے کود پڑی۔

"ایسے نا دیکھیں باباجی میں بہت چھوٹی تھی شائد جب اسکول جانا شروع کیا تھا، تبھی میری شادی ہو گئی تھی میں بھی خوش تھی کہ چلو جی پڑھائی سے جان چھوٹ گئی لیکن مجھے کیا پتا تھا کی میں اسکول سے چھوٹ کر ایک سخت کھڑوس ہٹلر اور ظالم صفت انسان کے پاس ساری زندگی کے لئے قید ہو چکی ہوں۔" شفق مسکین شکل بنائی۔ اور اسکی اس اداکاری پر تو کوئی بھی اوسکر دے ڈالتا جو مظلوم ہیروئن بنی ہوئی

www.novelsclubb.com

تھی۔ہیر وصاھب تو بس اپنے کئے مظالم یاد کر رہے تھے جو نجانے کب ان سے سرزدہ ہوئے تھے۔جو وہ انہیں اتنے خوبصورت القابات سے نواز رہی تھی۔

"اچھا بابا جی ہم چلتے ہیں، آپ میرے شوہر کا غصہ تو دیکھ ہی چکے ہیں، میں نے اپنی ساری زندگی اس ظالم انسان کے نام کر دی اور انہیں بچے پیارے ہیں بچوں کی اماں نہیں، اب کیا کریں قسمت ہے، چلیں بھی اب آپ کو بچوں کے پاس جانے میں دیر نہیں ہو رہی؟۔"شفق بت بنے عاقب کا بازو سختی سے اپنے نازک ہاتھوں میں تھام کر واپسی کی راہ لی۔باقی سب نے بھی انکی تقلید کی۔اور پیچھے کھڑے بابا جی اس چھوئی موئی سی لڑکی کے ساتھ چل رہے کسرتی بازوں والے انسان کے پشت کو افسوس سے اور شفق کو ہمدردی بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"اچھا ہوا تم لوگ واپس آ گئے میں کب سے تم لوگوں کو کال کر رہا ہوں اب تو میں اندر آنے والا تھا۔"ان سب کے گاڑی کے پاس پہونچتے ہی ثاقب پریشانی سے بولا۔

"آنا تو تھا ہی بھائی اتنی بڑی خوش خبری جو ملی ہے چاچو بننے کی۔" راحب ہنسی روکتے ہوئے بولا۔

"ہنہ! کیا مطلب؟" ثاقب کو لگا کی اسے سننے میں غلطی ہوئی ہے۔

"ہاہاہاہاہاہا۔" اب سب پاگلوں کی طرح سڑک کے کنارے بیٹھ کر زور زور سے قہقہ لگا رہے تھے جیسے لافینگ ایکسرسائز کر رہے ہوں۔ بس تین شخص تھے جو خاموش تھے۔ ثاقب حیران تھا۔ عاقب شفق کو گھور رہا تھا اور خود شفق سب سے بے نیاز گاڑی سے ٹیک لگائے فون چلا رہی تھی۔

"اب تم لوگ خود ہی پاگلوں کی طرح ہنستے رہو گے یا مجھے بھی کچھ بتاؤ گے۔" کافی دیر بعد بھی جب وہ نہیں رکے تو مجبوراً ثاقب کو بولنا پڑا۔

"بھائی وہ کیا لائن تھی۔۔ ہاں۔ ہاہاہا۔۔ پانچ سال کا شراتی سا بیٹا دو سال کی پیاری سی بیٹی۔۔۔۔ ہاہاہا۔۔" راحب بولنے کیلئے اٹھ کر واپس لوٹ پوت ہو گیا تھا۔

"ارے اس سے اچھی وہ لائن تھی، پڑھائی سے جان چھوٹ رہی تھی والی۔۔۔ہاہاہاہا۔۔۔وہاں شفق کا چہرا دیکھنے کے قابل تھا۔"اب کے آواز راغب کی تھی۔

"یار بابا جی بیچارے کے ایکسپریشن دیکھا تھا۔کیسے افسوس سے دیکھ رہے تھے شفق کو۔اہاہا۔"

"اور بھائی کو کھا جانے والی نظروں سے گھور رہے تھے۔ہاہاہا۔۔۔"سب ایک ایک جملہ بول کر واپس قہقہ لگاتے سڑک کنارے گھانس پر لوٹ پوٹ ہو رہے تھے۔اور عاقب بنا پلک چھپکائے ساری فساد کی جڑ کو دیکھ رہا تھا۔جس کی بے نیازی قابل دید تھی۔

www.novelsclubb.com

"بہت ہاہاہا ہو گیا اب بکو ہوا کیا ہے؟"ثاقب انکے بے تکے باتوں اور ہاہاہا سے تنگ آ کر بولا۔پھر سب نے ہنستے ہوئے سارا ماجرا سنا ڈالا اب انکے قہقہوں کے ساتھ

ثاقب کا قہقہہ بھی شامل تھا۔عاقب ثاقب کو بھی سب کا ساتھ دیتا دیکھ کر ان سب سے بے نیاز کھڑی اس فساد کی جڑ کے پاس گیا۔

"کیا بکواس تھا وہ سب؟"عاقب اسکے سر پر کھڑا ہو کر غصہ سے تقریباً دھاڑ رہا تھا۔لیکن ادھر بے نیازی برقرار تھی۔

"جب جانتے ہیں بکواس تھا تو پوچھنے کا مطلب؟۔"شفق نے فون سے نظریں ہٹائے بغیر جواب دیا۔

"تم اب میرا میٹر گھما رہی ہو آئم سیریس۔"عاقب اسکا بازو دبوچنے ہی والا تھا کی وہ دو قدم پیچھے ہوئے۔

"عالی تمہارے بھائی کو غلط فہمی یا خوش فہمی جو بھی ہوئی ہے تم اسے دور کرو میں ماما کو کال کر کے آتی ہوں انکے مسڈ کالس آئے ہوئے ہیں۔"وہ عالی کو کہتی فون لیکر سائیڈ پر چلی گئی۔

"یہ۔" عاقب اسکی طرف بڑھنے ہی والا تھا کی ثاقب نے اسکے کاندھے پر اپنا ہاتھ رکھا۔

"شفق نے جو کیا آپ کو بچانے کے لئے کیا۔" ثاقب رسان سے بولا۔

"مطلب؟" سب کی آواز بیک وقت تھی۔

"یہ کانچڑلہ کے جنگل ہیں جو ملک کے کافی وسیع اور گھنے جنگلوں میں شمعار ہوتا ہے، ایک تو یہاں شکار کرنا غیر قانونی ہے دوسرا آپ شکار کرتے جن لوگوں کے نظر میں آئے تھے وہ بہت خطرناک تھے، وہ اپنے جنگل میں اس طرح جانوروں کو نقصان پہنچانے والے کی جان لینے سے بھی بعید نہیں کرتے، مجھے ابھی میرے ایک دوست نے فون پر بتایا تھا جو ہسٹری کا ٹیچر ہے، میں تب سے آپ لوگوں کو کال کر رہا تھا اب تو تنگ آکر بلانے جانے ہی والا تھا کی آپ لوگ ہی آگئے، وہ تو اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کی شفق کو پہلے سے معلوم تھا ورنہ غضب ہو جاتا۔" ثاقب سنجیدگی سے بولا۔

"وہ مجھے یہ منہ سے بھی بتا سکتی تھی، اسکے لئے اسے یہ فضول بکواس کرنے کی کیا ضرورت تھی؟۔" عاقب کو منتبق سمجھ نہیں آئی تھی۔

"بھائی شفق مجھے بتا ہی رہی تھی کے وہ لوگ آ گئے تھے۔" راحب نے بھی حمایت کی۔

"ضرورت تھی کیونکہ ان لوگوں نے آپ کو شکار کرتے دیکھ لیا تھا وہ اسکے بعد آپ کے ساتھ کچھ بھی کرنے سے گریز نہیں کرتے، لیکن ان کے بھی کچھ اصول و ضوابط ہوتے ہیں، وہ کسی سہاگن کا سہاگ نہیں اجاڑتے، اس لئے شفق نے اس ڈرامہ کے ذریعہ ان پر یہ ظاہر کیا کی آپ نا صرف اسکے شوہر ہیں بلکہ ایک گھر گرہستی والے شخص ہونے کے ساتھ ساتھ دو بچوں کے باپ بھی۔" ثاقب کی آخری بات پر سب کا قہقہ دوبارہ اُبلا تھا۔ لیکن عاقب کا دھیان فون کر کے واپس آتی اس لڑکی پر تھا۔ جو نجانے کیا چیز تھی اسے ایک آنکھ پسند نہیں کرتی پھر یہ سب بھی کر جاتی۔

www.novelsclubb.com

"اب آپ اس پر غصہ نا ہونا۔"ثاقب نے اسکی نظروں کے طاقب میں دیکھتے ہوئے سمجھایا۔عاقب فوراً سب سے چار قدم دور ہوا۔

"کیا ہوا؟"ثاقب نے اچنبھے سے عاقب کا فاصلہ قائم کرنا نوٹ کیا۔

"اب عاقب اسے کیا بتاتا کی اس چھوٹی آفت کے الفاظ اور انداز کی وجہ سے وہ ابھی تک پر سکون نہیں ہو پایا ہے۔گال اور بازو پر تو ابھی بھی اسکا لمس تازہ ہے جو اسکی حالت عجیب کر رہا ہے اور ادھر دل صاحب نے آج دس سال بعد اپنی موجودگی کا احساس دلانے کا ٹھان بیٹھے ہیں۔دھڑکنوں کی رفتار کی تو کوئی گنتی ہی نہیں تھی دل میں جیسے کوئی تیز رفتار مشین چل رہی ہو۔آس پاس سب کو دھک دھک کی آواز ناسنائی پر جائے اس ڈر سے بیچارا سب سے فاصلہ قائم کر کے کھڑا تھا۔

www.novelsclubb.com

"چلیں بھائی۔"شفق اسے اگنور کرتی ثاقب سے مخاتب تھی۔

"تھنکس۔"عاقب کے منہ بے ارادہ ہی نکلا۔

?For what

شفق نے حیرانی سے اسے دیکھا۔

.For everything

عاقب کے منہ سے بے ساختہ پھسلا تھا۔ جس پر شفق نے سب کی طرف دیکھا جہاں سب مسکرا رہے تھے۔

"اہ! مینشن ناٹ، میں نے وہ آپ کے لئے نہیں بلکہ عالی اور حیدر مینشن کے باقی لوگوں کے لئے کیا تھا جن کی آپ میں جان بستی ہے، سو میرا شکریہ ادا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔" سپاٹ انداز میں کہتی وہ گاڑی میں بیٹھ گئی۔

"واپسی پر فارم ہاؤس کے قریب موجود کھیتوں کو دیکھتے ہوئے وہ لوگ تقریباً ساتھ بجے قریب فارم ہاؤس لوٹے تھے۔ جہاں ان کے لئے نہایت ہی براسرپرائز وفا کی

www.novelsclubb.com

صورت میں موجود تھا۔جوانکے فارم ہاؤس جانے کی خبر سن کر فوراً سے پہلے وہاں پہونچ چکی۔

ڈنر کے بعد وہ سب فارم ہاؤس کے بڑے سے گارڈن میں کافی کی چسکیاں لیتے ہوئے ساتھ ٹھنڈی ٹھنڈی ہواؤں سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔جنگلاتی علاقہ ہونے کی وجہ سے اتنے گرمی میں بھی موسم کافی خوشگوار تھاافق پر چودھویں کی رات ہونے کی وجہ سے چاند پورے اب وتاب سے چمک رہا تھاجو ماحول کو اور خوبناک بنانے میں پیش پیش تھا۔وہ سب نیچے گھانس پر ہی گول دائرے کے شکل میں بیٹھے تھے۔ہمیشہ کی طرح لڑکے ایک طرف اور لڑکیاں ایک طرف لیکن وفا میڈم عاقب سے چپک کر ہی بیٹھی تھی۔جو شفق کا کم باقی چاروں لڑکیوں کا خون زیادہ جلا رہی۔سب شفق کو اکسا رہے تھے کی وہ کچھ بولے لیکن شفق منہ میں لڈو ڈالے بس سب کی باتوں پر مسکرا کر لڑکیوں کا اور خون جلا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"بھائی مجھے یقین ہے اگر وہ بابا جی پانچ منٹ اور شکی نظروں شفق کو دیکھتے نا اس نے اپنے بچوں کے رشتے تک طے کر دینے تھے پھر میں شفق کو اپنا سمدھن کیسے بناتا۔" راحب کی حسِ شرارت پھر پھڑکی تھی۔ جواب معصنوعی پریشانی والی شکل کے ساتھ شفق کو گھور رہا تھا۔ جب سے وہ لوگ لوٹے تھے ہر کوئی اس بات کا مذاق بنا رہا تھا۔

"بائی دی وے لٹل گرل تم جا کب رہی ہو؟" وفا نے جان کے باتوں کا رخ بدلہ کیونکہ وہ ٹوپک شروع ہوتے ہی عاقب شفق کی طرف متوجہ ہو جاتا تھا۔

"جی سب الموسٹ ڈن ہے بس کمپنی سے جوائن کب کرنا ہے پتا چل جائے تو اس حساب سے ٹیکٹ بک کرائیں گے۔" شفق سنجیدگی سے بولی۔

www.novelsclubb.com

"مطلب تم وہاں جاب کرو گی؟ لیکن تم نے کہا تو کی اسٹڈی کیلئے جا رہی ہو؟۔" وفا حیرت سے منہ پر ہاتھ رکھتے ہوئے دیدے پھاڑ کر بولی۔ جیسے شفق نے جاب کا نہیں مڈر کا کہدیا ہو۔

"ویسے تم جاب کیا کرو گی آئی مین تمہاری ابھی صرف گریجوشن ہوا ہے،اور فارن میں تو اچھے اچھے ویل ایڈوکیٹڈ بندوں کو جواب نہیں ملتی اور تم کمپنی کی بات کر رہی ہو۔" وفا اسکا مذاق اڑاتے ہوئے بولی۔عاقب نے بھی اسکی جاب والی بات پر اسے حیرت سے دیکھا یہ بات اسکے بھی علم میں نہیں تھی۔

"تو میں آپ کو یہ کہو نگی وفا آپی کے آپ نے میری بیسٹی کو بہت ہلکا لیا ہوا ہے۔" وفا کا انداز شفق سے زیادہ الینہ کو برا لگا تھا۔

"مطلب؟" سوال عاقب کے طرف سے تھا۔

"مطلب یہ بھائی کی جب شفق انٹر میں تھی تبھی اس نے بھیا کا آفس جوائن کیا تھا، بھیا اسے تب سے ٹیچ کر رہے ہیں،اینڈ وہ تھی بھی سی ایس کی سٹوڈنٹ سو آسانی سے کام سمجھ میں آگیا،اسکے علاوہ میڈم نے بہت سے کمپوٹر کلاسیس لئے ہوئے ہیں سو گریجواشن کی ڈگری کے ساتھ ساتھ شفق کے پاس تین سال ایکسپیرینس

بھی ہے۔اور اسی بیسئس پر اسے وہاں کے ایک اچھے سوفٹ ویئر کمپنی میں جاب بھی لگی ہے۔"الینہ نے فخر سے گردن اکڑا کے بتایا۔

"لیکن انہیں جاب کرنے کی کیا ضرورت ہے؟"عاقب نے ناچاہتے ہوئے بھی سوال کیا۔

"بھائی بتایا تو تھا خود مختار بننا ہے میڈم کو اس لئے رات دن محنت کر کے اسنے فل سکولرشپ پر سیٹ لائی ہے۔"الینہ شفق کو ساتھ لگاتے ہوئے بولی۔جو اسے مصنوعی گھوری سے نواز رہی تھی۔

"واؤ؟ پھر تو وہاں کے شاندار آفس میں پکا تمہیں کوئی ہینڈسم سا بندہ مل جائے گا مطلب کی لائف اینڈ کریئر دونوں سیٹ۔"وفا ایک آنکھ دبا کے بولی۔شفق کا چہرا ضبط کی زیادتی سے بری طرح لال ہوا تھا۔اور وفا کے لفظ تو جیسے عاقب کی غیرت پر تازیانے کی طرح لگے تھے۔

"یہ کیا بکواس ہے وفا؟"عاقب دھاڑا باقی سب بھی غصہ سے وفا کو گھور رہے تھے۔

"رلیکس عاقب،اور تم سب ایسے کیوں گھور رہے ہو؟اس میں اتنا ہائیپر ہونے والی کیا بات ہے،بچی تو نہیں ہے وہ اب بیس کی ہو چکی ہے۔"وفا سب کی گھوری پر مصنوعی حیرانی سے بولی۔

"مس وفا اگر آپ کو یاد نہ ہو تو میں آپ کو بتا دوں کی میں ایک مڈل کلاس سے بیلونگ کرتی ہوں اور ہماری کلاس میں اس طرح کی بے حیائی نہیں ہوتی۔"شفق غصہ ضبط کرتے ہوئے بے حیائی پر زور ڈال کر بولی۔

"تمہارا مطلب ہے کی۔۔۔"وفا بھی تنک کر کھڑی ہی ہونے والی تھی کے ثاقب بات کو بگڑتا دیکھ کر اسے پہلے کھڑا ہو گیا۔

"گائز۔۔۔گائز۔۔"ثاقب تالی مارتے ہوئے سب کو متوجہ کیا جو پہلے سے اسے دیکھ رہے تھے۔

"جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں شفق اور وفا کی سوچ ایک دوسرے سے کمپلیٹلی ڈفرینٹ ہے، کیوں ناں ایک دلچسپ گیم ہو جائے ان دونوں کے درمیان کیا کہتے ہو؟"ثاقب نے اشتیاق سے سب کی طرف دیکھا۔

"بات تو سہی ہے بھائی لیکن گیم کیا ہو گا؟xہمیشہ کی بے صبر زوفشہ نے پوچھا۔

"گیم کچھ یوں ہو گا کی ہم چند دلچسپ سوالات ان دونوں سے کریں گے اور دیکھیں گے کی آیا ان کی سوچ کہیں ملتی ہے یا نہیں، کیا خیال ہے؟"ثاقب نے سب کی رائے جاننی چاہی۔ جس پر سب نے زور و شور سے حامی بھری۔

"بھائی لیکن!۔"

"کیوں لٹل گرل ہارنے سے ڈر لگتا ہے؟چہ! چہ! بھئی الینہ تمہاری سُپر بیسٹی تو ڈر گئی یار۔"وفا نے چڑانے والی مسکراہٹ سے الینہ کو دیکھا۔ کیونکہ وہ جانتی تھی الینہ اور شفق دو جسم ایک جان تھے ایک کو سلگاؤ آگ دوسرے کو خود ہی لگ جائے گی۔

"مس وفا جیتنا میرا جنوں ہونا ہو لیکن ہارنا تو شفق ابراز نے بھی نہیں سیکھا، اور شائد آپ نے بھائی کی بات دھیان سے نہیں سنی یہ گیم ضرور ہے لیکن اس میں ہار جیت کا کوئی سین نہیں ہے، خیر بھائی آپ سوال کریں۔" شفق وفا کو ٹیکا سا جواب دے کر اپنی ازلی خود اعتمادی کے ساتھ ثاقب کو اجازت دیا۔ اور اسکی یہی خود اعتمادی عاقب کو بے بس کر رہی تھی۔

"اوکے۔۔۔۔۔! پہلا سوال ہے تمہارے مطابق؟ محبت کیا ہے؟ وفا تم پہلے جواب دو۔" ثاقب نے وفا کی طرف اشارہ کیا۔

"ہمممم۔ محبت تو محبت ہے اسے کون ڈیسکرائب کر سکتا ہے، لیکن میرے لیئے محبت کسی کے ہر پل کا ساتھ ہے، اگر شارخ خان کے لفظوں میں کہوں تو محبت دوستی ہے۔" وفا عاقب کو دیکھتی ایک ادا سے بولی۔ اسے اس بات پر ہمیشہ سے فخر تھا کی وہ عاقب کی واحد فرینڈ ہے جو لڑکی ہے۔

www.novelsclubb.com

"بہت خوب! اور شفق تمہارے لئے؟" ثاقب نے چودھویں کے چاند پر نظر گاڑھے بیٹھی اس لڑکی کو مخاطب کیا۔ جو بنا چاند سے نظر ہٹائے اب اپنا نظریہ بتا رہی تھی۔

"محبت کے ہزاروں رنگ لاکھوں روپ اور کڑروں ڈیفنیشنس ہیں۔" اب بھی اسکی نظر چاند پر ہی تھی۔

"ہر انسان کے لئے محبت کے الگ معنی ہوتا ہے، جو کہ ان کے مطابق سہی بھی ہوتا ہے، لیکن اگر بات میرے مطابق محبت کیا ہے کی کی جائے تو، میرے لئے محبت وہ ایک نظر ہے جو جب بھی آپ کی طرف اُٹھے تو اس میں آپ کے لئے عزت ہو، اعتبار ہو، مان ہو، تحفظ ہو، اور وہ ایک نظر آپ کو اپنے آپ میں خاص ہونے کا احساس دے جائے، کیونکہ محبوب وہی ہے جو اپنی حُب کی نگاہوں میں خاص ہو۔" وہ ایک جذب سے بول رہی تھی۔ پھر سب کو محویت سے اپنی طرف دیکھتا دیکھ بے ساختہ مسکرائی۔

www.novelsclubb.com

"آپ لوگوں کو میرا لاجک عجیب لگ رہا ہو گا لیکن میرے لیئے محبت کے یہی معنی ہے۔ کیونکہ میں یہ سب اپنے بابا اور بھائیوں کے آنکھوں میں اپنے لیئے دیکھتی ہوں جو مجھے اپنے آپ میں خاص ہونے کا احساس دلاتا ہے۔" شفق کاندھے اچکا کر بولی۔

"اچھا دوسرا سوال۔ یہ سوال تھورا عجیب لگ سکتا ہے لیکن سوال تو سوال ہے اور جواب آپ نے دینا ہے تو سوال یہ ہے، آپ کی نظر میں خوبصورت مرد کے کیا ڈیفنیشن ہے؟ مطلب مرد کی خوبصورتی کو آپ کیسے ڈیسکرائب کریں گی؟۔ وفا آپ پہلے۔"

"عاقب! وفا بے ساختہ بولی۔ پھر عاقب کے ساتھ ساتھ سب کی عجیب نظر خود پر محسوس کرتی بات بدل گئی۔

www.novelsclubb.com

"میرا مطلب ہے عاقب میں وہ ساری باتیں ہے جو میں اپنے مطابق ڈیسکرائب کرتی کیونکہ اپنے بابا کے بعد میں نے قریب سے عاقب کو ہی نوٹ کیا ہے۔" وفا نے ہنستے ہوئے کہا۔ جس پر شفق نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

"چلو اچھا ہی ہے میرے جانے سے پہلے یہ بھی کلئیر ہو گیا کی عاقب کو حیدر کو پوجنے ان کی من چاہی لڑکی کیسی ہے۔" شفق پھیکا سا مسکرائی۔ نجانے کیوں دل میں کچھ چبھن سی ہوئی تھی ساری حقیقت کانوں سے سننے کے باوجود۔

.Its ur turn little girl

وفا شفق کی خود پر جمی نظروں کو محسوس کر کے بولی۔ ایسے ہی تو وہ اناگانا گارم ہاؤس نہیں پہونچ گئی تھی۔ اسے شفق پہلے دن سے کھٹک رہی تھی۔ آج کل ویسے بھی سب اسکے واری صدقے جا رہے تھے۔ سو وہ کوئی رسک نہیں لینا چاہتی تھی۔

"محافظ۔" ایک لفظی جواب تھا۔

"ہیں! کیا مطلب۔"سب کے منہ کھل گئے تھے۔

"ایک مرد کا سب سے خوبصورت روپ محافظ کی صورت میں ہوتا ہے،اور ایک سچے محافظ میں دو خاصیت ہوتی ہے نگاہوں کی پاکیزگی اور کردار کی مظبوطی، ظاہری خوبصورتی بلاشبہ ہم سبھی کو اٹریکٹ کرتی ہے، لیکن بات جب ایک عورت کے عصمت پر آتی ہے جو اسے اس دنیاں میں سب سے زیادہ یہاں تک جان سے بھی زیادہ عزیز ہوتا ہے،تب اسے مرد کا یہ روپ سب سے اُپر نظر آتا ہے،اس لئے میرا ماننا ہے کی نا صرف مرد بلکے تمام انسان کی خوبصورتی کو اگر کردار کی مظبوطی اور اخلاق کے پیمانہ سے ناپا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔"شفق کی بات پر پہلے جو سب الجھے تھے اب دل و جان سے متفق تھے بے شک ایسا مرد دنیاں کا خوبصورت ترین مرد ہے۔اور افسوس ایسے انسان بہت کم ہوتے ہیں۔

www.novelsclubb.com

"اچھا! عورتوں کے بارے میں کیا خیالات ہے آپ کے؟"عاقب اسے نظروں کے حصار میں لیتے ہوئے بھاری لہجے میں بولا۔

"یہ سوال تو راعب بھائی کا ہے۔"شفق عاقب کی نظروں کو اگنور کرتی شرارتی مسکراہٹ کے ساتھ راعب کی طرف اشارہ کیا تھا۔جو ہمیشہ لڑکیوں کی شان میں قصیدے پڑھتا پایا جاتا تھا۔

"لڑکی تم ایک دن میرے ہاتھوں بہت پیٹو گی ہمیشہ مجھ پر آکر تمہاری سوئی اٹکتی ہے۔"راعب اسے گھور کر بے بسی سے بولا۔اسکی شکل دیکھ سب نے زندگی سے بھرپور قہقہ لگایا تھا۔

"اچھا تیسرا اور آخری سوال میں کرونگا اور اسکے بعد بھائی اپنی سحر انگیز آواز میں ہمیں گانا سنائیں گے۔راحب ثاقب سے پہلے بول اٹھا۔

"ہاں! تو محبت کی بات ہوئی خوبصورتی کی بات ہوئی۔راحب انگلی پر کاونٹ کرتا ہوا بولا۔

"اوو منشی چاچا سوال کریں حساب نہیں!"راغب نے لقمہ دینا اپنا فرض سمجھا۔

"تو اپنا منہ بند کر، اینڈ سوال یہ ہے کی کیا محبت اور خوبصورتی کا کسی کے آپ کے زندگی میں خاص ہونے سے تعلق ہے؟ کیونکہ میرے تو ماننا ہے کی سو فیصد ہے۔" راحب الفشہ پر نظر جمع کر بولا۔ جو چاند کی روشنی میں زیادہ حسین لگ رہی تھی۔

"بالکل! میرا تو یہی ماننا ہے ساری دنیاں ہی خوبصورتی کی دیوانی ہے اس بات پر لٹل گرل بھی مجھ سے اتفاق رکھے گی کیوں سہی کہا نا؟" وفا نے اسکی تائید چاہی۔

"ویل! اس بات پر میں اپ سے پوری طرح ڈیس ایگری کرتی ہوں۔" شفق ہولے مسکرائی۔

"میرے خیال میں جس سے محبت ہوتی ہے وہ خود ہی خاص ہو جاتا ہے، اور محبت سوچ سمجھ کر تو پری پلان کے ساتھ تو ہوتی نہیں ہے جو خوبصورتی دیکھی جائے۔" شفق عام سے انداز میں بول کر سب کی طرف دیکھا جہاں سب توصیفی

نظروں سے اسے ہی دیکھ رہے تھے۔جو وفا کو بالکل پسند نہیں آیا تھا اس لیئے وہ تنک کر بولی۔

"تم بس اپنے آپ کو سب سے الگ ثابت کرنا چاہتی ہو۔اور کچھ نہیں۔"

"ہمم!۔"شفق کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔

"پتا ہے لیلیٰ کا مطلب رات ہوتا ہے اور کہتے ہیں جو لیلیٰ تھی وہ اس قدر کالی اور بدصورت تھی کے اسکے رنگ پر ہی اسکا نام رکھ دیا گیا تھا لیلیٰ،اور قیس اس سے اس قدر دیوانگی کے حد تک محبت کرتا تھا کی اسکے اسی دیوانگی کو دیکھتے ہوئے لوگوں نے اسکا نام قیس سے مجنون رکھ دیا تھا،تو اب بتائیں کیا محبت کا تعلق خوبصورتی سے ہے؟"اس نے سوالیہ نظروں سے وفا کو دیکھا جو اس دلیل پر بالکل خاموش ہو گئی تھی۔

"محبوب کی نظر سے دیکھیں ہر محب دنیاں کا خوبصورت ترین انسان نظر آئے گا،اس لیئے اصل میں جو محبت ہوتی ہے وہ نین نقش رنگ روپ کی محتاج

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

نہیں ہوتی، کیونکہ ظاہری خوبصورتی تو ڈھلتی عمر کی مار ہے اصل خوبصورتی تو دل کی خوبصورتی ہے جو بہت کم لوگوں میں ہوتی ہے اور اس سے بھی کم لوگوں کو نظر آتی ہے، خیر سب کے اپنے اپنے نظریہ ہے۔"شفق نے سب کی خاموشی محسوس کر کے خود ہی بات سمیٹی عاقب بنا پلک جھپکائے اس ساحرہ کو دیکھ رہا تھا۔جو ہمیشہ کی طرح سب کو اپنے لفظوں کے سحر میں قید کر چکی تھی۔

"لیکن بات یہاں اب کی محبت کی ہو رہی ہے اور تم سات سو سال پرانی بات کر رہی ہو۔"وفا سب کی سراہتی نظر خاص کر عاقب کی نظروں میں اسکے لیۓ ستائش دیکھ کر جل کر بھونڈا سا جواز پیش کیا۔

"وفا محبت تو محبت ہوتی ہے اب یا تب کی نہیں ہوتی۔"جواب عاقب کی طرف سے تھا۔جس پر وفا مسکرانے کی کوشش میں زبردستی ہونٹ پھیلائے تھے۔

"چلیں بھائی اسی بات پر کچھ موسیقی ہو جائے۔"راعب عاقب کو بلیو کلر کا گیٹار پکڑاتے ہوئے بولا۔جو وہ آتے وقت گھر سے ساتھ لایا تھا۔

www.novelsclubb.com

عاقب گیٹار گلے میں ڈالتے ہوئے نظروں میں اس دشمنِ جان کو رکھا جو آج پہلی بار بنا سکارف کے سر پر دوپٹہ رکھا ہوا تھا۔ پورے چاند کی روشنی میں اسکی کھلی رنگت دمک رہی تھی۔ آوارہ لٹیں چہرے کے گرد ہوا کی سرسراہٹ پر رقص کر رہے تھے۔ وہ الینہ کے کسی بات پر مسکرائی تھی جس سے چاندنی میں نہایا سراپا اور دلکش منظر پیش کر رہا تھا۔ مطلب ایک خوبصورت غزل کے لیئے خوبصورت ماحول تھا پھر عاقب کیسے چوک جاتا۔ اس نے آنکھیں بند کی نظروں کے اس پار بھی وہی مسکراتا چہرا تھا۔ پھر انگلیوں کو گیٹار کے تاروں پر حرکت دیا۔

ہت خوبصورت ہو تم

بہت خوبصورت ہو تم

www.novelsclubb.com

کبھی میں جو کہدوں محبت ہے تم سے

تو مجھ کو خدارا غلط مت سمجھنا

بہت خوبصورت ہو تم

بہت خوبصورت ہو تم

کبھی میں جو کہدوں محبت ہے تم سے

تو مجھ کو خدارا غلط مت سمجھنا

کے میری ضرورت ہو تم۔

بہت خوبصورت ہو تم

بہت خوبصورت ہو تم

www.novelsclubb.com

ہے پھولوں کی ڈالی یہ باہیں تمہاری

ہے خاموش جادو نگاہیں تمہاری

جو کانٹے ہو سب اپنی دامن میں رکھ لوں

سجاوں میں کلیوں سے راہیں تمہاری

نظر سے زمانے کی خود کو بچانا

کسی اور سے دیکھو دل ناں لگانا

کے میری امانت ہو تم

بہت خوبصورت ہو تم

ہے چہرہ تمہارا کے دن ہے سنہرا

اور اس پر یہ کالی گھٹاوں کا پہرا

گلابوں سے نازک مہکتا بدن ہے

www.novelsclubb.com

یہ لب ہے تمہارے کہ کھلتا چمن ہے

بکھیرو جو زلفیں تو شرمائے بدل

یہ زاہد بھی دیکھے تے ہو جائے پاگل

وہ پاکیزہ مورت تو تم

بہت خوبصورت ہو تم

بہت خوبصورت ہو تم

جو بن کے کلی مسکراتی ہے اکثر

شبِ ہجر میں جو رلاتی ہے اکثر

جو لمحوں ہی لمحوں میں دنیا بدل دے

جو شاعر کے دے جائے پہلو غزل کے

چھپانا جو چاہے چھپائی نا جائے

بھولانا جو چاہے بھولا نا جائے

وہ پہلی محبت ہو تم

بہت خوبصورت ہو تم

www.novelsclubb.com

بہت خوبصورت ہو تم

گیٹار پر انگلیوں کو روکتے ہوئے عاقب نے دھیرے سے آنکھیں کھولی تھی اور پہلی نظر اسی پر گئی تھی جسے تصور میں رکھ کر اسنے اس غزل کا چناؤ کیا تھا۔سب کے ساتھ وہ بھی ابھی تک اسکے آواز کے سحر میں قید تھی۔عاقب نے گلا کھنگارا جس پر سب ہوش کی دنیاں میں واپس آئے۔عاقب کی پر تپش نظریں خود پر محسوس کر کے شفق اپنی محویت پر خجل سی ہوئی۔

"افف میں اتنا کیسے گم ہو سکتی ہوں؟."شفق نے خود پر ملامت کی۔

"ویسے بھائی یہ غزل کس کے لیئے تھا؟"ثاقب اسکی چوری پکڑتے ہوئے شفق کی طرف اشارہ کیا کیونکہ تب سے عاقب دھیمی مسکراہٹ لبوں پر سجائے مسکراتی آنکھوں سے اسے ہی تک رہا تھا۔جو اس غزل کی جیتی جاگتی مجسمہ تھی۔پر ابھی بیچاری اسکی نظروں کو نظرانداز کرنے کی کوشش میں بے حال ہو رہی تھی۔وہ

تو اچھا تھا کی وفا کسی کی کال اٹینڈ کرنے سائیڈ پر گئی تھی۔ ورنہ بیچاری جل کر راکھ ہو جاتی۔

"شفق بھابھی کے لیئے اور کس کے لیئے ہو گا بھئی۔" راغب بھابھی پر زور ڈالتا ہوا بولا۔ جس پر شفق کو پہلی بار غصہ آنے کے بجائے ڈھیروں شرم آئی تھی۔ دل نئے جذبوں کو جنم دینے کی اجازت چاہ رہا تھا۔ اور وہ یوں ہی اسکے نظروں کی حصار میں رہنے کی خواہش کر رہی تھی۔ لیکن بس ایک پل ایک پل میں اس ستم گر نے اپنی پاٹ دار الفاظ سے اس طلسم کو توڑا تھا ساتھ اس معصوم لڑکی کے دل میں بس رہی خوابوں کی دنیاں کو بھی تباہ کیا تھا۔

"کتنی بار کہا ہے تم لوگوں سے بکواس نہ کیا کرو، اتنا فالتو نہیں ہوں میں جو لوگوں کے شان میں قصیدے پڑھوں۔" عاقب دھاڑا تھا۔ سب عاقب کے اس طرح ری ائکٹ کرنے پر اپنی اپنی جگہ خاموش ہو گئے تھے۔ عاقب کو اپنے لہجہ کا اندازہ ہوا تو کچھ دھیما پڑا لیکن آواز میں سختی برقرار تھی۔

www.novelsclubb.com

"تم لوگوں نے ضد کی اس لیئے جو سمجھ آیا گا دیا، اور تم فضول گوئی سے پرہیز کرو۔" آخر میں اس نے راغب کو گھورا۔ عاقب کہاں کا غصہ کہاں نکال رہا تھا اسے ہی نہیں پتا تھا۔

راغب کے ادا کئے الفاظ نے دل پر لگے بہت پرانے زخم پر نمک کا کام کیا تھا۔ آج سے دس سال پہلے یونی گراؤنڈ میں اسی غزل کے زریعہ اس نے اپنے جذبات کو الفاظ دیا تھا۔ ٹھیک راغب کا سوال تقریباً سبھی نے کیا تھا جس پر بڑے فخر سے اس نے ثمر کا نام لیا تھا۔ اور پھر پوری یونی کے سامنے ثمر نے نا صرف اس کی محبت کو ٹھکرایا تھا بلکہ اسکی عزت کی دھنجیاں بکھیر دی تھی۔ اس اذیت ناک یاد کے تازہ ہوتے ہی اس نے ضبط سے اپنے آنکھوں کو زور سے بند کیا تھا۔ جواب سرخ انگار ہو رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

سچ کہتے ہیں پہلی محبت اور پہلی غلطی زندگی بدلنے کا ہنر رکھتی ہے۔اسے غلطی کہیں یا محبت جس نے شوق سے عاقب حیدر کو سنجیدہ سخت بنا دیا تھا۔یہ بات سب جانتے تھے سوائے اس لڑکی کے جو بے گناہ ہوتے ہوئے بھی اسکا خمیازہ بھگت رہی تھی۔

دنیا کی حقیقت ہے غلطی کسی کی ہو سزا عورت کے حصہ میں ہی آتی ہے۔

"عالی۔۔۔۔میں۔۔۔اندر جا رہی۔۔ہوں۔وہ راحم نے مجھ سے ویڈیو کال پر بات کرنی ہے،آپ سب انجوئے کریں،گڈ نائٹ۔" بامشکل لڑکھڑاتے لہجے میں لفظ ادا کرتی کسی کے جواب کا انتظار کئے بغیر زبردستی اپنے وجود کو گھسیٹتی اندر کی جانب بڑھ گئی۔اور یہ پہلا موقع تھا جب اس نے عاقب کو پلٹ کر جواب نہیں دیا تھا۔سب نے افسوس سے اسکی چھوٹی سی پشت کو دیکھا تھا جو اب تقریباً بھاگتے ہوئے اندر غائب ہوئی تھی۔

"ممم۔۔۔۔میں آتا ہوں۔" عاقب سب کی شکایت کرتی نظر خود پر محسوس کر کے فوراً اپنی جگہ سے کھڑا ہوا تھا۔تکلیف تو اسے بھی ہو رہی اسکا ضبط سے بھینچے گلابی

www.novelsclubb.com

ہونٹ اور بڑی بڑی شرارتی آنکھوں میں نمی دیکھ کر لیکن وہ بھی اپنے پرانے زخموں سے اٹھتی ٹیس کی وجہ سے مجبور تھا جو ہر بار اس غلط کروا جاتا تھا۔

دیکھا ہے اسکی آنکھ میں پہلی دفع نمی

لگتا ہے کی سارا سمندر اداس ہے۔

"ایم سوری گائز میری وجہ سے سب بگڑ گیا۔" راغب ندامت سے نظریں جھکا کر بولا۔

"تمہاری غلطی نہیں ہے خود کو دوش مت دو۔" راحب نے اسے تسلّی دی۔

"بھائی کتنا انجوئے کر رہے تھے ہم سب۔" زوفیشہ سوں سوں کرتی ہوئی بولی باقی سب لڑکیاں بھی رو رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"تم سب اندر جاؤ میں بھائی کو دیکھتا ہوں۔ثاقب سب کو اندر بھیج کر اسکے پیچھے آیا جو اُپر آسمان میں چمکتے چاند میں نجانے کیا ڈھونڈ رہا تھا۔دھیرے سے اسکے کندھوں پر اپنا بھاری ہاتھ رکھا۔

"بھائی ماضی کے تلخ یادوں کی سیاہی کو خود پر اتنا حاوی نا ہونے دیں کی وہ روشن مستقبل میں اندھیرا بھر دے۔"ثاقب سمجھانے کے انداز میں بولا۔کیونکہ اسے وقت رہتے سمجھانا ضروری تھا۔عاقب کے اندر آنے والی تبدیلیوں کو تقریباً سبھی نوٹ کر رہے تھے سوائے خود عاقب کے یہی وجہ تھی کہ دادو نے انہیں فارم ہاؤس جانے کی اجازت دی تھی۔تاکہ وہ خود بھی ان تبدیلیوں کو ابزرو کر سکے۔

"دنیاں کی کوئی بھی عورت بار بار اپنے ذات کی نفی برداشت نہیں کرتی بھائی خواہ وہ کتنی بھی آزاد سوچ اور کشادہ دل کیوں نا رکھتی ہو،اگر آپ نے وقت رہتے ان کڑوی یادوں پر قابو نہیں پایا تو مجھے ڈر ہے کہ کہیں آپ کا آج بھی ایک بری یاد نا بن

www.novelsclubb.com

جائے، تھینک اباوٹ اِٹ۔"ثاقب اسکے کاندھے پر تھپکی دیتا خود تو چلا گیا تھا لیکن پیچھے اسے ڈھیروں الجھنوں میں چھوڑ گیا تھا۔

شفق کمرے میں آنے کے بعد کافی دیر تک باتھروم میں بند ہو کر روتی رہی تھی۔وہ لاکھ مظبوط سہی لیکن تھی تو عام سی لڑکی کیسے اپنی ذات کی نفی پر نہ روتی۔پھر دیر تک شاور لینے کے بعد الینہ کا انتظار کئے بغیر منہ تک کمفرٹر اوڑھ کر سوتی بنی تھی۔کیونکہ صبح اٹھ کر اسے پھر سے وہی شفق بننا تھا زندہ دل، بہادر ،کانفیڈینٹ اپنا بھرم رکھنا بھی کتنا ضروری ہوتا ہے ناں۔یہی سوچ کر دو آنسوں نے پھر پلکوں کی بار توڑ کر گالوں کا رخ کیا تھا۔

رات سب اپنی اپنی سوچوں میں گھرے دیر تک جاگتے رہے تھے۔اس لئے ناشتہ کے لئے گیارہ بجے سب ٹیبل پر موجود تھے لیکن اس میں شفق اور وفا غائب تھی۔

"عالی شفق کہاں ہے؟۔" دس منٹ انتظار کے بعد بھی وہ نہیں آئی تو ثاقب کو پوچھنا پڑا رات کے بعد کسی نے اسے نہیں دیکھا تھا۔اسکی غیر موجودگی سب سے زیادہ عاقب کو کھٹک رہی تھی۔ابھی الینہ کوئی جواب دیتی کی ملازمہ ساتھ بڑی سی ٹرے لیئے وہ خود حاضر ہو گئی تھی۔

"بھائی میں یہاں ہوں صبح سے کچن کو شرف بخش رہی تھی،وہ کیا ہے نہ میں نے سوچا جانے سے پہلے آپ سب کو اپنے ہاتھوں کی سئیلیٹ کھلا دوں۔"شفق سب کے آگے کٹوری رکھ کر خود الینہ کی سائیڈ والی کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی۔

"واہ! لڑکی پہلی بار کچھ اچھا سوچا ہے تمہاری اس خرافاتی دماغ نے۔"راحب اسے پرانی ٹون میں دیکھ کر خوشی سے بولا۔

www.novelsclubb.com

"بھائی آپ کیوں چاہتے ہیں کی بقول آپ کے میرا خرافاتی دماغ دوبارہ حرکت میں آئے۔"شفق کا صاف اشارہ سئیلیٹ سے بھری کٹوری کی طرف تھا جسے راحب نے فوراً دوسری طرف منتقل کیا تھا۔

"شفی بھائی کا سئلیٹ کدھر ہے؟۔"ثاقب نے عاقب کو دیکھا جو نادم سا کن کھیوں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"مس وفا بنا رہی ہے۔"

"کیا مطلب؟"سب حیران نظروں سے اسے دیکھ رہے تھے عاقب نے اپنی نظروں کا زاویہ بدلہ تھا۔

"یار اتنے حیران کیوں ہو رہے ہیں؟ صبح ہم دونوں کی آنکھ جلدی کھل گئی تھی، مجھے سئلیٹ بناتا دیکھ کر مس وفا نے بتایا کی انہوں نے فرانس سے دو سال کا اسپیشیل کوکنگ کورس کیا ہوا ہے تو میں نے بھی کہدیا میں اپنے نمونے بھائی بہنوں کے لی ئے دیسی اسٹائل میں بناتی ہوں آپ اپنا خاص انداز خاص لوگوں کی خدمت میں پیش کریں، سیمپل۔"شفق شان بے نیازی سے کہتی اپنی پلیٹ میں جھک گئی۔

کسی کے کچھ کہنے سے پہلے ہی وفا شاہی سئلیٹ کے ساتھ حاضر ہوئی تھی جو سیلیٹ کم کھیچڑی زیادہ لگ رہا تھا۔عاقب نے خونخوار نظروں سے اس ظالم حسینا کو گھورا تھا۔جو بدلہ لینا کبھی نہیں بھولتی تھی۔البتہ عاقب کی اور سئلیٹ کی حالت دیکھتے ہوئے سب نے نوالوں کے زریعہ اپنے اُبل اُبل کر آنے والے قہقہ کو اندر ڈھکیلا تھا۔

"آپ کو یاد ہے عاقب ایک بار ہم یونی سے ٹرپ پر گئے تھے اور وہاں ثمر نے ایک ڈش بنائی تھی جو آپ کو بہت پسند آئی تھی تبھی میں نے ڈیسائیڈ کیا تھا کی میں بھی کوکینگ ضرور سیکھونگی،بتائیں کیسی لگی آپ کو۔وفا پر جوش ہوئی؟۔"

"ہمم!ٹھیک ہے۔"عاقب زہر مار کر چمچہ منہ میں ڈالتا ہوا بولا۔شفق اس حد تک اسکے دماغ پر سوار تھی کے اس نے ثمر کے نام پر بھی دھیان نہیں دیا۔

"ویسے لٹل گرل تم ثمر کو نہیں جانتی ہو گی ناں؟۔وفا نے اب اپنا دوسرا داؤ کھیلنا چاہا۔

www.novelsclubb.com

"ثمر ہمارے یونی کی سب سے خوبصورت لڑکی تھی...اور عاقب کو بہت۔" ابھی وفا کی بات پوری نہیں ہوئی کے شفق نے کاٹ دی۔

"مس وفا مجھے نہ بچپن سے ہسٹری زہر لگتا ہے، پتا نہیں لوگوں کو گرے ہوئے مردوں کو کھود کر کیا مزہ آتا ہے۔" شفق نے دوسرے الفاظ میں اسے بتانے سے منع کیا تھا کیونکہ وہ عاقب کا چمچہ پر گرفت کرنا نوٹ کر چکی تھی۔

"افففف! ہسٹری سے ہسٹری یاد آیا میں تمہیں بتانا ہی بھول گئی کل رات میں صارم کی کال آئی تھی۔"

"اس میں مجھے بتانے والی کیا بات ہے؟" شفق نے اچمبھے سے اسے دیکھا باقی سب بھی حیران تھے۔البتہ عاقب سنجیدگی سے شفق کے تاثرات دیکھ رہا تھا۔

"یار وہ تمہارے یونی میں اڈمیشن لینا چاہتا تھا اتنی محنت کے بعد بھی سیٹ نہیں ملی کل بہت اپسیٹ تھا وہ۔

"اوہ!۔"شفق نے بس اتنا کہا۔

"کیا تمہیں افسوس نہیں ہوا؟"

"مجھے افسوس ہونا کیوں چاہیئے مس وفا مسٹر صارم ایک اچھے سٹوڈنٹ ہیں انہیں کسی بھی اچھی یونیورسٹی میں اڈمیشن مل سکتا ہے۔"شفق نے عام سے انداز جواب دے کر دوبارہ پلیٹ پر جھک گئی۔ابھی اس نے نوالہ لیا ہی تھا کی وفا کے الفاظ سے نوالہ گلے میں ہی اٹک گیا۔

"وہ تمہاری وجہ سے وہاں اڈمیشن لینا چاہتا تھا۔Z وفا نے آخر اپنا آخری پتہ پھیک ہی دیا۔کل رات راغب کے منہ سے لفظ بھابھی سن کر ساری رات اس نے انگاروں پر کاٹی تھی۔پھر دوسروں کو کیسے پر سکون رہنے دیتی۔

"وفاااا۔"عاقب کٹوری کو دیوار پر مار کر دھار کے ساتھ کھڑا ہوا تھا۔اتنی زور سے دیوار کے تصادم پر خوبصورت کرا کرم کی کٹوری کئی ٹکڑوں میں بٹ چکی تھی لیکن عاقب کا غصہ کا گراف ایک انچ نیچے نہیں آیا تھا۔

"جب بات کیا کرو تو سوچ سمجھ کر کیا کرو تمہاری بیہودہ بکواس سے لوگوں کی عزتیں اچھل سکتی ہے۔" عاقب ایک قہر برساتی نظر وفا پر ڈال کر وہاں سے واک آؤٹ کر گیا تھا۔

رات ثاقب کے جانے کے بعد وہ دیر تک چاند کی چاندنی میں نہاتا رہا تھا۔ آسمان پر سفر کرتے بادلوں کی ٹکریوں کے ساتھ ماضی سے حال کا سفر کر رہا تھا۔ تو کبھی شفق اور ثمر معازنہ کر رہا تھا۔ انہی سوچوں میں گھرا دل نے یہ فیصلہ کیا کے اب دل کی دیواروں پر لگے ماضی کہ تلخ یادوں کو صاف کیا جائے وہاں پر یادوں کی نئی داستاں رقم کی جائے جو دائمی ہو جس کے بچھڑنے کا ڈر نہ ہو نا دور جانے کا خدشہ نہ ہو۔ اس فیصلہ کے بعد وہ آج برسوں بعد چین سے سو پایا تھا۔

لیکن صبح وفا کے الفاظ نے دل پر ایک ضرب لگائی تھی جس سے دل میں ڈر کی ایک لہر سی دور گئی تھی۔ وہ کہتے ہیں نے دودھ کا جلا مکھن بھی پھوک پھوک

www.novelsclubb.com

کر کھاتا ہے۔اب وہ پچھلے تین گھنٹے سے اپنے روم کی بالکنی میں کھڑا شفق سے پہلی ملاقات سے لیکر اپنے نکاح کے بعد تک کا رویہ یاد کر رہا تھا۔اور ساتھ اپنے آپ شرمندہ بھی ہو رہا تھا۔پھر کچھ فیصلہ کرتے ہوئے اندر کی جانب قدم بڑھائے۔

"یار عالی ہٹلر نے مس وفا کو کچھ زیادہ ڈانٹ دیا یار۔"شفق کو وفا کی روتی صورت یاد آئی تو افسوس سے بولی۔جسے روم کے پاس سے گزر رہے عاقب نے سن کر اپنے قدموں کو بریک لگائی تھی۔کیونکہ چھوٹی آفت کسی بھی بات کو ایسے ہی جانے دے ہو ہی نہیں سکتا۔

"انھوں نے بات ہی ایسی کی تھی کسی کو بھی غصہ آتا۔"الینہ کو بلکل بھی افسوس نہیں ہوا تھا۔

"لیکن عزت اور ذلت دینے والا اللہ ﷻ کی ذات ہے یار کسی کے کہنے سے کیا ہوتا ہے۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تم نہ ہمدردی کی پری نا بنو یہی تمہارے لیئے اچھا ہے، ورنہ تمہارے لیئے اس وقت مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔" الینہ نے انگلی اٹھا کر وارن کیا۔ پھر سر پر ہاتھ مار کر افسوس سے بولی۔

"ارے پاگل لڑکی تمہیں تو خوش ہونا چاہیئے کی بھائی نے تھوڑا انکا دماغ زمین پر لایا، کیسے وہ ہر وقت بھائی کے آس پاس منڈراتی رہتی ہیں، میں تو ثاقب کے پاس انکی کوئی سٹوڈنٹ کو بھی دیکھ لوں تو دل کرتا ہے جا کر اس لڑکی کو چار لگاؤں اور ایک میری عجوبہ فرینڈ ہے۔" الینہ نے نے ماتم کرنے کے انداز میں اسے دیکھا جواب نفی میں گردن ہلاتی ہنس رہی تھی۔

"عالی ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا اگر کوئی تمہارا ہے تو سات سمندر پار ہو کر بھی وہ تمہارا ہی رہے گا، اور اگر نہیں ہے تو پہلو میں بیٹھا شخص بھی پرایا ہے، دلوں کے بھید تو اللہ کی ذات جانتا ہے تو ہم فضول میں پوزیسو ہو کر کیا کریں۔" شفق کی

www.novelsclubb.com

مسکراتی آواز میں سمجھائے گئے لاجک پر عاقب نے سر جھٹکا مطلب ان محترمہ سے بندہ کوئی امید ہی نا لگائے۔

"عالی بیٹا زرا باہر جانا میں ان کے حالات معلوم کر لوں۔" عاقب دروازہ کھول کر اندر داخل ہوتے ہوئے بولا۔ جس پر الینہ فرمابرداری کا ثبوت دیتے ہوئے فوراً وہاں سے غائب ہوئی

"ہاں! چھوٹی آفت صاحبہ آپ بتائیں؟" اب وہ اپنے پانچ چھ قدم کی دوری پر ہونق شکل لیئے کھڑی شفق سے مخاطب تھا۔ جو کبھی دروازہ کو تو کبھی عاقب کو دیکھ رہی تھی جو قدم باقدم اسکی طرف بڑھتے ہوئے فاصلہ سمیٹ رہا تھا۔

"کیا بتاؤں؟" شفق نے بھی اپنے قدم پیچھے لیئے جہاں کچھ قدم کی دوری پر صوفہ تھا۔

"یہی کہ آپ کے دل میں کیا ہے؟" عاقب ایک جست میں اس تک پہونچا اور اسکے صوفے پر گرنے سے پہلے خود میں قید کیا۔

"اب سیدھے سیدھے بتاؤ۔" وہ ایک ہاتھ سے اسکے جھکے سر کو اٹھا کے بولا۔

"کک۔۔ک۔۔کیاا۔" ستیاناس ہو اس بے وقت کی شرم وحیا کا۔

"یہی کے مجھے سیٹلیٹ کیوں نہیں دیا قسم سے بڑا دل جلایا ہے تم لوگوں نے، میرے نظروں کے سامنے بھر بھر کر چمچہ منہ میں ڈالتے ہوئے۔" عاقب کو پھر سے وفا کی بدمزہ کھچڑی یاد آئی۔

"کیوں دیتی؟" لو جی گئی شرم وحیا تیل لینے شفق دوبارہ اپنے ٹون میں آئی۔

"کیوں نہیں دیتی؟" عاقب نے بھی بھنویں چڑھائے۔

"میری مرضی۔" جواب میں بلا کی بے نیازی تھی۔

"کیوں؟ تمہاری مرضی کیوں؟" گرفت میں مظبوطی کے ساتھ آواز میں بھی مصنوعی سختی در آئی۔

www.novelsclubb.com

"میرا دل میرا اسٹیلیٹ میری مرضی میں دوں یا نہ دوں،اور ویسے بھی میں نے جان بوجھ کر آپ کو نہیں دیا تھا، چلیں اب شراف سے مجھے چھوڑ دیں۔"شفق کسمساتے ہوئے بولی۔لیکن پکڑ اتنی سخت تھی کے ہل بھی نہیں پاڑھی تھی۔

"میرا بازو میری بیوی میری مرضی میں چھوڑوں یا نہ چھوڑوں،اور ویسے بھی میں نے چھوڑنے کے لیئے تھوڑی نہ پکڑا ہے۔"عاقب نے بھی اسی کے انداز میں بولا۔

"مائنڈ اِٹ! میں بیوی نہیں ہوں آپ کی۔"شفق غصہ کی زیادتی سے سرخ ہوتیبولی۔اس ایک لفظ نے کیا کیا یاد نا دلا یا تھا۔

"پھر کیا ہو؟"عاقب اسکی حالت جان کر بھی انجان بنا۔

"مجبوری! اگر آپ کے لفظوں میں کہوں تو ایک آپشن۔"شفق نفرت سے بولی۔

"چلو یہ تو مانتی ہو نا جو بھی ہو عاقب حیدر کی ہوا تنا کافی ہے باقی بعد میں دیکھا جائے گا۔" عاقب اطمینان سے بولا۔

"میں۔"

"چپ! کیا تم بحث کرنا چاہتی ہو اسی طرح میری باہوں قید رہ کر؟ اگر ہاں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے گو ہیڈ۔" عاقب شرارت سے اپنے پھیلے بازوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا۔

"تت۔۔تتو۔ چھوڑیں آپ۔" شفق کا بھی دھیان دوبارہ اس طرف گیا۔ ساتھ خود پر ملامت بھی کیا جو ایک طرف دھیان چلا جائے تو دوسری طرف سے مکمل بے خبر ہی ہو جاتی تھا۔

www.novelsclubb.com

"ایسے کیسے چھوڑ دوں پہلے بتاؤ مجھے تمہیں آزاد کرنے پر کیا ملے گا۔" عاقب تھوڑا جھک کر منہ اسکے کان کے قریب کرتے ہوئے رازداری سے پوچھا۔ جھک نے نوبت اس لیے آئی کیونکہ شفق نے اپنا چہرہ پیچھے کیا ہوا تھا۔

"میرے ولیمے کی بریانی۔" بدحواسی میں وہ کتنا غلط بول گئی تھی یہ عاقب کے قہقہ سے بتا چل رہا تھا۔

"ہاہاہاہا۔۔۔وہ تو جب ہو گا تب ابھی کی بات کرو۔" عاقب کی اسکی بات کا مزہ لیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر؟۔" شفق نے کسمسا کر جان چھڑانی چاہی، پتا نہیں آج ہٹلر میں کونسی روح گھس گئی تھی عام دنوں کے مقابل کافی عجیب بیہیو کر رہا تھا۔

"چاہیئے تو خیر بہت کچھ وہ بھی صرف تم سے لیکن۔" عاقب نے جذبات سے بوجھل لہجہ سرگوشی کی۔ شفق کو پہلی بار اپنی جان ہوا ہوتی محسوس ہوئی۔

"ابھی تم سیمپل سا وعدہ کرو کی مجھے ابھی اسی وقت کچن میں چل کر سئیلیٹ بنا کر دو گی اگر انکار کیا تو میری ڈیمانڈ بڑھتی رہے گی، اور اگر نہیں منظور تو یہ روم بھی رات گزارنے کے لیئے بہت اچھا ہے۔" عاقب روم پر سرسری نظر ڈالتے ہوئے بولا۔

"اآپ۔"شفق کو تو مانو صدمہ ہی لگ گیا۔

"جی میں،ابھی تم عاقب حیدر کو نہیں جانتی میں جو کہتا ہوا ایک سو ایک فیصد کرتا بھی ہوں باقی تمہاری مرضی ہے۔"عاقب اسکی پیشانی سے اپنی پیشانی ٹکراتا ہوا بولا آواز ابھی بھی بھاری تھی۔اسکی بڑھتی نزدیکی کو دیکھتے ہوئے شفق نے شرط ماننا ہی سہی سمجھا۔

"تمہیں سٹیلیٹ بنانا کس نے سکھایا؟"

"اللہ صبح تک تو آپ ایسے نہیں تھے۔"شفق صدمہ سے بولی جو جب سے سلیب پر بیٹھا پک پک کیے جا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میں ویسا بھی نہیں تھا جیسا اب تک تم نے مجھے دیکھا ہے۔"عاقب کھوئے ہوئے انداز میں بولا۔اب وہ شفق کو کیا بتاتا کی وہ اسکے ساتھ ایک ایک لمحہ

جینا چاہتا ہے۔اس سے ڈھیروں باتیں کرنا چاہتا ہے نئی یادیں بنانا چاہتا ہے۔جس کے لیئے وہ تب سے بلا مقصد باتیں کئے جا رہا تھا اور شفق صرف ہوں ہاں کر رہی تھی۔

"ثمر میری کلاس میٹ تھی، مجھے بولنے دو۔" شفق کو منہ کھولتا دیکھ کر اسنے ٹوکا۔

"وہ مجھے نجانے کب اچھی لگنے لگی تھی مجھے خبر ہی نہیں ہوئی، پھر فیرویل سے ایک دن پہلے جب ہم سبھی سٹوڈنٹس یونی گراؤنڈ میں پارٹی کی تیّاریاں کر رہے تھے تب میرے دوستوں کے کہنے پر میں نے اسے پرپوز کیا تھا،اور اس نے جس انداز میں مجھے انکار کیا تھا، وہ میری دنیاں ہلا گیا میں شوق شرارتی عقی سے روڈ کھڑوس عاقب حیدر بن گیا۔" شفق اسکا چہرہ دیکھ رہی جس پر کہیں کہیں تکلیف کے آثار تھے جسے وہ بہت مہارت سے چھپانے کی کوشش کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"دل سے تو میرے وہ اسی پل نکل گئی تھی، لیکن اللہ کا کرنا تھا کی فیرویل کی رات پارٹی کے بعد گھر جاتے اسکا اتنا خطرناک ایکسیڈنٹ ہوا کی اون دی سپورٹ ڈیت ہو گئی۔" عاقب نے اپنی بات مکمل کر کے اسے دیکھا۔

"آپ یہ سب مجھے کیوں بتا رہے ہیں؟۔" شفق نے کب سے زبان پر مچلتا سوال کیا۔

"آئی ڈونٹ نو۔" عاقب نے کاندھے اچکائے۔

"میں اپنے کردار پر کوئی سوال اٹھتا نہیں دیکھ سکتا اور جس طرح صبح وفا نے بات ادھوری چھوڑی تھی اس سے کئی نئے سوال پیدا ہو سکتے ہیں شائد اس لیئے۔" عاقب خود نہیں جانتا تھا کی وہ صفائی کیوں پیش کر رہا ہے لیکن وہ شفق کے آگے سب کلیئر کرنا چاہتا تھا۔اس کے بعد دونوں اپنی اپنی جگہ خاموش ہو گئے تھے۔تاکہ خاموشی اپنے گفتگو کرے۔ان پاس کہنے کو کچھ تھا نہیں۔

"اس وقت شفق اور الینہ ایک بڑی سی عمارت کے آگے کھڑے تھے۔ جس کے اُپر بڑی نقش و نگاری کے ساتھ حیدر انڈسٹریس لکھا چمک رہا تھا۔ شفق فارم ہاؤس سے واپسی کے بعد جانے کی تیاریوں میں بزی ہو گئی تھی۔ آج بھی وہ الینہ کے ساتھ کچھ چیزوں کی خریداری کے لئے عاقب کے آفس کے پاس والی مال آئی تھی اور اسکے لاکھ نانا کرنے کے باوجود الینہ اسے یہاں لے آئی تھی۔ ابھی بھی وہ اسکا ہاتھ پکڑے لفٹ میں داخل ہوئی پھر سیونت فلور کا بٹن دباتی اسے لیکر عاقب کے آفس کے باہر کھڑی تھی۔ ریسیپشنسٹ نے انہیں بتایا بھی تھا کی اندر سر کسی کے ساتھ بزی ہیں لیکن الینہ ان سنا کرتی آگے بڑھی تھی۔

"تم اب بناچوں چراں کے اندر جاؤ میں آفس بوئے کو کچھ ٹھنڈا لانے کا کہہ کر آتی ہوں قسم سے حلق میں کانٹے اگ رہے ہیں۔" الینہ اسے گلاس ڈور کے اس پار تقریباً دھکّا دیتی خود پلٹ گئی۔

www.novelsclubb.com

"اندر داخل ہوتے ہی اس نے بامشکل اپنے آپ کو گرنے سے بچایا الینہ کو کوستی وہ ابھی سیدھی کھڑی ہی ہوئی تھی کے وہاں کا منظر اسکے پاؤں تلے زمین کھینچ گیا۔ اسے اپنے آنکھوں پر یقین نہیں ہو رہا تھا کی وہ جو دیکھ رہی ہے آیا وہ سچ ہے یا نہیں۔

جہاں عاقب بغیر شرٹ صرف بنیان میں موجود تھا ہمیشہ سے سیٹ رہنے والے بال بے ترتیبی سے ماتھے پر بکھرے تھے اور اسکی شرٹ صوفے پر کسی لیڈیز جیکٹ کے ساتھ پھینکنے کے انداز میں پڑی تھی۔ تبھی کلک کی آواز کے ساتھ واشروم کا دروازہ کھلا تھا۔ جہاں سے دھلے ہوئے چہرے کے ساتھ سلیولیس ٹی شرٹ پر ٹخنوں سے اپر آتی جینس پہنے وفا برآمد ہوئی جسکا حلیہ دیکھ کر کوئی بھی انسان ایک بار شرما ضرور جاتا۔ عاقب حیران نظروں سے اسے اپنے آفس میں دیکھ رہا تھا ایسا ہی کچھ حال وفا کا تھا۔ وہ بنا کچھ کہے انہی قدموں کے ساتھ واپس کیلئے پلٹی لیکن پلٹنے سے پہلے جن نظروں سے اس نے عاقب کو دیکھا تھا وہ اسکا دماغ گھمانے کے لئے کافی تھا۔

www.novelsclubb.com

"واٹ دا ہیل ! تمیز نہیں ہے تمہیں کہیں پر آنے جانے کی یا اسے بھی حیدر مینشن سمجھ رکھا ہے جہاں تم جب دل چاہا منہ اٹھا کر گھس آتی ہو، زندگی عذاب بنا کر رکھ دیا ہے، اب بت بنی کیا کھڑی ہو میڈم یہ میرا آفس ہے حیدر مینشن نہیں سمجھ آرہی ہے آپ کو۔* عاقب لمبے لمبے قدم اٹھاتا اسکے سر پر پہونچا۔

"ون منٹ تمہیں ریسپشنسٹ نے روکا نہیں؟ مس روبی ! مس روبی !۔" اب وہ کسی کو آواز کم دے رہا تھا چلا زیادہ رہا تھا۔ اور وہ ابھی بھی وہیں لفظوں کے تیر سے گھائیل کھڑی تھی۔ فارم ہاؤس پر کیا تھا یہ شخص اور آج کیا تھا۔ اسے لگا ان دنوں اسکے بارے میں سوچ سوچ اس نے صرف اپنا وقت برباد کیا تھا۔

کچھ غم نہیں اسکے بچھڑ جانے کا شاکر

www.novelsclubb.com

افسوس تو اس بات کا ہے کی

وہ میرا ہو کے بھی وہ میرا نا ہو سکا۔

"یہ اندر کیسے آئیں؟" وہ دھاڑا

"سر۔آپ جائیں مس روبی، میں شفی کو یہاں لیکر آئی ہوں بھائی کیا ہوا۔" الینہ اندر داخل ہوتے ہی اس لڑکی کو باہر بھیجتی ہوئی بولی ایک نظر ضبط سے لال چہرے کے ساتھ کھڑی اپنی سہیلی کو دیکھا۔

"ہونا کیا ہے تم لوگوں نے اس مڈل کلاس لڑکی کو اتنا سر چڑھایا ہوا ہے کی وہ اب تمہارے سر پر ہی ناچنے لگی ہے بناناک کئے آفس میں منہ اٹھا کے گھس آئی، ان مڈل کلاس لوگوں کو منہ ہی نہیں لگانا چاہئے ورنہ یہ اپنی اوقات ہی بھول جاتے ہیں، انکو تو سکھایا ہی یہی جاتا ہے کی کیسے امیر گھروں میں گھسا جاتا ہے۔" وفا نفرت سے بولی۔دونوں بھائی بہن نے حیرت سے وفا کے زبان کے جوہر دیکھ رہے تھے لیکن شفق کا ضبط یہیں جواب دے گیا۔

"بس مس وفا بہت ہو گیا، مجھے جتنا کہنا تھا کہ لیا میرے ماں باپ کی تربیت پر سوال اٹھایا تو مجھ سے کسی شرافت کی امید نا رکھئے گا۔" شفق حلق بل چلائی۔

"ہم مڈل کلاس لوگ محبت اور عزت دو ہی چیزوں پر جان دیتے ہیں، محبت کو تو آپ نے دولت کے ترازو میں تول ہی دیا، اور عزت کی دھجیاں اڑانے میں آپ کے عاقب صاحب نے کوئی کمی نہیں چھوڑی۔" اس نے نفرت سے اپنی ہتھیلی کی پشت سے آنکھوں کو صاف کیا۔ کیونکہ یہ وقت رونے کا نہیں اپنی ذات کا دفع کرنے کا تھا۔

"اینڈ دی بزنس ٹائیکون مسٹر عاقب حیدر آپ۔" اب وہ عاقب روبرو کھڑی تھی۔

"جانتی تھی آپ مجھے ناپسند کرتے ہیں، شائد میرے مڈل کلاس ہونے کی وجہ سے یا اب اس نام نہاد رشتہ کی وجہ سے، لیکن یہ نہیں پتا تھا کی آپ مجھ سے نفرت کرتے ہیں وہ بھی اس حد تک کی مجھے یوں ذلیل کرنے سے بھی بعید نہیں کریں گے، خیر شکوہ وہاں کیا جاتا ہے جہاں جذبات ہوں۔" وہ اب اپنے اسکارف کا پن کھول رہی تھی کمرے میں باقی تینوں نفوس خاموش تھے۔ اس نے اپنے کان سے

www.novelsclubb.com

ٹاپس نکالے انگلی سے آنگوٹھی نکالی۔اور عاقب کے پہلو میں گرے ہاتھ تھام اسکی چوڑی ہتھیلی پر رکھ دئے۔

"یہ وہ محبت ہے جو بڑی آنٹی اور چھوٹی آنٹی نے مجھے دی تھی،اس کی قیمت کا تو پتا نہیں محبت کا میں حساب نہیں لگا سکتی۔"اسنے ایک نظریں غلط بھی عاقب پر نہیں ڈالی تھی۔ نظروں کا مرکز اسکی شفاف ہتھیلی پر چمکتے زیور تھے۔

"اب آپ کو یہ زندگی عذاب نہیں لگے گی کیونکہ اس میں شفق ابراز نہیں ہو گی،آپ کے اس نایاب الوداع کہنے کا انداز مجھے تاعمر یاد رہے گا،خدا حافظ۔"وہ کہکر آگے بڑھی۔پھر کچھ یاد کر کے اپنے پرس میں جھکی تھی۔عاقب تو کچھ کہنے کے پوزیشن میں ہی نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

"یہ وہ اٹیم کارڈ ہے جس میں میں نے بھیا سے کہکر سارے نیگ کے پیسے جمع کروائے تھے،ایک ڈیڑھ لاکھ زیادہ ہی ہونگے اسے آپ کے شاہی محل میں آنے کا

اور واپسی پر آپ کے ڈرائیور کے ڈراپ کرنے کا معاوضہ سمجھ لیجیے گا۔" وہ آٹیئیم کارڈ اسکے ہاتھ پر رکھتی پلٹی۔

"اسکا نمبر عالی جانتی ہے، اینڈ مجھے انتظار رہے گا اس بے جوڑ ڈور کو ہمیشہ کے لئے ختم کرنے والے اس کاغذ کے ٹکڑے کا، اور جانے سے پہلے آپ کی طرف سے دیے گئے اس عظیم تحفہ کو میں تاعمر یاد رکھو گی۔"

اپنی تردید کا صدمہ ہے نا اسباب کا دکھ

جب بچھڑنا ہی مقدر ہے تو کس بات کا دکھ

.Goodbye for forever mr.aqib haidr

www.novelsclubb.com

وہ کہتی گلاس ڈور سے باہر نکل گئی۔

"میں آپ کو کبھی معاف نہیں کرونگی بھائی نیور۔" الینہ اپنی سسکیاں روکتی نفی میں گردن ہلاتی وہاں سے چلی گئی تھی۔

"عاقب کیا الینہ پاگل ہو گئی ہے جو ایک ما۔۔"

"جسٹ شٹ اپ وفا وہ معمولی لڑکی نہیں ہے شفق عاقب حیدر ہے وہ عاقب حیدر کی بیوی اسکی محبت سمجھی، نؤ گیٹ لاسٹ فروم ہیر۔ آئی ڈونٹ ایون وانٹ ٹو سی یور فیس۔" عاقب کی دھاڑ پر وہ اگلا سوال کے بنا ہی بھاگی۔

اور وہ ہارے ہوئے جواڑی کی طرح وہیں فرش پر گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔ دونوں ہاتھوں کی مٹھیوں کو اتنی زور بھینچا کے ہاتھ میں موجود ٹاپس ہتھیلی ہے اندر تک چبھ گئے لیکن اسکا دھیان اس درد پر نہیں تھا۔

فارم ہاؤس سے واپس آنے کے بعد ہی تو اسے اس بات کا ادراک ہوا تھا کی وہ اس چھوٹی آفت سے محبت کرنے لگا ہے۔ اور وہ محترمہ تھی کہ اب گھر ہی نہیں آ رہی تھی جسے دیکھنے کو دل بے چین ہو رہا تھا کتنے ہی بار اسکے گھر کی طرف گاڑی لے جا کر واپس موڑ لی تھی ہمّت نہیں ہو رہی تھی۔ کیسے اسکے سامنے جا کر اپنے جذبات بتائے۔ عجیب لڑکیوں جیسی فیلنگ آ رہی تھی۔ کئی بار خیال آیا کے کزن پلٹن سے

ہیلپ لے لیکن پھر وہ سب کیسے اسکی کلاس لگائیں گے خیال آتے ہی فیصلہ بدل لیا۔ پھر دماغ نے ایک اور حل بتایا۔ رومانٹک ناول اور موویز کی صورت میں۔ پھر کیا تھا نجانے کتنے موویز دیکھی راتوں کو جاگ کر ناولز پڑھے وہ بھی بیکار گیا۔ پھر دو دن پہلے ایک دوست کے ساتھ آفس کے پاس موجود مال گیا تھا جہاں پر کتابوں کا اچھا سیکشن دیکھ کر فوراً دماغ میں نیا آئیڈیا آیا۔ باتوں باتوں میں اسنے یہ خبر الینہ کو دی وہ جانتا تھا وہ شفق کو ضرور بتائے گی اور شفق کتابوں کی شوقین خریدنے ضرور آے گی۔ اور اسکی بہن جس کے دماغ میں ہر وقت یہی چلتا ہے کی کیسے ان دونوں کو ملایا جائے۔ وہ شفق کو لیکر اسکے آفس کسی بھی حال میں آے گی۔ پھر اس نے جیسا سوچا تھا ویسا ہی ہوا الینہ نے اسے بتایا کی وہ اور شفق اس مال میں آے ہیں اس نے فوراً منیجر سے کہ کر اپنی نگرانی میں آفس سی منہلک کمرے کو خوبصورتی سے ڈیکوریٹ کرایا۔ پھر خود بھی اپنی پسندیدہ براؤن کلر کی شرٹ پہن کر تیار ہو گیا آخر وہ عاقب حیدر اپنی منکوحہ شفق عاقب حیدر کو پرپوز کرنے والا تھا۔

www.novelsclubb.com

سب ریڈی تھا اپنی تیاری پر ایک نظر ڈالتا وہ جیسے ہی کمرے سے باہر نکلا ہاتھ میں کافی لئے وفا کھڑی نظر آئی۔ جو اکثر اسکے آفس آیا کرتی تھی۔ کام سیکھنے کے لئے لیکن آج اسے دیکھ کر اسکا موڈ خراب ہوا۔ وہ زبردستی کمرے میں گھسنے کی کوشش کرنے لگی۔ اسے روکنے کے چکر میں کافی دونوں پر گر گئی۔ وہ وفا پر بگڑتا اسے واشروم جانے کا کہتا خود اپنی آدھی کافی کے داغ سے بدنما نظر آتی شرٹ کو غصہ سے اتار کر وہیں صوفے پر پھیکا جہاں وفا اپنا جیکٹ بھیگنے کے ڈر سے کھول کر گئی تھی۔ ابھی وہ دوسری شرٹ نکالنے کے لئے پلٹ ہی رہا تھا کی دھرام کی آواز سے گلاس ڈور کھولا اور گرتی پڑتی وہ دشمنِ جان اندر داخل ہوئی۔ خود کو سنبھالتی اب وہ عجیب نظروں سے پورے آفس کا جائزہ لے رہی تھی۔ اور جیسے ہی اسکی نظر باتھروم سے منہ دھو کر نکلتی وفا پر پڑھی۔ اسکے چہرے کے تاثیرات عجیب ہوئے پھر جن نظروں اس نے اسے دیکھا اس ایک نظر میں صاف آیاں تھا کی اسنے اس سچویشن کو کیا سمجھا تھا۔ بس پھر عاقب کا دماغ گھوما اور جو منہ میں آیا کہتا چلا گیا۔ رہی

www.novelsclubb.com

سہی کسر وفا کے زہریلے لفظوں نے پورے کر دئے۔اور وہ اسے اپنی صفائی کا موقع دئے بغیر انکے نکاح کی ساری نشانیاں اسکے منہ پر مار کر چلی گئی۔

"کیوں شفق کیوں؟جب لڑتی تھی تب تو اس وقت تک خاموش نہیں بیٹھتی جب میں خود تنگ آکر خاموش نہ ہو جاؤں، پھر میرے خاموش ہونے صفائی دینے کا انتظار کیوں نہیں کیا۔" وہ ضبط کرنے کی کوشش میں دونوں ہاتھ کے مٹھیوں کو اور زور سے بھینچا۔اب خون کے قطروں کے ساتھ آنسوں کی لڑیاں بھی ہتھیلی سے ہوتی ہوئی زمین پر گر رہی تھی۔ لیکن اسے کوئی پرواہ نہیں تھا۔کیوں دل کا درد اسکے آنسوں اس سے رستا خون اس سب سے کئی زیادہ تھا۔

رات پھر اس نے آفس میں ہی گزارا۔رات میں اسے سوچتے ہوئے کس پہر آنکھ لگی پتا نہیں چلا صبح نو بجے کے قریب آنکھ کھلی تھی وہ فوراً اپنا حلیہ درست کرنے کے لئے سائیڈ روم گیا روم کے ڈیکوریشن پر ایک زخمی نظر ڈال کر تیار ہوتا گاڑی کی چابی لیکر باہر نکل گیا۔اب اسکا رخ شفق کے گھر کے طرف تھا لیکن وہاں جا کر

چوکیدار نے بتایا کی وہ لوگ فجر میں ہی دوسرے شہر کے لئے نکل گئے ہیں۔اسکا فون مسلسل بند جا رہا تھا۔ تین دن بعد پتا چلا کی وہ میڈل سیر یمنی کے لئے یونیوسٹی آئی ہوئی ہے یہ خبر اسے ملی بھی تو رات کے دس بجے نجانے کتنے کالز کی ئے جن میں کچھ ریسیو بھی ہوئے لیکن بات نہیں ہو پائی اور جب ریش ڈرائیونگ کر کے ایک گھنٹے کا راستہ پندرہ منٹ میں طئے کر کے پہونچا پر وہ وہاں سے جا چکی تھی۔وہ ایک بار پھر ہار گیا تھا لیکن اس نے ہار نہیں مانی وہ اسکے جانے سے پہلے اسے منا لے گا۔ لیکن دوسرے ہی دن تین دن کے لئے آفس کے کام سے نا چاہتے ہوئے بھی اسے دوسرے شہر جانا پڑا تھا۔ سو اسکے پرانے شہر نہیں جا پایا۔

---

www.novelsclubb.com

"ثاقب تم چل رہے ہو نا میرے ساتھ۔دیکھو۔۔بات میں۔۔میں ہی کرونگا، تمہیں بس ساتھ چلنا ہے۔" عاقب بڑے سے گیٹ سے اندر داخل ہوتے ہوئے بولا۔ثاقب اپنی مسکراہٹ ضبط کر رہا تھا۔

"یار ہنسو نہ، اس لڑاکو تیّارا کو جانتے تو ہو، اکیلے گیا تو تمہارا بھائی سہی سلامت واپس نہیں آپائے گا۔" عاقب بے بسی سے بولا۔ ثاقب عاقب کو ایئرپورٹ سے لیکر آرہا تھا راستہ میں ہی عاقب نے اسے اس دن کے بارے میں سب بتایا تھا۔ اور تب سے اسے ساتھ چلنے کی ضد کر رہا تھا۔ اور ثاقب صاحب مفت میں بھاؤ کھا رہے تھے۔ ابھی وہ لوگ کچھ آگے بڑھے تھے کی الینہ ہاتھ میں فون لیئے ساکت بیٹھی نظر آئی۔ دونوں ایک ہی جست میں اس تک پہونچے تھے۔

"عالی بیٹا کیا ہوا؟" عاقب نے پریشانی سے اسکے کاندھے پر ہاتھ رکھا۔

"ہاتھ مت لگائیں مجھے۔" وہ اسکا ہاتھ جھٹکتے ہوئے حلق کے بل چلائی۔ جس پر عاقب اور حیدر نے بڑے حیرانی سے اس کا یہ شدید ردعمل دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"مبارک ہو بھائی بہت بہت مبارک ہو چلی گئی میری دوست اب وہ آپ کی زندگی عذاب بنانے حیدر مینشن نہیں آیا کرے گی، جائیں خوشیاں منایں جائیں ناکھڑے

کیوں جائیں۔" وہ عاقب کو دھکّا دیتی ہوئی چلائی۔ جو دو قدم پیچھے ہٹا تھا۔ آنکھیں ساکت تھی مطلب وہ ایک بار پھر بری طرح ہار گیا۔

"الینہ کیا بکواس ہے یہ اور تم بھائی کے ساتھ بد تمیزی کیسے کر سکتی ہو؟۔" ثاقب عاقب کی حالت دیکھ کر اسکا بازو دبوچا۔

"ہنہ بکواس اور بد تمیزی تو نہیں کر رہی میں تو انہیں مبارک باد پیش کر رہی ہوں۔" الینہ طنزیہ بولی۔ پھر قدرے سنبھل کر عاقب کے قریب آئی۔

"بھائی بس میرے کچھ سوالوں کا جواب دے دیں۔" وہ اپنے آنسو صاف کرتی عاقب کے روبرو کھڑی ہوئی۔

"عالی!۔" الینہ نے ہاتھ اٹھا کر اسے خاموش کیا۔

"آپ بیچ میں نہ بولیں ثاقب، کیونکہ آج یہاں عاقب حیدر کی بہن یا ثاقب حیدر منگیتر الینہ حیدر نہیں کھڑی ہے بلکہ شفق ابراز کی دوست عالی کھڑی ہے، جسے اپنی

بیسٹی کی تذلیل کا حساب چاہیئے۔" وہ اعتماد سے دوسرے ہاتھ سے بار بار آنکھوں کو بھی صاف کر رہی تھی۔

"آپ نے کہا تھا کی آپ کو ایک میچوڑ لائف پارٹنر چاہیئے رائٹ؟" اس نے تصدیق چاہی عاقب نظریں جھکائے کھڑا تھا۔

"تو آپ اپنے دل پر ہاتھ رکھ بتائے کیا اپنے شفق جتنی گہری باتیں کرنے والی اور اونچی سوچ رکھنے والی لڑکی آج تک دیکھی ہے؟" کوئی جواب نہیں پا کر اسنے پھر اپنے آنسوں صاف کئے۔

"آپ کو آپ کے قدم سے قدم ملا کر چلنے والی لڑکی چاہیئے تھی۔ تو آپ بتائیں کیا آپ نے کوئی ایسی لڑکی دیکھی ہے جسے سولہ سترہ سال کی لائف انجوئے کرنے کی عمر سے ہی اپنا کریئر بنانے کا جنون ہو، لڑکی چھوڑیں کوئی لڑکا ہی بتا دیں جو میری شفی جتنا ڈیڈیکیٹیڈ ہو۔

"نہیں ہے نہ جواب، چلیں آخری سوال کم از کم اسکا جواب ضرور دیجئے گا۔اگر شفق آپ سے دس سال چھوٹی ہے تو کیا اس میں شفق کی غلطی ہے؟ یا ثمر آپ کو چھوڑ گئی اس میں شفق کی غلطی ہے؟ اصل میں جانتے ہیں غلطی کس کی ہے؟ وہ اس سے دو قدم دور ہوئی۔ پھر اپنے سینے پر انگلی رکھتے ہوئے بولی۔

"میری! میں ہی اپنی شفی کی دشمن بن گئی تھی میں نے ہی دادو کو شفق کے بارے میں ایسا سوچنے پر مجبور کیا تھا۔ میں نے ہی اللہ جی سے آپ کے لیئے اپنی شفی کو مانگا تھا میں تو بس اتنا چاہتی تھی کہ میری شفی ہمیشہ میرے پاس رہے۔آپ کی وجہ سے۔ لیکن مجھے کیا پتا تھا آپ ہی کی وجہ سے میری شفی مجھ سے اتنا دور چلی جائے گی کہ اپنے جانے کی خبر تک وہ مجھے دوسروں کے ذریعے بتائے گی۔" الینہ اپنے بال نوچتے ہوئے بولی۔ جب سے شفق کے بھابھی نے اسے کال کر کے بتایا تھا کی شفق صبح کی فلائیٹ سے جا چکی ہے تب سے اسکی یہی حالت تھی۔ گھر میں پریشان سبھی

www.novelsclubb.com

ہوئے تھے لیکن شفق کے بھیا کے بتانے پر کی ٹکٹ کا مسئلہ ہو گیا تھا سب مطمئین ہو گئے تھے۔

"میں آپ کو کبھی معاف نہیں کرو نگی کبھی بھی نہیں، آپ نے میری شفی کو مجھ سے چھینا ہے کبھی معاف نہیں کرو نگی میں آپ کو۔" وہ نفی میں گردن ہلاتی اندر کی جانب بڑھ گئی تھی۔

"ثاقب کیا میں نے اسے پانے سے پہلے ہی کھو دیا؟" عاقب نے ٹوٹے ہوئے لہجہ میں پوچھا۔ثاقب تڑپ کر اسے گلے لگایا۔آج پھر وہ بائیس سالہ عاقب لگ رہا تھا جسے ثاقب نے بڑے مشکل سے سنبھالا تھا تب۔ لیکن اب اس میں بھی اتنی ہمت نہیں تھی کہ اسے سنبھالتا یا تسلّی دیتا کیونکہ اس بار غلطی نہ شفق کی تھی نہ عاقب کی وہ کس بات کا ہوالہ دے کر اسے سمجھاتا۔اس بار تو وقت اور حالات نے اپنا داؤ کھیلا تھا۔

www.novelsclubb.com

"بھائی آپ ابھی ہار گئے؟ شفق صرف آپ کی محبت نہیں ہے وہ آپ کی منکوحہ ہے۔Xثاقب نے اسے گارڈن کی چیر پر بٹھایا پھر سفری بیگ سے پانی کا بوتل نکال کر اسکی جانب بڑھایا۔

"بھائی اسے جانا تھا اس لیئے وہ گئی ہے اپنے خوابوں کو پورا کرنے آپ کی وجہ سے نہیں گئی۔اور اسے آنا ہے وہ آئے گی آپ اسے منا لینگے نا؟"ثاقب نے سختی سے پوچھا جسے کسی بچہ کو کچھ کرنے کا سختی سے تاکید کر رہا ہو۔عاقب نے بھی اثبات میں سر ہلایا تھا۔کیونکہ اس دفع وہ نہیں ہارے گا بلکہ ایک ایک پل اسکا انتظار کرے گا اس پل کا جب اس سے اپنے رویوں کی معافی مانگ کر اپنی محبت کا یقین دلانے تک۔

www.novelsclubb.com

-،-------،----------

ایک یہ خواہش کے کوئی زخم نا دیکھے دل کا

یہ حسرت کہ کوئی دیکھنے والا ہوتا

"اوکے تو اب میں چلتی ہوں، آپ دونوں اپنا خیال رکھئے گا۔" شفق مسٹر صمد کے ہاتھ سے لگیج لیتے ہوئے بولی۔ مسٹر صمد اور الشبہ اسے ایئرپورٹ تک چھوڑنے آئے تھے۔

"آپ بھی اپنا خیال رکھنا۔" مسٹر صمد ہمیشہ کی طرف اپنا شفقت بھرا ہاتھ اسکے سر پے رکھتے ہوئے بولے۔

"جی! اینڈ آپ لوگ جلد مجھے اپنے ولیمہ کی فوٹوز سنڈ کریں۔" وہ مسکرا کر بولی۔

"ہاں! ہاں! کر دوں گا پہلے میری لیو تو کرنفام ہو جانے دیں۔" مسٹر صمد اور الشبہ کے بیچ سب ٹھیک ہو گیا تھا۔ اب بس آفس میں لیو اکسپٹ کرنا باقی تھا۔ تاکہ اس حساب سے شادی کی ڈیٹ رکھی جائے اور وہ لوگ واپس جائیں۔

"ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا آپ بہت بہادر ہیں۔ آپ کا حوصلہ پہاڑوں سا بلند ہے، آپ کے اندر وہ بات وہ خوبی ہے کی آپ اپنا سکہ منوا سکتی ہیں۔

you can do anything everything

مسٹر صمد نے پھر اسکا حوصلہ بڑھایا۔

"تھنکس یو سو مچ بھائی میرا اتنا ساتھ دینے کیلئے مجھے حوصلہ دینے کیلئے میرے پاس تو حساب نہیں میں کس کس چیز کیلئے آپ دونوں کا شکریہ ادا کروں ان چھ مہینوں میں آپ نے وہ کر دیا جو میں ڈھائی سال میں نہیں کر پائی۔" شفق گلوگیر لہجے میں بولی۔ بلاشبہ ان لوگوں نے بنا کسی رشتہ کے اسکا بہت ساتھ دیا تھا۔

"بہنیں شکریہ ادا کرتی اچھی نہیں لگتی، وہ تو چھین کر اپنا حق لیتی ہوئی اچھی لگتی ہے، اس لئے چڑیل بہنوں سے شریف بہن مت بنیں۔" مسٹر صمد اسے مصنوعی گھوری سے نوازتے ہوئے بولے۔

www.novelsclubb.com

"پھر بھی بھائی دیارے غیر میں کوئی کسی کے لیئے اتنا نہیں کرتا، وہ بھی ایک اجنبی غیر ملکی لڑکی کے لئے تو بالکل بھی نہیں۔" وہ عاجزی سے بولی تو الشبہ نے اسے اپنے ساتھ لگایا۔

"پاگل بہن اپنی یا پرائی نہیں ہوتی بہن تو صرف بہن ہوتی ہے۔" مسٹر صمد نے اسکے سر پر ہلکی سی چپت لگائی۔

"کاش! دنیاں میں سب ایسا ہی سوچتے بھائی تو آج ہماری دنیاں اتنی گندی نہیں ہوتی۔" شفق خلاء میں گھورتے ہوئے بولی۔

پھر تیسری بار اناونسمینٹ پر آخری بار ان دونوں کو الوداع کہتی وہ اندر برھ گئی تھی ۔پلئین میں بیٹھتے ہی واپسی کے سفر کے ساتھ پرانی تلخ یادوں کا سفر بھی شروع ہوا تھا۔ واپسی کا سفر بہت مشکل ہوتا ہے خاص کر اس مسافر کے لیئے جس کے سفر کا واحد مقصد فرار ہو۔

آسٹریلیاء جانے کے ایک مہینے تک تو اس نے کسی سے رابطہ نہیں کیا تھا سوائے ایئر پورٹ پہونچ کر یہ بتانے کی کہ وہ خیر آفیت سے پہونچ گئی ہے۔ایک ڈیڑھ مہینے بعد گھر والوں سے رابطہ کیا تھا اور تقریباً دو تین مہینے بعد ماما کے بار بار یاد کرانے پر حیدر مینشن کال کیا تھا تو بقع کے عین مطابق سب کے ہزاروں شکوہ تھے۔الینہ نے تو پہلے بات ہی نہیں کی اور جب بات کرنے پر ائی تو سارا وقت رونے میں ہی صرف کر دیا۔ پھر یہی اسکا معمول ہو گیا تھا مہینہ میں ایک بار حیدر مینشن کال کرتی اور اسی ایک کال میں سب سے بات ہو جایا کرتی تھی۔البتہ گھر ہفتہ میں ایک بار بات ہوتی تھی۔ جس میں سرسری سی ہی بات کر کے رابطہ منقطع ہو جایا کرتا۔ان تین سالوں نے اسے سب سے بہت دور کر دیا تھا وہ جو کبھی سوچا کرتی تھی کہ جب وہ آسٹریلیاء سے واپس آئے گی تو پورے محلہ کو اپنے استقبال کیلیے ایئر پورٹ پر انتظار کرائے گی۔اور اب اس نے اپنے آنے کی اطلاع تک کسی کو نہیں دی تھی۔اس لیئے اسے کوئی امید نہیں تھی کی باہر کوئی آنکھوں ڈھیروں محبت

www.novelsclubb.com

سجائے اسکا نیم پلیٹ لی ئے بے صبری سے انتظار کر رہا ہو گا۔ وہ خاموشی سے اپنا لگیج لے کر ایئرپورٹ سے باہر نکل آئی تھی۔

ایئرپورٹ کے باہر قدم رکھتے ہی اپنے ملک کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہواؤں نے اسکا استقبال کیا تھا جس میں اپنے وطن کے خاص مٹی کی خوشبو رچی بسی تھی جو کسی بھی پردیسی کو اپنے اپنوں میں لوٹ آنے کا احساس دلاتی ہے اسکی بک کی ہوئی کیب باہر ہی کھڑی تھی لگیج رکھ وہ پچھلی سیٹ پر بیٹھ گئی تھی۔ کیب ایئرپورٹ سے باہر نکل کر پھر سے اسی شہر کے راستہ پر گامزان تھی جس شہر نے اسے بہت کچھ دیا تھا کئی محبت کرنے والے رشتہ کامیابی کی ایک نئی ڈگر نئی پہچان خوابوں کو حقیقت کا روپ لیکن آخیر میں بہت سے درد دے کر اس سے اسکا اصل اسکی شوقی زندہ دلی چھین لیا تھا۔ اسکے اس ملک کو اتنی اجلت میں چھوڑنے کی وجہ صرف عاقب حیدر نہیں تھا کچھ اور بھی تھا جس نے اس ٹوٹی ہوئی لڑکی اور بیکھیر دیا تھا۔ اور اب اس کے لوٹ آنے کی خاص وجہ بھی وہی تھی ورنہ اس شہر میں کبھی قدم

www.novelsclubb.com

نار کھنے کا عہد تو وہ عاقب کے آفس سے نکلتے وقت ہی کر چکی تھی۔اسنے آہستہ سے اپنے گلاس نکال کر آنکھوں میں جمع ہوئے پانی کو صاف کیا تھا۔

شوق سے بدلو مگر اتنا یاد رکھنا

ہم بدل گئے تو کروٹیں بدلتے رہ جاؤ گے

ان تین سالوں نے شفق ابراز کو سر تا پا بدل دیا تھا۔جسم وہی تھا اسکے اندر کی روح بدل گئی تھی۔وہ بڑی بڑی آنکھیں جس میں شرارتوں کا بسیرا تھا اب وہاں سنجیدگی نے اپنا ڈیرہ ڈالا ہوا تھا۔جن ہونٹوں پر زندگی سے بھرپور مسکراہٹ ہما وقت سجی رہتی تھی اب ان گلابی لبوں نے وقتِ ضرورت ان پر معصنوعی مسکراہٹ سجانے کی عادت ڈال لی تھی۔ محفل میں اپنے الفاظ کے اور گفتگو کے انداز سے سحر تاڑی کر دینے والی ساحرہ نے اب خود کو تنہائیوں اور خاموشیوں کے شہر میں قید کر دیا تھا۔اس نے جان بوجھ کر خود کو نہیں بدلہ تھا وقت اور حالات نے اسے بدل دیا تھا۔

ہم نے ایک خطاء کی اور اسے جانے دیا

اسنے بھی ایک سزا دی اور ہمیں چھوڑ گیا

عاقب اپنے شاندار آفس کے چیر کی پشت سے سر ٹیکائے آنکھیں بند کئے بیٹھا اضطرابی کیفیت میں اپنی چوڑی پیشانی پر ہلکہ ہاتھ سے دباؤ ڈال رہا تھا۔آج صبح سے ہی وہ بہت بے چینی محسوس کر رہا تھا۔آج تین سال دو دن بارہ گھنٹے ہو گئے تھے اسے اس شہر سے گئے ہوئے لیکن نجانے کیوں آج ان ہواؤں میں اسکی سانسوں کی خوشبو بسی معلوم ہو رہی تھی جسے دیکھنے کے لیے آنکھیں تین سال سے جاگ رہی تھی۔یہی وجہ تھی کہ آج اسکے آفس آنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔لیکن امپورٹنٹ میٹنگ کی وجہ سے آنا پڑا تھا اب بڑھتی بے چینی کو دیکھتے ہوئے اس نے میٹنگ اٹینڈ کرنے کا ارادہ ملتوی کر دیا تھا۔اس نے ٹیبل پر پڑا فون اٹھا کر کان سے لگایا۔

ہیلو! راحب میرے آفس میں آنا ذرا۔ جواب سنے بغیر فون واپس ٹیبل پر رکھ دیا۔ پھر دوبارہ وہی عمل دہرانے لگا۔

جی بھائی۔ راحب آواز دینے پر وہ اس کیفیت سے کچھ وقت کے لیئے آزاد ہوا۔

ہاں۔ یہ آج کی میٹنگ کی فائل ہے تم دیکھ لو اور میٹنگ بھی اٹینڈ کر لو۔ دراصل آج میں کچھ ڈل فیل کر رہا ہوں۔ اس نے راحب کی طرف ہرے رنگ کی فائل بڑھائی۔

بھائی آپ ٹھیک تو ہے نا؟ راحب نے فائل تھامتے ہوئے تشویش سے پوچھا۔

ہمم۔ بس سر میں تھوڑا درد ہے تم جاؤ میٹنگ کی تیاری کرو میں ٹھیک ہوں۔

ٹھیک ہے لیکن آپ یاد سے دوائی لے لینا میں کسی کے ہاتھ سے بھیجتا ہوں۔ راحب فکر مندی سے کہتا باہر نکل گیا عاقب نے صرف سر ہلانے پر اتفاق کیا۔

www.novelsclubb.com

میرا جو مرض ہے وہی میرے مرض کی دوا بھی ہے اور طبیب بھی لیکن میری بد قسمتی کہ وہ میسر نہیں ہے۔عاقب سوچتا اپنی چیر سے اٹھ کر آفس سے منسلک روم میں آیا جسے وہ ہر ہفتہ ڈیکوریٹ کرایا کرتا تھا۔ابھی بھی کمرے میں جگہ جگہ ہارٹ شپ بلون ہوا نکل جانے کی وجہ سے چھوٹے ہوئے پڑے تھے گلاب کے پھول گلادان میں سوکھ گئے تھے۔عاقب چلتا ہوا چھوٹے سے بیڈ کے آگے کھڑا ہوا جس کے اُپر اس دشمنِ جان کی بڑی سی فوٹو لگی تھی۔جس سے روزانہ عاقب گھنٹوں باتیں کرتا تھا کبھی معافی مانگتا تو کبھی لوٹ آنے کی گزارش کرتا۔عاقب نظریں فوٹو فریم پر گاڑھے ثاقب کا نمبر ڈائل کر کے فون کان سے لگایا۔

www.novelsclubb.com

ہیلو۔عاقب نے کال کے ریسیو ہوتے ہی ہیلو کہا۔

اسلام علیکم بھائی۔آپ اس وقت خیریت۔ثاقب نے حیرانی اور پریشانی کے ملے جھلے انداز میں پوچھا۔ صبح کے گیارہ بجے عاقب کی کال پریشان ہونا تو لازمی تھا۔

وعلیکم سلام۔سب خریت ہے۔بس مجھے تم سے کچھ پوچھنا تھا۔عاقب اسکی فکرمندی پر ہولے سے مسکرایا ان تین سالوں میں وہی تو اسکے حالات کا واحد امین تھا۔

ہاں! پوچھیں بھائی۔

آخری بار گھر اسکی کال کب آئی تھی؟

اسکی کس کی بھائی؟ثاقب نے انجان بننے کی کوشش کی۔

ثاقب مذاق نہیں پلز۔عاقب التجاء کی۔

اوکے! شائد پندرہ دن پہلے کیوں؟۔جواب کے ساتھ سوال بھی کیا گیا تھا۔

اچھا کیا۔۔۔کیا اس کال میں اس نے اپنے بارے میں کچھ خاص بتایا تھا۔میرا مطلب اپنی ہالیڈیز وغیرہ کے بارے میں۔یا واپسی کے بارے میں کچھ بھی۔عاقب نے بے چینی سے پوچھا۔

نہیں! میں نے تو نہیں سنا ایسا کچھ نا ہی عالی نے کچھ بتایا۔آپ نے کہیں سے سنا ہے کیا ایسا کچھ۔ثاقب کو لگا کی شائد اسے شفق کی فیملی سے کچھ معلوم ہوا ہو۔

نہیں! مجھے کون بتائے گا۔بس آج صبح سے عجیب بے چینی سا محسوس کر رہا ہوں ایسا لگ رہا ہے کی وہ یہیں کہیں میرے آس پاس ہے تو بس ایسے ہی پوچھ لیا۔آخر میں اسکی آواز میں اداسی شامل ہو گئی تھی۔

انتظار نے تھکا تو نہیں دیا ہے نے آپ؟ یہ تو صرف انتظار ہے امتحان کی ایک جھلک اصل امتحان تو شفق کے لوٹنے کے بعد شروع ہو گا۔اور آپ ابھی سے تھکن محسوس کرنے لگے ہیں۔ثاقب کی بات پر وہ افسردگی کے مسکرایا۔

نہیں یار انتظار سے نہیں تھکا اپنے اندر کی گھٹن گلٹ کا بوجھ اٹھاتے اٹھاتے تھک گیا ہوں۔اس سے کہو نا لوٹ آئے میں اپنی ہر ہر کوتاہی تلخ کلامی بارے برتاؤ مافی کے ساتھ گن گن کر ازالہ بھیکرونگا بس ایک بار وہ موقع تو دے۔عاقب نے حسرت کہا۔

ہمممم۔انشاءاللہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔ثاقب کے پاس اس سے زیادہ کہنے کچھ نہیں تھا۔کیونکہ جب بھی کوئی شفق سے واپسی کی بات کرتا وہ خوبصورتی سے باتوں کا رخ دوسری طرف موڑ دیا کرتی تھی۔اور عاقب کے ذکر پر تو بات ایسے بدل دیتی کے سامنے والے ایک پل کے لیئے بھی محسوس نہیں ہوتا کی بات پلٹی گئی ہے۔

تمہیں لگتا ہے کی سب ٹھیک ہو گا وہ مجھے معاف کر کے ایک موقع دے گی جبکہ ان تین سالوں میں تو اس کے دل میرے لیئے نفرت کی جریں اور مضبوط ہو گئی ہو گی۔عاقب کی وہی ناامیدی والی بات پر ثاقب جھنجھلایا۔

www.novelsclubb.com

افف بھائی کتنی بار کہا ہے الٹا مت سوچا کریں۔اور اگر بات موقع دینے کی کی جائے تو بھائی آپ دونو کے رشتہ گرل فرینڈ بوئے فرینڈ کا نہیں ہے جو ایک غلط فہمی یا لڑائی سے ختم ہو جائے آپ نکاح کے مضبوط بندھن میں بندھے ہوئے ہیں۔یہ پاکیزہ رشتہ خدا نا یوں ہی بنا تا اور نا ختم ہونے دیتا ہے اور اگر اس پاک پروردگار نے آپ کے دل میں شفق کے لی ئے اتنی محبت ڈالی ہے تو شفق کے دل میں بھی آپ کے لی ئے مافی کی گنجائش ضرور بنائے گا رہی بات معاف کرنے کی تو وہ آپ پر منحصر کرتا ہے کی آپ کیسے شفق کو خود پر اپنی محبت پر یقین دلا کر معذرت کرتے ہیں۔ثاقب نے وہی ہمشہ کی بات ایک بر پھر دہرائی۔جس پر عاقب ہم کہتا فون رکھ دیا۔

www.novelsclubb.com

اب نظریں اس تصویر پر ٹکی تھی۔یہ انکی نکاح کے بعد کے فنگشن میں لی گئی تصویر تھی جس میں وہ پورے دل سے مسکرا رہی تھی۔اس تصویر کو عاقب نے شفق کے جانے کے بعد اپنے بیڈ روم میں اور آفس کے روم میں لگایا تھا ایک

تصویر اسکے آفس ٹیبل پر بھی ہوا کرتی تھی فون سکرین پر بھی اسی کی مسکراتی تصویر تھی۔ فون کی گیلری میں تو راج ہی اسی کا تھا۔ بس وہ نہیں تھی۔ غرض عاقب حیدر کے دل سے لیکر اسکے زرہ زرہ پر شفق ابراز کا راج تھا۔ لیکن اس سلطانت کی ملکہ اس سے بے خبر ناراض تھی۔

شفی بیٹا اٹھ جاؤ اور کتنا کام کرنا آج کم از کم اتوار کے دن تو اس لیپ ٹاپ کو سکون دے دو۔ شفق کی ماما اس سے لیپ ٹاپ لیتے ہوئے بولیں۔

ماما بس تھوڑا کام ہے۔ شفق نے لیپ ٹاپ کے لئے ہاتھ بڑھایا جسے ماما نے اسکی پہونچ سے دور کیا۔

www.novelsclubb.com

کوئی کام نہیں ہے۔ اب جاؤ جلدی سے تیار ہو کر آؤ۔ غضب خدا کا یہ بچے جس چیز میں گھس جائیں بس پھر ان اپنا ہوش نادنیاں کا۔ ماما اب شروع ہو چکی تھی۔

اوکے بابا سوری یہ دیکھیں اب کان پکڑ لیا اب بتائیں تیار کیوں ہونا ہے اور اگر ہونا ہے تو کہاں جانا ہے؟ شفق نے باضابطہ کانوں کو ہاتھ لگایا پھر ماما کے گلے میں باہیں ڈالتے ہوئے بولی۔

کیا مطلب ہے کہاں جانا ہے؟ ارے صبح سے دس بار تو بتا چکی ہوں بیٹا کی آج آپ نے حیدر مینشن جانا ہے۔ ماما سر پر ہاتھ مارتے ہوئے بولیں۔

پھر وہی بات ماما آخر جلدی کیا ہے جانے کی چلی جاؤ نگی ناں۔ شفق نے سنجیدگی سے بات کو ٹالنا چاہا جیسے اب تک ٹال رہی تھی۔ چہرے کے تاثرات پہلے ہی بدل چکے تھے۔ شفق وہی بات سن کر ماما کا دماغ آوٹ اوٹ کنٹرول ہوا۔

کیا چلی جاؤ نگی بیٹا آج تمہیں واپس آئے ہوئے سولواں دن ہے اور ان لوگوں کو ہم نے بتانے کی زحمت تک نہیں کی ہے کی تم واپس آچکی ہو۔ تم نے آفس تک جوائن کر لیا ہے باہر ہر جگہ جانے کا تمہارے پاس ٹائم ہے ماسوائے وہاں کے۔ انہیں پتا لگے گا تو کتنا برا فیل ہو گا سوچو۔ ماما نے ریسانیت سے سمجھایا۔

ماما لیکن۔

کوئی لیکن ویکین نہیں حیدر مینشن اب صرف تمہارے فرینڈ کا گھر نہیں ہے بلکہ وہ تمہارا سسرال بھی ہے ایک تم دو سال کا بول کر تین سال بعد لوٹی ہو اپر سے انہیں خبر تک نہیں کی۔اللہ کے شکر سے بھلے لوگ ملے ہیں کبھی کسی بات کی شکایت نہیں کی تو تم اب پوری طرح ہی انہیں غیر اہم سمجھ لیا ہے۔اب بنا بحث کئے جاؤ اور تیار ہو کر آؤ گاڑی اور گفٹس کا بیگ ریڈی ہے دس منٹ میں باہر آؤ۔ماما کوئی بحث کرنے کا موقع دئے بغیر اسے کپڑے دے کر واشروم میں بھیجا۔کچھ دیر میں بے دلی سے تیار ہو کر وہ باہر ائی تھی۔

وہاں یہ نا بتانا کی تم جان بوجھ کر انہیں بے خبر رکھا۔بلکہ یہ کہنا کی تم انہیں سرپرائز دینا چاہتی تھی۔اس نے ہمم کرتے ہوئے گفٹس کا بیگ اٹھایا جو وہ وہاں سے سب کے لیئے الشبہ کے ساتھ جا کر لائی تھی۔ابھی اس نے کار کی چابی لینے کے لیئے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کی ماما کے سوال پر ہاتھ درمیان میں ہی رک گئے۔

www.novelsclubb.com

اس بیگ میں سب کے گفٹس ریپر پر نام کے ساتھ موجود ہے یہاں تک کے چوکیدار اور مالی کا بھی لیکن عاقب کا گفٹ نہیں ہے کیا لیا ہے تم نے عاقب کے لیئے۔ماما سوال عام ہی تھا لیکن شفق کے پاس کوئی جواب نہیں تھا کی وہ دیتی۔

ماما شفی اپنے ان کے لیئے کوئی اسپیشل گفٹ لائی ہو نگی اب سب کو بتا کر گفٹ کا چارم تو خراب نہیں کر سکتی نہ کیوں شفی سہی کہا نا۔بھابھی شرارت سے آنکھ دبا کے بولیں۔ شفی بنا کچھ کہے اپنے چہرے کے تاثیرات چھپاتی ہوئی وہاں سے نکل گئی۔ جسے ماما اور بھابھی نے شرم وحیا کا نام دیا تھا۔

میں موم تھی فقط ایک آنچ سے پگھل جاتی

تیرا سلوک مجھے پتھروں میں ڈال گیا

www.novelsclubb.com

وہ جو اتنے دنوں سے خود کو سب کے سامنے نارمل رکھنے کیلے تیار کر رہی تھی ابھی بھی دس منٹ تک چینجنگ روم میں بیٹھی اپنے آپ کو کمپوز کرتے ہوئے خود کو نارمل ظاہر کرنے کی پوری کوشش کر کے باہر آئی تھی ماما اور بھابھی کی دو منٹ کے گفتگو نے سب پر پانی پھیر دیا تھا۔

اب جیسے جیسے حیدر مینشن قریب آرہا تھا اسکی انگلیوں کی گرفت سٹرینگ پر مظبوط ہوتی جارہی تھی ساتھ آس پاس ان زہریلے لفظوں کی بازگشت میں بھی اضافہ ہورہا تھا۔اب فائنلی اس نے حیدر مینشن کی طرف گاڑی ٹرن کی تھی۔ کبھی جو ادھر گاڑی کے مڑتے چہرے پر دلفریب مسکراہٹ جگہ لیتی تھی۔آج اعصاب پر ایک بوجھ سا بڑھتا ہوا معلوم ہورہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تم لوگوں نے اس مڈل کلاس لڑکی کو اتنا سر چڑھایا ہوا ہے کی وہ اب تمہارے سر پر ہی ناچنے لگی ہے۔"شفق نے اس آواز پر زور سے اپنی آنکھیں بند کی تھی۔

"ان مڈل کلاس لوگوں کو منہ ہی نہیں لگانا چاہیئے ورنہ یہ اپنی اوقات ہی بھول جاتے ہیں،ان کو تو سکھایا ہی یہی جاتا ہے کی کیسے امیر گھروں میں گھسا جاتا ہے۔"وفا کی نفرت بھری آواز اسکے کانوں سے ایک بار پھر ٹکرائی تھی۔سٹرینگ پر گرفت کے مظبوط ہونے کے ساتھ اس نے بریک پر پیر رکھا تھا۔پھر سٹرینگ پر اپنا سر رکھ کر گہرے گہرے سانس لینے لگی۔

"کہاں گئی تمہارے اندر کی وہ خودداری،انا،غرور،سب ختم اتنے سال کے فرار کے بعد بھی تم وہیں آکر رکی ہو جہاں سے سفر شروع کیا تھا تم ہار گئی شفق ابراز تم ہار گئی۔"اسکے اندر کسی نے اسکا مزاق اڑایا تھا۔

"نہیں۔۔۔مم میں۔۔۔ننن نہیں۔۔۔ہاری ہوں۔میں نہیں۔"وہ زور زور سے اپنے سر کو نفی میں ہلا رہی تھی۔

"ہاہاہا۔۔۔تم ہار گئی ہو مان لو اس بات کو شفق ابراز تمہارے اندر کی خودداری اور انا سب ختم ہو گئی اتنی تذلیل کر بعد بھی تم عاقب حیدر کے در پر کھڑی ہو اس

سے زیادہ تمہیں اپنے ہار کا کیا ثبوت چاہیئے۔" پھر کسی نے اس پر طنز کیا تھا جس پر اس نے زور سے اپنے کانوں پر دونوں ہاتھ جمائے تھے۔کافی دیر تک کانوں پر ہاتھ رکھے بیٹھے رہنے کے بعد گاڑی میں رکھے پانی کی بوتل سے گھونٹ گھونٹ پانی پی کر خود کو پر سکون کرتی بیک سیٹ سے گفٹس کے بیگ لیکر باہر نکل آئی۔

اب وہ عین حیدر مینشن کے باہر کھڑی تھی کچھ نہیں بدلہ تھا یہاں پر سب کچھ ویسا کا ویسا ہی تھا۔شائد کلر نیاء کرایا گیا تھا۔جس کی وجہ سے دیواریں زیادہ سفید نظر آرہی تھی۔چوکیدار چاچا موجود نہیں تھے شائد اندر گئے ہوئے تھے۔پہلے جب وہ گیٹ پر نہیں ہوا کرتے تھے تو وہ خود ہی چھوٹا گیٹ کھول کر اندر چلی جاتی تھی لیکن آج اسکے پیر نہیں اٹھ رہے تھے ابھی اس نے قدم اٹھایا ہی تھا کی

www.novelsclubb.com

"تمیز نہیں ہے تمہیں کہیں پر آنے جانے کی یا اسے بھی حیدر مینشن سمجھ رکھا ہے جہاں تم جب دل چاہا منہ اٹھا کر گھس جاتی ہو، کوئی تمہیں کچھ نہیں کہتا زندگی

عذاب بنا کر رکھ دی ہے۔"ان الفاظ کی بازگشت پر شفق نے سختی سے ہونٹ بھینچے تھے پھر ہاتھ میں موجود بیگ کو سختی سی پکڑتی اندر داخل ہوئی۔

وہ بڑے سے گارڈن کو عبور کرتی اندر داخل ہوئی تھی جہاں سامنے کا منظر ہمیشہ کی طرح ہی تھا سب بڑے سے حال میں بیٹھے تھے دادو اپنے چہرے پر شفقت لئے سب کو دیکھ رہی تھی اور سب ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچنے میں مصروف تھے۔دادو کو دیکھ کر اسکا ضبط جواب دے گیا تھا۔وہ بیگ وہیں چھوڑتی دوڑتی ہوئی دادو کے گلے لگی۔سب شفق کی اس غیر متوقع آمد پر حیران اپنی اپنی جگہ پر جم سے گئے تھے۔دادو بار بار کبھی اسکے ہاتھ کے چھوتی تو کبھی اسکے چہرے چھو کے اسکی موجودگی کا یقین کر رہی تھی۔البتہ الینہ ایک طرف بالکل بت بنی کھڑی تھی۔

www.novelsclubb.com

"شفی میری بچی۔"دادو اپنے نحیف ہاتھ اسکے گرد باندھتے ہوئے اسکی روشن پیشانی چوم کر نم آواز میں اتنا ہی بول پائیں تھیں۔آنسوں اسکے گالوں پر بھی لڑیوں کی صورت میں پھسل رہے تھے۔باقی سب ابھی بھی اسکے ہنگامی آمد پر بے یقینی سے

اسے دیکھ جا رہے تھے۔ پھر داد و سے الگ ہوتی وہ ایک ایک کر کے سب سے ملی تھی۔ سب کے وہی شکوے تھے ملے بغیر چلی گئی۔ آنے کا نہیں بتایا ہم ایئر پورٹ آتے وغیرہ وغیرہ وہ مسکرا کر سب کی شکایت سن رہی تھی۔ اب اس کا رخ بت بنی عالی کے طرف تھا۔

"اا۔۔عالی!" بہت مشکل کے بعد یہ الفاظ ادا ہوئے تھے۔ جس نے عالی کے پتھر بنے جسم میں جان ڈال دیا تھا۔ وہ ایک شکوہ کنا نظر شفق پر ڈالتی اپنے آنکھوں میں اچانک حقیقت کو قبول کرنے سے جمع ہوئے پانی کو صاف کرتے ہوئے پلٹ نے ہی والی تھی کہ شفق نے اسکا ہاتھ تھام لیا۔

"عالی پلز ایسے تو نا کرو یار۔" شفق نے رونے کی وجہ سے بھاری ہوتی الفاظ میں التجاء کی تھی۔ باقی سب ان پر نظریں گاڑھے خاموش تماشائی بنے ہوئے تھے۔

"شفق ہاتھ چھوڑو پلزز۔" الینہ اپنا بازو اس کی گرفت سے آزاد کرتے ہوئے بولی آواز میں نمی واضح تھی۔

"شفق نہیں عالی کی شفی ہوں میں۔"شفق نے تصحیح کی۔

"نہیں ہو تم میری شفی میری شفی اتنی پتھر نہیں تھی،اتنی کٹھور نہیں تھی،میری شفی گھر سے مال تک جانے کی اطلاع مجھے دیا کرتی تھی اور تم۔"الینہ نے چلاتے ہوئے فوراً اپنا بازو آزاد کیا تھا۔تین سال پرانہ زخم پھر سے تازہ ہوا تھا۔

"پلززز عالی ایم سوری۔"شفق نے آگے ہو کر اسے خود میں بھنیچا تھا۔

"بہت بری ہو تم شفی بہت بری ہو تم میں تمہیں معاف نہیں کرونگی بہت برا کیا ہے تم نے میرے ساتھ۔"الینہ اس کے گلے لگے اسی سے شکوے کر رہی تھی۔پھر کافی دیر تک دونوں ایک دوسرے سے لپٹے روتے رہے تھے۔جس پر سب کی آنکھوں میں نمی آگئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"چلو ٹھیک ہے معاف نہیں کرنا لیکن یہ تو کوئی میری گردن پر تلوار رکھ کر بھی کہے عالی کی شفی بری ہے تو میں نہیں مان سکتی،تمہارا کیا خیال ہے؟۔"شفق اس

سے الگ ہوتی مصنوعی سنجیدگی سے بولی۔آج اتنے دنوں بعد اسکے آنسوں میں درد نہیں تھا بلکہ خوشی تھی۔

"میرا بھی وہی خیال ہے جو میری شفی کا۔"الینہ کھل کر مسکرائی تھی۔باقی سب بھی مسکراتی نظروں ان کے انوکھی محبت دیکھ رہے تھے۔الینہ سے الگ ہوتی وہ پاس پڑے پنک اور بلیو کلر بے بی کارٹ کی طرف بڑھی تھی۔

ان تین سالوں میں جہاں کچھ نہیں بدلا تھا وہیں کچھ خوبصورت تبدیلی بھی آئی تھی۔ثاقب الینہ اور راحب البشہ کی ڈیڑھ سال پہلے شادی ہو گئی تھی اب الینہ کا چھ مہینے کا بیٹا شعیب تھا اور البشہ کی تین مہینے کی بیٹی پری۔جسے وہ ویڈیو کال پر دیکھ چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

"شعیب پری آپ لوگ ان سے بات نہ کرو۔"الینہ شفق کو دونوں کی طرف اتا دیکھ خفگی سے بولی۔

"میرے پیارے پیارے بچے ماما کی بات نہیں سنتے آنی اب آگئی ہیں نا آپ کے پاس۔" شفق بے بی کارٹ میں جھک کر دونوں کو پیار کرتی ہوئی بولی۔

"ویسے آنی تو نہیں ہو تم انکی بلکہ بڑی ماما ہو یا پھر ایک رشتہ سے ممانی بھی ہو سکتی ہو۔" راحب نے تصحیح کی۔ جس پر شفق کے چہرے کے تاثرات ایک بار پھر بدلے تھے جو صرف الینہ نوٹ کر پائی تھی۔ شفق نے زور سے آنکھیں بند کر کے کھولتے ہوئے اپنے آپ کو نارمل کیا تھا پھر سب کا دھیان خود پر سے ہٹانے کے غرض سے گفٹس کے بیگ کی طرف بڑھ گئی تھی۔

"ظالم لڑکی ہمیں تمہارے یہ گفٹس نہیں چاہیئے تین سال سے ہمارے بھائی کو اپنے انتظار میں بہت خوار ہے کیا ہے تم نے، اور شادی پر بھی نہیں ائی ہمارے۔" راحب منہ پھلا کر بولا۔

"بھائی آپ کی شادی پر سیمیسٹر آگیا تھا اس لئے نہیں آپائی اسکے بعد جاب کی مصروفیت نے سیمیسٹر گیاپ میں بھی آنے نہیں دیا، اور یہ گفٹس میں نے اپنی پہلی

کمائی سی خریدا ہے سو کوئی لینے سے انکار نہیں کر سکتا۔"شفق دھاک جماتی ہوئی بولی۔اس نے ہمیشہ کی طرح بہت آسانی سے سب کا دھیان اس ٹوپک سے ہٹا دیا تھا۔

"خیر دیر آئے درست آئے،دادو اب آپ جلدی سے رخصتی کی ڈیٹ نکالیں بھائی سے تو کیا ہم سے بھی اب انتظار نہیں ہو رہا۔"ثاقب نے بھی آج بات کو یوں ہی ناجانے دینی کی ٹھانی تھی۔

"دادو آپ بتائیں آپ کو میرا گفٹ کیسا لگا۔"شفق بھی آخر شفق ہی تھی۔ان سالوں میں اسے بات اور تاثرات بدلنے میں مہارت حاصل ہو گئی تھی۔

"بہت اچھا ہے بچہ مجھے تو بہت پسند آیا۔"دادو ثاقب کی بات کو بھلائے اب اسکے لائے ہوئے براؤن کلر کی کشمیری شال کی تعریف کر رہی تھی۔

"اور آپ سب کو کیسا لگا میں نے سب کی پسند کو دھیان میں رکھتے ہوئے خریدنے کی کوشش کی تھی،آئی ہوپ آپ سب کو پسند

آیا ہو گا۔"ثاقب کو دوبارہ منہ کھولتا دیکھ کر شفق نے پھر ایک شوشہ چھوڑا تھا۔اب سب اپنے گفٹس کی تعریف کر رہے تھے۔اور شفق پر سکون ہو کر سن رہی تھی۔

"شفی بیٹا کتنا اس ٹوپک کو ٹالو گی اب تو یہ ٹوپیک ولیمہ کی بریانی کھانے تک زیر بحث رہے گی،ابھی نہ سہی۔"ثاقب شفق کو دیکھتے ہوئے دل ہی دل اس سے مخاطب ہوا تھا۔

"اچھا چلو بتاؤ بھائی کے لئے کیا لایا ہے؟"یہ ایک سوال تھا جو کب سے اسکے گلے میں پھندے کی طرح لگا ہوا تھا۔

"یہ خود آگئی ہے بھائی کیلئے اس سے بڑھ کر اور کیا گفٹ ہو گا۔"جواب راغب نے دیا تھا۔شفق نے اس سوال سے جان چھوٹنے پر شکر ادا کیا خواہ کیسے بھی چھوٹی ہو۔

"ہاہاہاہا یہ بھی درست ہے۔"راغب قہقہ لگایا۔

"کاش! بھائی کی آج امپورٹنٹ میٹنگ نہ ہوتی تو اس سرپرائز پر ان کا چہرا دیکھنے لائق ہوتا۔"

"سہی کہا میں بھی وہی سوچ رہا ہوں۔" ثاقب نے بھی تائید کی۔

"ہاں! سوچ رہے ہوتے کی اتنی بے عزتی کے بعد پھر منہ اٹھا کر زندگی عذاب بنانے چلی آئی۔" شفق نے نفرت سے سوچا تھا۔ پھر تھوڑی دیر میں ضروری کام کا کہتی مشکل سے سب کی اجازت لیتی وہاں سے نکل گئی تھی۔ ابھی اس میں اس ستم گر کا سامنا کرنے کی ہمت نہیں تھی اور نہ ہی وہ کبھی کرنا چاہتی تھی۔

"ابھی اسنے حیدر مینشن سے گاڑی نکال کر سڑک پر ڈالی ہی تھی کہ سامنے سے بلیک کار آتی نظر آئی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر نظر پڑتے ہی شفق نے فوراً اپنے سر کو نیچے جھکایا تھا۔

بابل سے ناتا توڑ کے

تجھ سے دل کو جوڑ کہ

ساجن تیرے آنگن آئی

پھر بھی میری یاد نا آئی

ساتھ میں ہو اور ساتھ نہیں ہے

یہ تو اچھی بات نہیں

عاقب نے سامنے گاڑی کے ڈرائیور کو جھکتے دیکھا تھا ایک پل کو دل زور سے دھڑکا تھا جیسے کسی کی جھلک دیکھی ہو پھر سر جھٹکتا آگے نکل گیا۔

www.novelsclubb.com

اتنی دل میں ہلچل کیوں ہے

جیسے پہلی بار ملے ہیں

دیکھا تو کئی بار تھا تجھ کو

دھڑکن پھر کیوں آج بڑھی ہے

میں بھی کتنا پاگل تھا

اتنا بھی احساس نہیں ہے

میری دنیاں پاس کھڑی ہے۔

عاقب نے گاڑی گیٹ میں ڈالنے سے پہلے ایک بار پھر پلٹ کر اس گاڑی کو دیکھا تھا جو کچھ ہی پل میں کافی دور نکل گئ تھی۔

آج اسکی امپورٹنٹ میٹنگ تھی جس کی وجہ سے وہ لیٹ ہو گیا تھا۔ پچھلے پندرہ سولہ دنوں سے اسکی وہی بے چینی اور اضطرابی کیفیت تھی۔ آج میٹنگ میں بھی اسکا دھیان نہیں لگ رہا تھا۔ دل بار بار اسکے یہیں کہیں آس پاس ہونے کی گواہی دیرہا تھا۔ وہ اتنی اہم میٹینگ بے دلی سے اٹینڈ کرتا گھر پہونچا تھا۔ جہاں کے ایک

ایک حصہ میں اسکی خوشبو بسی تھی۔ابھی اس نے اندر قدم ہی رکھا تھا کی ثاقب دوڑتا ہوا اسکے پاس آکر اسے زور سے اپنے اندر بھینچا۔

"مبارک ہو میرے دیوداس آپ کی پارو لوٹ آئی ہے۔"ثاقب پر جوش ہوتا ہوا بولا۔وہ ہمیشہ عاقب کو دیوداس ہی بلایا کرتا تھا۔

"کک۔۔۔کیا۔۔مطلب؟"عاقب کی سانسیں رکی تھی الفاظ بامشکل ادا ہوئے تھے۔اب وہ بے یقینی سے ثاقب کا مسکراتا چہرہ دیکھ رہا تھا۔

"وہی بھائی جو آپ سمجھ رہے ہیں آپ کا انتظار تمام ہوا،اب تو ملن کے دن آے ہیں، شفق پندرہ دن پہلے ہی آچکی تھی گھر ہمیں سرپرائز کرنے کے لیئے آج یہاں آئیں تھیں۔"ثاقب اسے اپنے ساتھ لگائے اندر داخل ہوا تھا۔وہ

کیا گانا تھا یار؟ہاں یاد آیا۔"

میرا سونا سجن گھر آیا

عید ہو گئی میری مجھے چاند نظر آگیا

مبارکاں مبارکاں مبارکاں

اب سارے بھائی بہن زور و شور سے گا رہے تھے اور وہ خوشی سے پاگل ہو رہا تھا۔اسکے لوٹ آنے کی خبر سن کر ہی ساری تھکن ساری پریشانی اڑن چھو ہو گئی تھی۔

"قسم سے بھائی کتنی چینج ہو گئی ہے نہ وہ اپ یقین نہیں کرینگے ڈریسنگ سینس سے لیکر اسکے چہرے کے ایکسپریشنس تک بدل گئے ہیں بالکل سنجیدہ ہو گئی ہے وہ لیکن دل ابھی بھی ویسا ہی ہے خوبصورت، پ بس دو منٹ پہلے آتے تو دیدار یار ہو جاتا۔"المزہ نے اشتیاق سے بتایا۔

"مطلب میرا دل یوں ہی نہیں دھڑکا تھا وہ ہی تھی، میرے اتنے پاس تھی وہ لیکن مجھے اپنا چہرہ تک دکھانا اسے گوارا نہیں تھا۔"عاقب خود سے ہم کلام تھا جب الینہ کے آواز پر ہوش میں آیا۔

"لوگوں کے رویہ اور زہریلے الفاظ بہت کچھ بدل دیتے ہیں، پھر شفی تو ایک عام سی لڑکی ہی ہے۔" الینہ شعیب کو اٹھاتے ہوئے بولی۔

"اب اس فلسفہ کا یہاں کیا کام۔" المزہ نے کمر پر ہاتھ جماتے ہوئے بولی۔ عالی اکثر عاقب کے سامنے شفق کے ذکر پر ایسے زو معنی بات کیا کرتی تھی۔

"کوئی کام نہیں۔ میں یہ کہنا چاہ رہی تھی کے بھائی کو یہ ملاقات ولاقات سے کوئی فرق نہیں پڑتا کیوں بھائی سہی کہا نہ؟۔" الینہ نے ہنس کر طنز کیا۔ اس دن کے بعد سے الینہ کا رویہ اسکے ساتھ ایسا ہی تھا۔ اور عاقب نے اسے حق بجانب سمجھا تھا۔

"کیوں بھائی کو فرق نہیں پڑے گا؟" ثاقب نے اسے گھور کے پوچھا وہ الینہ کی ناراضگی سے بھی واقف تھا جو تین سال سے ویسے ہی برقرار تھی۔

"یہ بہتر جانتے ہیں۔" الینہ کا لہجہ کچھ جتلاتا ہوا تھا۔ اور ویسے بھی اب بھائی ٹھہرے میچوڑ آدمی اور یہ سب حرکات تو ٹین ایجرس کرتے ہیں۔، خیر میں شعیب کو

سلادوں مجھے شفی سے بات بھی کرنا ہے۔" وہ لاپرواہی سے کہتی شعیب کا فیڈر اٹھانے لگی۔

"جذبات تو جذبات ہوتے ہیں میچوڑ آدمی کے کیا ٹین ایجڑ کے کیا۔" علشبہ کو بھی الینہ کا لاجک سب طرح ایک آنکھ نہیں بھایا تھا۔

"جذبات سیریسلی؟ کونسا بھائی یا شفی نے ایک دوسرے کی محبت میں گرفتار ہو کر نکاح کیا تھا جو انکے جذبات ہونے لگے؟ خیر چلو بے بی اب ہم نینی کریں گے۔" الینہ شعیب کے سارے سامان وہاں اٹھاتی کمرے میں چلی گئی تھی۔ پیچھے سب اسکی عجیب و غریب بات پر ابھی بھی حیران پریشان کھڑے تھے سوائے عاقب اور ثاقب کے۔

www.novelsclubb.com

"شفی کی طرح ان سالوں میں عالی بھی کتنی بدل گئی ہے نا عجیب الجھی الجھی بتائیں کرتی ہے۔" علیشبہ پر سوچ انداز میں بولی۔

"ہمم! شائد اس لیئے کی شفی اسکے لیئے بہت میٹر کرتی تھی۔"المزہ نے جواب دیا۔

"خیر اسے چھوڑو اور آپ بھائی ہمیں ٹریٹ دیئں اسی خوشی میں۔"ثاقب بات گھماتے ہوئے بولا۔

"ہاں دونگا لیکن آج نہیں آج بہت تھک گیا ہوں کل بھی ایک ضروری میٹنگ ہے پرسوں چلتے ہیں لنچ پر۔"عاقب سرشاری سی کہتا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔آج اتنے سالوں بعد چین کی نیند جو لینی تھی۔

"بہت بہت مبارک ہو آپ کو اب ہم کچھ ہی دنوں میں اس کیس کو آفیشیلی اناؤنس کریں گے۔*وکیل صاحب نیلے رنگ کی فائل شفق کی طرف بڑھاتے ہوئے بولے۔جسے تھامتے ہوئے ایک پل کو اسکے ہاتھوں میں لرزے تھے چہرے پر ایک سایہ سا لہرایا تھا۔

"خیر مبارک، آگے اب کیا کرنا ہے؟" وہ خود پر قابو پاتے ہوئے بولی۔

"کل اے۔یس۔پی۔کامران سے مل کر ان شاءاللہ اس کیس کی آفیشیلی ری اوپن کریں گے۔" وکیل صاحب نے آگے کا لائحہ عمل بتایا۔

"ہمم! لیکن دھیان رہے اڑیسٹ وارینٹ نکلنے تک سب خفیہ ہی ہونا چاہئے، کیونکہ میں مقابل کو بھنک تک نہیں پڑنے دینا چاہتی۔" شفق نے پھر وہی بات دہرائی۔

"کامران میرا دوست ہے اسکی طرف سے آپ بے فکر رہیں اور ویسے بھی ہمارا کیس بہت مضبوط ہے انہیں ہاتھ پیر مارنے کا موقع تک نہیں ملے گا۔" وکیل صاحب یقین دہانی کرائی۔

"ہاتھ پیر مارنے کا انہیں موقع ملنا بھی نہیں چاہئے کیونکہ یہ ایک موقع پورے کیس کی کایا پلٹ سکتی ہے یہ پیسوں کی دنیاں ہے وکیل صاحب، پیسوں سے یہاں سچ جھوٹ انصاف سب بکتا ہے۔" وہ نفرت سے بولی تھی۔ لیکن یہ ایک سچائی ہے ہماری دنیاں کی۔

"آپ بے فکر رہیں ہمارے کیس میں ایسا کچھ نہیں ہو گا ان شاءاللہ ہمارے پاس موقع واردات کی فوٹیج کے ساتھ ساتھ آپ کی صورت میں چشمدید گواہ بھی ہے، اتنا سب کچھ جھٹلانا آسان نہیں ہے۔" وکیل صاحب یو یس بی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کامل یقین سے بولے۔

"شائد آپ اس حقیقت کو فراموش کر بیٹھے ہیں یہ کیس ہے کس کے خلاف ہے شہباز خان ہے وہ انکا بس چلے تو وہ روڈ پر کھڑے کھڑے قتل کر دیں اور الزام سے بھی بڑی ہو جائیں۔" وہ نفرت سے بولی۔

"خیر ہم اللہّ سے بہتر کی امید رکھتے ہیں اور اللہّ کے بعد میری ساری امیدوں کا مرکز آپ ہیں پلز مجھے لیٹ ڈاون نا کیجیے گا ورنہ لوگوں کا قانون انصاف اور انسانیت سے بھروسہ ہی اٹھ جائے گا۔" وہ وکیل صاحب کو فائل تھماتی سنجیدگی سے بولی۔

"آپ فکر نہ کریں۔ اینڈ میرا بھروسہ کرنے کا شکریہ مس ابراز۔" وکیل صاحب انکساری سے بولے۔

www.novelsclubb.com

"ہمم! ایک بار یہ کیس کھل جائے تو کتنی رکاوٹیں آسکتی ہے ہم اچھے سے جانتے ہیں اس لئے میں شروعات میں ہی انہیں چاروخانے چت کر دینا چاہتی ہوں، اس لئے آپ جمع کرنے سے پہلے پیپر ری چیک ضرور کیجیے گا یہ کیس میرے لئے بہت امپورٹنٹ ہے۔" شفق وکیل صاحب کے ساتھ پارکنگ میں آتی ہوئی بولی۔ دونوں کی نظر ہاتھ میں موجود فائل پر تھی۔

"جی میں چیک تو کر چکا ہوں کئی بار بٹ آپ کی تسلی کے لئے ایک بار اور کر لونگا، اینڈ یہ کیس جتنا آپ کے لئے امپورٹنٹ ہے اتنا میرے لئے بھی ہے، میں کامران سے ملنے کے بعد آپ کو کال کرونگا۔"

"پھر میں آپ کے کال کا انتظار کرونگی۔" شفق ان سے مصافحہ کرتے ہوئے بولی۔ بدلہ میں وہ بھی مسکرائے۔

www.novelsclubb.com

"زارے تم یہاں کیا کر رہی ہو؟" شناسی آواز پر وہ پلٹی تھی سب کو دیکھ ایک پل کو ساکت ہوئی پھر فوراً خود کو سنبھال بھی لیا۔

"یہ سوال تو میں آپ لوگوں سے بھی پوچھ سکتی ہوں۔؟اور آپ لوگوں کا جواب جو ہو گا یقیناً میرا جواب بھی کچھ ایسا ہی ہو گا ظاہر سی بات ہے لنچ کرنے آئی تھی۔"شفق دونوں بازو سینے پر باندھتی سنجیدگی سے بولی۔سب پہلے اسکو یہاں دیکھ کر پھر اسکے انداز دیکھ کر حیران ہوئے۔

"اوکے مس ابراز میں چلتا ہوں اگر کچھ پوچھنا یا بتانا رہا تو میں کال کرونگا۔"وکیل صاحب اسے مصروف دیکھ کر بولے۔

"نو!آپ نے کال نہیں کرنا ہے،ہم آپ کے یا میرے آفس میں مل کر ہی بات کرینگے۔"شفق فوراً انکی بات کاٹ کر بولی۔

"جی جیسا آپ کہیں۔"شفق ہاتھ ہلاتی پلٹی ہی تھی کے کسی کی مخصوص کلون کی خوشبو فضاء میں گھلی۔ایک پل کو اسکی سانسیں رکی تھی۔لیکن اس نے خود کو مضبوط کر کے باقی سب پر اپنی نظریں گاڑھ دی۔

"شفق تم وکیل کے ساتھ کیا کر رہی ہو؟۔"ثاقب نے سب کے سوال کو زبان دی۔عاقب تو اسے دیکھنے میں ہی مگن تھا۔جو کتنا بدل گئی۔ تھی۔

بلیو جینس پر مہرون گھٹنوں تک آتی کرتی پہنے بلیک لیدر کی جیکٹ پہنے چہرے کو سکین کلر کے اسکارف کے ساتھ کور کی ئے اپنے دلکش مکھرے پر سنجیدگی ل ئے وہ اب سب کو دیکھ رہی۔لیکن ایک نگاہ غلط بھی اسنے اس پر نہیں ڈالی تھی۔

"بھائی کچھ آفیشل کام تھا اس ل ئے لنچ پر آے تھے،شائد اپ لوگ بھی لنچ کے ل ئے ہی آئیں ہیں رائٹ؟"شفق سب سرسری سی نظر ڈالتے ہوئے ٹوپک چینج کرنا چاہا۔

"ہاں!آج بھائی تمہارے آنے کی خوشی میں ہمیں ٹریٹ دیر ہے ہیں۔"زوفشہ خوشی سے اسے ساتھ لگاتی ہوئی بولی۔جس کا چہرہ بلکل سپاٹ تھا۔

"خوشی میں؟۔"شفق تمسخرے لہجے لفظ دہرایا تھا۔

"خیر میرے آنے کی خوشی میں میں خود آپ لوگوں کو ٹریٹ دونگی لیکن تب جب مجھے اپنے واپس آنے کی خوشی محسوس ہو گی جو ابھی تک نہیں ہوئی ہے، لیکن جلد ہو گی۔" شفق کا اشارہ کیس کی طرف تھا۔ لیکن سمجھ کسی کو نہیں آئی تھی اسکی بات عاقب اور ثاقب نے اسے اپنے مطابق سوچا تھا۔

"تم اور بھائی الگ تو نہیں ہو۔"

"ہم ایک ہی کب تھے؟۔" شفق نے دل میں سوچا پھر ٹوپک چینج کرنے کے غرض سے بولی۔

"البشہ آپی اور عالی نہیں آئیں؟"

"نہیں؟ عالی کی طبیت ٹھیک نہیں تھی اینڈ البشہ کو پری بہت پریشان کر رہی تھیں، ویسے جو آئیں ہمیں ان پر دھیان دیں جناب۔" راحب نے آخر میں عاقب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا۔

"کیا ہوا ہے عالی کو صبح تو بات ہوئی ہیں میری بالکل ٹھیک تھی، خیر آپ لوگ اپنا لنچ انجوے کریں میں چلتی ہوں۔" راحب کی بات اگنور کرتی شفق ہوٹل کے انٹرینس کے طرف اشارہ کرتی ہوئی بولی۔

"کیا مطلب چلتی ہوں؟ چپ چاپ اندر چلو لنچ کرنے۔" "المزہ جو کب سے خاموش تھی بول اٹھی۔ عاقب نے بھی اس دشمنِ جان کو ایک آس بھری نظر سی دیکھا جس نے ایک نظر بھی اسے نہیں دیکھا تھا۔

"نہیں! آپی میں ابھی لنچ کر کے ہی نکلی ہوں، اور بھیا کی طبیت بھی خراب ہیں سو آفس میں کوئی نہیں ہے مجھے جا کر ایک امپورٹنٹ میٹنگ بھی اٹینڈ کرنی ہے، سو سوری۔" اب وہ شائستگی سے بولی۔

www.novelsclubb.com

"تم کتنا بدل گئی ہو شفق۔" زوفیشہ منہ پھولا کر بولی۔

"ہاں! تم ہماری پہلی والی شفق تو نہیں ہو جو ہمیشہ ہنستے کھیلتے رہتی تھی، سنجیدگی تو اس پر جچتی ہی نہیں تھی۔" راعب نے بھی تائید کی۔

"یہ دنیاں والے ایک پل میں لوگوں کی دنیاں بدل دیتے ہیں بھائی، پھر آپ تو تین سال پہلے کی شفق کی بات کر رہے ہیں۔" شفق آس پاس دیکھتی ہوئی ایک نظر اسکے بلیک شوز پر ڈال پھیکی مسکراہٹ کے ساتھ بولی۔

"مطلب؟"

مہربانوں کے سخت لہجہ پر

زندگی تک کو ہار دیتے ہیں

ایسے قاتل یہاں پے ہیں صاحب

جو بات کرتے ہیں مار دیتے ہیں۔

شعر کے آخر میں شفق کے چہرے پر ایک کرب بھری مسکراہٹ نے جگہ لی تھی۔ جو عاقب کو اندر تک لہولہان کر گئی۔ کیا حال کر دیا تھا اس نے اس معصوم لڑکی کا۔

www.novelsclubb.com

"اب اس کا کیا مطلب ہے؟" راغب نے نا سمجھی سے پوچھا۔

"کوئی مطلب نہیں ہے، اور نہ ہی میں کوئی بدلی و دلی ہوں۔" شفق کو احساس ہوا کی وہ کتنا غلط بول چکی ہے۔ اس لیئے زبردستی مسکراتی ہوئی بولی۔

"ابھی آپ لوگ جا کر اپنا لنچ انجوے کریں میں دو تین دن میں وقت نکال کر گھر آونگی پھر بات کرتے ہیں، اوکے داداو اور باقی سب کو سلام کہے گا، اور میرے پرنس پرنسیس کو میرا بہت پیار۔" شفق اپنی بات کہتی انکی سنے بغیر وہاں سے نکل گئی۔ اب اور وہ عاقب ان نظروں کو برداشت نہیں کر سکتی تھی۔ پیچھے سب اسکی پشت کو دیکھتے رہ گئے وہ بنا پلٹے گاڑی نکال کر چلدی۔

"سچ میں شفی کتنی بدل گئی ہے نہ عجیب سنجیدگی ہے اسکے چہرے اور باتوں میں۔" راغب سب کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے بولا۔

"ایسی بات نہیں ہے، بہت دنوں بعد سب سے مل رہی ہے تو ایسا بیہیو کر رہی ہے، کچھ دنوں میں ٹھیک ہو جائے گی اب چلو اندر۔" ثاقب سب کو لیکر اندر بڑھا۔ پھر عاقب کو وہیں کھڑا دیکھ کے واپس آیا۔

خوشیوں کے ترانے میں زرہ دیر لگے گی

روٹھے ہیں منانے میں زرہ دیر لگے گی۔

ثاقب شعر پڑھتا ہوا عاقب کے کاندھے پر ہاتھ رکھا جو کب سے اسی جگہ کو گھورے جا رہا تھا جہاں کچھ دیر پہلے شفق کھڑی تھی۔

"کیا سوچا جا رہا ہے بھائی؟ شفق کا آپ کو اگنور کرنا آپ کی طرف نا دیکھنا آپ سے کھلے عام ناراضگی کا اعلان ہے، اب سوچیں روٹھی ہوئی بیوی کو منائینگے کیسے، اپر سے ناراضگی بھی خاص والی ہے، میں تو اگر وقت سے دس لیٹ پہونچوں تو بیس منٹ آپ کی بہن کو منانے میں برباد کرتا ہوں، یہاں تو معملہ ہی گمبھیر ہے لو ہے

کے چنے چبوائے گی آپ کی چھوٹی آفت آپ سے دیکھنا۔"ثاقب اسکا دھیان بٹانے کو بولا تھا ورنہ شفق کی سرد مہری اور وکیل سے اسکی گفتگو اسے بھی کھلی تھی۔

"ہمممم! دیکھتے ہیں، ابھی تو چلو۔"عاقب سرد سانس خارج کرتا اسے لیکر اندر بڑھا۔لیکن دماغ شفق اور وکیل کے طرف ہی تھا۔

"اب کسی نئی آزمائش میں مت ڈال دینا ان تین سالوں کو میں نے بہت مشکل سے ایک ایک پل گن گن کر تمہارے انتظار میں گزارے ہیں۔"عاقب اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا کرسی پر بیٹھ گیا۔اب سب اپنے اپنے اڈرس پلیس کروا رہے تھے۔

شفق آج پھر اپنے آپ پر جبر کرتی حیدر مینشن آئی تھی۔اس دن ہوٹل میں سب سے آنے کا وعدہ تو کر لیا تھا لیکن اسکے بعد نہ اسے موقع ملا تھا آنے کا ہے نہ ہی اس نے وقت نکالنے کی کوشش کی تھی۔وہ ابھی پوری طرح آفس اور کیس پر دھیان دینا چاہتی تھی۔اور حیدر مینشن جانے کا مطلب عاقب سے سامنا اس سے جڑی

باتیں اس سے رشتہ کے مطالق گفتگو یہ ساری وہ چیزیں تھی جو اسے ڈسٹرب کرنے میں پیش پیش رہتی۔ لیکن ابھی اسے اپنے آپ کو اپنے دماغ کو پر سکون رکھنا تھا تاکہ کیس پر مکمل توجہ دے سکے۔ کیونکہ کچھ ہی دنوں میں کیس منظر عام پر آنے والا تھا جسکا مکمل کمان شفق کو ہی سنبھالنا تھا۔

آج دادو نے ارجنٹ کال کر کے اسے ایک گھنٹے کہ اندر حیدر مینشن پہونچنے کے لی ئے کہا تھا۔ کیونکہ وہ اپنی سہیلی سے شفق کا تعارف کرانا چاہتی تھیں۔ اور ابھی وہ خود پر ضبط کرتی ایک بار پھر عاقب کے پہلو میں بیٹھی تھی۔ دادو اور انکی سہیلی سامنے پڑے صوفہ پر بیٹھی تھیں۔ باقی سب دوسرے صوفوں پر بیٹھے کم ایک دوسرے پر چڑھے ہوئے زیادہ تھے۔

www.novelsclubb.com

"بھئی حمیدہ ماننا پڑے گا تمہارے آنگن کی سبھی روشنیاں بہت پیاری ہیں۔" دادو کی سہیلی کے کئی بار کی کہی بات مسکرا کر ایک بار پھر دہرائی۔

"ہاں! اس پاک پروردگار کا کرم ہے بس۔" دادو انکساری سے بولیں۔

"دادی آنٹی ذرا غور سے دیکھیں اتنے روشنیوں میں ایک اندھیرا بھی ہے۔" راغب نے زوفشہ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"اور ایک چھیچھورا بھی۔" زوفشہ نے جل کر لقمہ دیا۔

"بیٹا آپ بچے کو چھوڑ کر کام پر جاتی ہو؟" دادی آنٹی نے خاموش بیٹھی شفق سے سوال کیا۔

"جی!۔" شفق نے حیرت کے زیادتی سے پورا منہ کھول دیا۔

"ارے! ایسے حیران کیوں ہو رہی ہیں میں تو کہہ رہی ہوں کی پہلے آپ کو گھر داری اور بچّے کی پرورش پر دھیان دینا چاہیئے پھر کام تو ساری زندگی کرنا ہی ہے ویسے آپ کو کام کرنے کی ضرورت ہی کیا شوہر ہے نہ ماشاءاللہ سے عاقب تو۔" دادی آنٹی نے شفق کو شعیب کے ساتھ پیار کرتا دیکھ نصیحت کے ابھی کچھ اور امبار لگاتی کی شفق بول اٹھی۔

"دادو۔"شفق نے صدمہ سے دادو کو آواز دیا۔البتہ عاقب اور پوری کزن پلٹن ہنس ہنس کر سرخ ہو چکے تھے۔

"ہاہاہاہا۔۔۔ارے حفصہ وہ ثاقب کا بیٹا ہے عاقب کی ابھی کوئی اولاد نہیں ہے۔"دادو شفق کے گود میں کھیل رہے شعیب کی طرف اشارہ کرتی ہوئی بولی۔

"اہ!۔۔کوئی بات نہیں بیٹا اللہّ دینے والا ہے اللہّ جلد تمہاری گود ہری کرے۔"وہ ایک بار پھر غلط فہمی کا شکار ہوئیں تھیں۔شفق کا من کیا چُلو بھر پانی میں ڈوب مرے۔

"آمین!آمین!۔"سب آمین کہتے زور و شور سے چہرے پر ہاتھ پھیر رہے تھے شفق کا اصل دل تو عاقب کے اسکے کان کے پاس کہے گئے آمین سے جلا تھا۔

"نہیں!ان دونوں کی ابھی رخصتی نہیں ہوئی ہے،بچی پڑھ رہی تھی تو رخصتی نہیں کی تھی،اب ان شاءاللہ ایک ڈیڑھ مہینے میں رخصتی رکھنے کا ارادہ ہے۔"دادو

نے اس بار پہلے ہی ساری تفصیل بتادی تھی۔ پھر کافی دیر تک ان سے ادھر اُدھر کی باتیں ہوتی رہیں تھیں۔ لنچ کے بعد وہ رخصت ہوئیں تھیں۔

ابھی سب دادو کے روم میں بیٹھے دادو سے ضد کر رہے تھے کی وہ انہیں انکی شادی کی باتیں بتائے کیوں داجی کی طرف سے انکی شادی لو میرج تھی اور یہ بات ابھی راعب جیسے فسادی انسان کو دادو کی سہیلی نے بتایا تھا جب دادو سے ملکے جانے پر راعب نے انھیں اپنے گاڑی کے خدمات پیش کی ئے تھے۔

"بدتمیزوں ایسا کچھ نہیں تھا زراشرم لحاض نہیں ان نالائقوں میں۔" دادو چڑ کے سرخ چہرے سے بولیں۔

www.novelsclubb.com

"ہائے دادو اب بتا بھی دیں۔ ان دادی آنٹی نے صاف صاف لفاظوں میں کہا تھا کی آپ کی محبت کی شادی تھی اور دادو آپ پے لٹّو تھے۔" راعب نے اپنی بات پر زور دیا۔

ہائے ہائے لڑکے زرا شرم نہیں اپنے جنت نشین دادی کے لئے ایسے الفاظ استعمال کر رہے ہو اور اس حفصہ کو تو میں پوچھتی ہوں کے کیا ضرورت تھی اسے یہ پھلجھڑی چھوڑنے کی۔ دادو راعب کو دھموکہ لگاتے ہوئے بولی ساتھ اپنی سہیلی پر بھی طیش آیا۔ راعب کی درگت بنتے دیکھ سب انجوے کر رہے تھے ایک عاقب تھا جس کا سارا دھیان دادو کی دوسری جانب بیٹھی اس کٹھور دل لڑکی پر تھا جس نے اسے آج بھی ایک آنکھ نہیں دیکھا۔

ویسے دادو آپ کی اسٹیٹ مینٹ پروف کرتی ہے کی بات میں سچائی ہے۔ کیوں شفق۔ ثاقب نے خاموش بیٹھی شفق کو مخاطب کیا۔

جی دادو بتا بھی دیں۔ شفق نے بھی زور دیا۔

www.novelsclubb.com

اچھا چلو بتاتی ہوں لیکن ویسا فضول نہیں ہے جیسا اس فسادی لڑکے نے بتایا ہے۔ دادو راعب کو گھور کر بولی۔ جس پر اسنے منہ بسورا

ہم نے اتنا کہا نہیں معنی اور اس شفی کی بچی کے ایک بار کہنے پر ہی مان گئیں۔واہ بھئی کیا امپورٹینس ہے۔

ہو گی کیوں نہیں دادو کے لاڈلے پوتے مسز جو ہے محترمہ۔ثاقب نے جان بوجھ کر کہا۔

دادو آپ بتائیں نا پھر مجھے جانا بھی۔ شفق نے بات ہی بدل ڈالی۔

تم لوگوں کہ داجی میرے پھوپی کے ایک لوتے بیٹے تھے۔انکی نسبت مجھ سے بچپن سے ہی طئے تھی۔ لیکن مجھے نہیں پتا تھا۔وہ ہمارے گھر بھی آیا کرتے تھے اور اماں ہمیشہ انکے آنے پر مجھے پیچھے کے کمروں میں بھیج دیتیں تھیں۔

ہاہاہاہاہا۔۔۔کہ کہیں داجی آپ کو اٹھا کر نا لے جائیں۔اٹھا کے لے جاؤں گا ٹائپس۔"راغب بیچ میں قہقہ لگا کے بولا۔دادو اب خونخوار نظروں سے اسے گھور رہی تھی۔باقی سب ہنسی روکنے کے چکر میں بے حال ہو رہے تھے۔

دادو آپ بتائیں اسکو میں دیکھ لونگا۔عاقب نے راغب کو گھورتے ہوئے کہا۔

مجھے سمجھ نہیں آتا تھا کی اماں ایسا کیوں کرتی تھیں۔میرے پوچھنے پر اماں نے ڈانٹ کر کہا تھا کی بس مجھے انکے سامنے نہیں نکلنا ہے بات ختم۔

مطلب آپ کی اماں بھی آپ کو ڈانٹتی تھیں۔المزہ کے زبان میں کھو جلی ہوئی۔سب نے اسے ایسی نظروں سے گھورا کی بے چاری اپنا سا منہ لیکر رہ گئی۔

اچھا دادو پھر آپ کو پتا کب چلا تھا کی داجی آپ کے منگیتر ہیں؟شفق نے سلسلہ کلام بڑھانے کے لئے سوال کیا۔

جب میں نے میٹرک کا امتحان پاس کیا تھا تب پھوپی شگن لیکر ائیں تھیں۔میری چادر اڑھائی کی رسم کے لئے۔دادو تھوڑا شرما کے بولیں۔

اب چادر اڑھائی کیا ہوتا ہے؟یہ سوال سبھی کی طرف سے تھا۔

یہ ایک رسم ہوتی ہے۔دادو نے جواب دیا۔

کیسی رسم ہوتی ہے؟شفق الینہ آپی الفشہ آپی کسی کی بھی تو نہیں ہوئی۔زوفیشہ کا سوال حاضر تھا۔

شفق کا نکاح جن حالات میں ہوا تھا۔اس بچی کا تو کوئی رسم ہی نہیں ہوا۔اور رہی بات ان دونو کی تو تم لوگوں کی منگنی تو بچپن میں ہی ہو چکی تھی۔اور کونسا تم لوگوں نے ایک دوسرے سے پردہ کیا تھا جو یہ رسم کی جاتی۔اور ویسے بھی اب کہاں لوگ رسم رواج مانتے ہیں۔یہ رسم تو بہت پہلے ختم ہو گئی تھی۔

لیکن ہوتی کیسی ہے؟زوفشہ کی سوئیں وہیں اٹکی تھی۔

اس رسم میں لڑکے کے گھر والے لڑکی والوں کے گھر شگن لیکر اتے مطلب پھل مٹھائی وغیرہ پھر لڑکی کو مٹھائی کھلا کر ایک لال رنگ کا دوپٹہ اڑھاتے ہیں جس کا مطلب ہوتا ہے کی آج سے وہ لڑکی انکے گھر کی عزت ہے۔اگر ہمارے لفظوں میں کہا جائے تو منگنی ہی سمجھو۔لیکن تب کے دور میں پردہ کا بہت احتمام کیا جاتا تھا۔اس ل ئے یہ رسم کی جاتی تھی۔جس کے مطابق دولہا دولہن کا مکمل پردہ ہوتا تھا۔تصویر

تک دیکھنے کی اجازت نہیں ہوتی تھی۔ہاں اگر زیادہ زور دیا جاتا تو بڑے سے پتیلے میں پانی رکھ کر اس پانی میں لڑکی کا عکس دکھایا جاتا تھا۔لیکن یہ بہت کم کیس میں ہی ہوتا تھا زیادہ تر تو لوگ شادی کہ بعد ہی ایک دوسرے کو دیکھتے تھے۔اب آپ سب مجھ سے سوالات کرنے نا لگ جائیں میں جتنا جانتی تھی اتنا بتایا۔شفق سب کا کھلا منہ دیکھ کر دونو ہاتھ اپر اٹھاتے ہوئے بولی۔

واہ بیٹا آپ کو تو بہت کچھ معلوم ہے۔

دراصل دادو وہاں فارغ اوقات میں میں قریبی لائبریری جایا کرتی تھی تو وہیں سے ایک پرانی کتاب میں پڑھی تھی۔لائبریری میں پرانی کتابوں کا اچھا کلکشن تھا۔تبھی شفق کا فون رنگ ہوا۔

www.novelsclubb.com

اسلام علیکم !وکیل صاحب جی آپ ویٹ کریں میں پہونچتی ہوں۔جی جی آپ بس پیپرز جب تک ایک اور بار ریڈ کر لیں۔جی بلکل۔میں آدھے گھنٹے میں وہاں پہونچتی ہوں۔اوکے اللہّ حافظ۔سب خاموشی سے اسکی گفتگو سن رہے

تھے۔ثاقب اور عاقب پھر الجھ گئے تھا۔شفق کے گود میں شعیب ہونے کی وجہ سے اسے وہیں بیٹھ کر بات کرنا پڑا تھا۔

اچھا داد و مجھے ایک امپورٹنٹ کام اگیا ہے میں چلتی ہوں۔عالی چھوٹو کو لینا دھیان سے۔شفقنے احتیاط سے الینہ کی طرف بڑھایا۔

بیٹا آپ کو آئے ابھی وقت ہی کتنا ہوا ہے۔اور آج سنڈے بھی ہے۔داد و حیرانی سے اسکو جلدی جلدی کرتے دیکھ رہی تھی۔

جی داد و لیکن میری وکیل صاحب کے ساتھ بہت سے بھی زیادہ ضروری میٹنگ ہے۔میرا جانا ضروری ہے۔شفق عجلت میں بولی۔

"ایسا بھی کیا کام ہے آپ کو وہ بھی وکیل کے ساتھ؟"اب عاقب نے برائے راست اسے سوال کیا۔

"کہانا بہت امپورٹنٹ کام ہے۔" شفق پرس سے فیس کور کرنے کے لئے پن نکالتے ہوئے روکھے لہجے میں بولی۔ اتنے عرصے میں شفق کی جانب سے اسکے لئے پہلا کلمہ تھا وہ بھی دادو کی موجودگی کی مرہون منت تھی۔

"بیٹا لیکن ایسا کیا کیس ہے؟" دادو اب کے پریشان ہوئی۔ جس پر شفق پلٹ کر انکے گلے لگی حلق میں ایک گولہ سا اٹکا۔

"دادو دعا کریں کے میں یہ جنگ جیت جاؤں، مجھے سکون ملے میرے اندر کا یہ اضطراب ختم ہو میری ان تین سالوں کی نیند پوری ہو یہ تھکن ختم، خواہ اس سب کے لئے میری جان کیوں نا چلی جائے۔"

"یہ کیا فضول بول رہی ہو اللہ میری بچی کی عمر دراز کرے۔" دادو اسے ڈانٹتے ہوئے بولی باقی سب اسکی بے ربط لفظوں میں الجھے تھے۔

"کوئی پریشانی ہے تو مجھے بتاؤ۔" عاقب اپنی جگہ سے کھڑا ہوا۔ شفق نے پلٹ کر اسے دیکھ پھر خود اعتمادی سے قدم اٹھاتی بالکل اسکے پاس کھڑی ہوئی۔

"جو انسان ایک لڑکی کے آگے مجھے ڈیفین نہیں کر سکتا وہ پوری دنیاں کے سامنے کیا کر پائے گا۔" شفق سائیڈ ٹیبل سے اپنا بیگ اٹھاتی ہوئی اتنی اونچی آواز میں سرگوشی کی تھیی عاقب کے سماعتوں تک بخوبی پہونچ پائی تھی۔ پھر پیچھے ہوتی کافی اونچی آواز میں جواب دیا تھا۔

"یہ میری اپنے ذات کی جنگ ہے اسے میں خود لڑونگی بھی اور جیت کے بھی دکھاؤنگی، آپ ٹینشن نا لئیں، شفق اسی سنجیدگی سے بولی۔

"لیکن بچے عاقب کو تو بتاؤ۔"

"نہیں دادو کچھ دنوں میں آپ سب کو خود ہی پتا چل جائے گا، آپ ٹینشن نا لئیں، اور میرے لئے دعا کریں۔" شفق سب کے الجھے ہوئے پریشان چہرے پر ایک نظر ڈالتی دادو سے بولی۔

"شفی آج تم ہم سب کے ساتھ وقت بتانے والی تھی پھر جا رہی ہو اب تمہارے پاس ہم لوگوں کے لئے وقت ہی نہیں رہا۔" الینہ شعیب کو تھپکی دیتی ہوئی اداسی سے بولی

"ایسی بات نہیں ہے عالی۔"

"پھر کیسی بات ہے؟"

"اوکے! آج کا یہ وقت آپ لوگوں کا مجھ پر ادھار رہا۔ سو کل ڈنر ساتھ کرتے ہیں آپ لوگ جگہ مجھے ٹیکسٹ کر دینا میں وقت پر پہونچ جاؤنگی، ابھی میں چلتی ہوں اللہ حافظ۔" شفق ہاتھ ہلاتی لمبے لمبے قدم اٹھاتی وہاں سے نکل گئی۔ پیچھے سب الجھی نظروں سے اسکی پشت دیکھتے رہ گئے۔

www.novelsclubb.com

میں ابھی آتا ہوں۔ ثاقب فوراً اپنی جگہ سے کھڑے ہو کر دروازہ کی طرف بڑھا تھا۔ عاقب بھی اسکے پیچھے ہی وہاں سے اٹھا تھا۔

"شفق۔۔۔۔۔۔ شفق۔۔۔۔ بات سننا زرا۔" شفق جو تیز تیز قدم اٹھاتی داخلی دروازہ کی طرف بڑھ رہی اچانک اپنے قدموں کو روکا تھا۔

"جی بھائی۔" پلٹ کر عجلت میں بولی تھی۔تب تک ثاقب بھی بالکل پاس پہونچ گیا تھا۔البتہ عاقب کچھ دوری پر کھڑا اسے دیکھے جا رہا تھا۔

"مجھے تم سے کچھ بات کرنی تھی۔" آج اس نے بھی ٹھان لی تھی کہ وہ شفق سے بات کر کے رہے گے عاقب نے تو کچھ نہ بولنے کی قسم ہی کھالی تھی لیکن وہ خاموش نہیں رہے گے۔

"جی بھائی بولیں۔" شفق نے اسکی سنجیدہ شکل دیکھ کر اجازت دی وہ لاکھ جلدی میں سہی لیکن ثاقب کو انتظار کرنے کا نہیں کہہ سکتی تھی۔

"دیکھو شفق بھائی نے اس دن۔"

www.novelsclubb.com

"بھائی پلززز میں پہلے بھی بتا چکی ہوں مجھے ہسٹری سخت ناپسند ہے۔" شفق سختی سے درمیان میں ہی ہاتھ اٹھا کے ٹوک گئی تھی۔

"لیکن تمہیں ایک بار بات سننی چاہیئے بھائی نے اس دن جو کیا کہا وہ غلط تھا لیکن وہ سب غصہ میں ہوا تھا،" ثاقب نے اپنی بات پر زور دیا۔ عاقب وہی بے بسی سے کھڑا تھا۔

"بھائی اسلام میں غصہ کو حرام قرار دیا گیا ہے، لیکن حقیقت دیکھیں لوگ غصہ کی حالت میں ہمیشہ سچ بول جاتے ہیں، اور رہی بات آپ کی بات سننے کی تو اس سے کیا ہو گا سوائے میرے پرانے زخم دوبارہ سے ہرے ہونے کہ، بھائی میں ایک عام سے بھی عام لڑکی ہوں لیکن مجھے اپنی ذات کا غرور ہے میں کسی کو غصہ میں بھی یہ حق نہیں دیتی کے وہ میری ذات کی تذلیل کرے یا مجھے بے وقعت سمجھے۔" شفق کی بات پر ثاقب نے اپنا سر جھکایا۔

www.novelsclubb.com

"بھائی نے غصہ میں سب الٹا کہہ دیا تھا انکا تمہاری تذلیل کرنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا وہ تو تم سے۔"ثاقب نے ایک اور کوشش کرنی چاہی۔

" پلززززز! بھائی اپنے بھائی کی وکالت کرنا بند کریں، انہیں جو کہنا تھا کہہ دیا مجھے جو کہن اا ور کرنا تھا میں نے کیا وہ کہانی وہیں ختم ہو گئی تھی،"اور ابھی شفق کی بات درمیان میں ہی تھی کہ عاقب تیز تیز قدموں سے اس تک پہونچا پھر مظبوطی اس کا بازو اپنی چوڑی ہتھیلی میں قید کرتا وہاں سے لیکر اپنے روم کی طرف بڑھ گیا۔روم میں پہونچ کر پہلے ڈور لاک کیا پھر ابھی تک حیران پریشان کھڑی شفق کی طرف بڑھا۔

"ناراض ہو غصہ ہو نفرت کرتی ہو میری شکل تک نہیں دیکھنا چاہتی، جو بھی جذبات رکھتی ہو کھل کر اسکا اظہار کرو سزا دو مارو چلاؤ مجھ پر اپنا اتنے سالوں کا فرسٹیشن نکالو جو کرنا کرو میں اف کر گیا تو کہنا، لیکن خدارا خاموشی کی مار نا مارو

www.novelsclubb.com

بہت تکلیف ہوتی ہے۔" عاقب اسے دونوں کاندھوں سے تھامتا تھکے ہوئے انداز میں بولا تھا۔ شفق بالکل خاموش تھی۔

"شفی کچھ بولو پلززز۔" عاقب اسکے چہرے کو دونوں ہاتھوں میں تھامتے ہوئے بولا۔ شفق نے نہ کوئی مزاحمت کی تھی نہ سر اٹھایا تھا۔

" پلز بولو کچھ خاموشی کی مار نہ مارو بولو کچھ بولو۔ آئی سیڈ سے سمتھنگ ڈیمیٹ۔" عاقب اسے جھنجھوڑتے ہوئے چلاّ اٹھا۔ جس پر شفق نے ایک جھٹکے سے سر اپر اٹھایا تھا پھر عاقب کے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر گویا ہوئی۔

"آپ میرا وقت برباد کر رہے ہیں مسٹر عاقب حیدر، ایم گیٹینگ لیٹ فور مائی ورک سو ڈونٹ ویسٹ مائی ٹائم،" شفق کے لفظوں اور آنکھوں میں اس حد تک سختی اور سرد مہری تھی کہ عاقب کی اسکے بازوں پر گرفت خود بخود کمزور ہوئی تھی۔

"اگر آپ کو یہ لگتا ہے کی شفق ابراز آپ کے جذباتی باتوں کے جال میں پھنس کر آپ کے آگے گھٹنے ٹیک دیگی تو میری آپ کو یہ صلاح ہے کی آپ اس غلط فہمی

سے باہر نکل آئیں، کیونکہ یہ کبھی نہیں ہو گا۔"اس نے عاقب کے ہاتھ اپنے کندھوں سے ہٹایا۔

"آپ نے وہ فلسفہ سنا ہو گا جو ٹہنی جھکتی نہیں ہے وہ ٹوٹ جاتی ہے، لیکن شائد لوگوں نے کبھی اس کا دوسرا پہلو نہیں دیکھا، جو ٹہنی حد سے زیادہ جھک جاتی ہے ٹوٹ وہ بھی جاتی ہے، اور اگر بد قسمتی سے نا بھی ٹوٹے تو ہمیشہ کے لیۓ جھکی رہ جاتی ہے جسے آتے جاتے لوگ اپنے ہاتھوں سے مسلتے اور پیروں روندھتے نکل جاتے ہیں، یہی المیہ ہمارے سماج میں عورتوں کا ہے، محبت کے دو بول پر وہ اپنی مان عزت غرور سب وار کر خود کو مرد کے قدموں میں ڈھیر کر دیتی ہیں، اور پھر اس مرد کی زندگی میں اسکی اہمیت ایک شو پیس یا فرنیچر سے زیادہ نہیں ہوتی ہے، جسے اس نے جب چاہا استعمال کیا اور جب چاہا لات مار کر بے عزت کر دیا۔"شفق کمال سنجیدگی سے اسکی آنکھوں دیکھتی باور کرا رہی تھی۔اور عاقب سینے پر ہاتھ باندھے بس اسکی باتوں کو سن رہا تھا جو بالکل سہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"لیکن شفق ابراز شفق ابراز ہے اس کے لیئے دولت شہرت محبت کوئی اہمیت رکھتی جب اس کے سیلف ریسپیکٹ کی ہو تو اسکے لیئے صرف عزت اہمیت ہے، کیونکہ بنا عزت کے عورت کا وجود بے جان مورت ہی ہوتا۔"

"اس لیئے اپنے جذبات اور الفاظ کا مجھ پر ضیاع نہ ہی کریں تو بہتر ہے۔ خدا حافظ۔" دروازہ کھول کر دھرام کی آواز سے دروازہ بند کرتی وہاں نکل گئی۔

"افففف مسز اتنا غصہ ماننا پڑے گا ویسے بہت اچھی مقرر ہیں آپ، اور رہی بات آپ کو منانے کی تو وہ میں کر کے رہو نگا ہاں اب طریقہ بدل لیتے ہیں، محبت اور جذبات نہ سہی کچھ اور سہی۔" عاقب ریلیکس انداز میں بیڈ چت لیٹا سائیڈ ٹیبل سے شفق کی فوٹو فریم اٹھا کر اس سے مخاطب تھا۔ ساتھ اپنے نئے آئیڈیا کی وجہ سے آنکھوں میں شرارت اور چہرے پر شیطانی مسکراہٹ بھی سجی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آئی لو یو مسز، مجھے فخر ہے کی آپ میرا نصیب میرے آنگن کی روشنی ہیں۔" عاقب فرط مصرت سے شفق کی فوٹو میں ہی گستاخی کر گیا تھا۔

"پیپر ورک سب مکمل ہو چکا ہے، میں نے اور کامران نے جسٹس کاشف سے پرسنلی مل کر انہیں کیس کی نویت بتائیں ہیں اور ساتھ ہی وہ فوٹیج اور آپ کی ریکارڈ کی گئی سٹیٹ منٹ بھی انہیں دی ہیں۔ جس کہ بعد انکا بھی یہی کہنا ہے کی ہمارا کیس کافی سٹرونگ ہے اور جہاں تک ہو پائے گا وہ ہماری مدد ضرور کریں گے۔" وکیل صاحب کافی کا سپ لیتے ہوئے اسے تفصیل سے آگاہ کر رہے تھے۔

"آگے کیا کرنا ہے پھر؟" شفق کافی کے کپ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے پوچھا۔

"کامران پرسوں شام پانچ بجے اڑیسٹ وارینٹ کے ساتھ خان ویلا جائیگا، اور ٹھیک چار بج کے پینتالیس منٹ پر ہم پریس کانفرینس سٹارٹ کریں گے۔ جس میں آپ نے پبلکلی اس کیس کو ری اوپن کرنے کا اعلان کرنا ہے ساتھ مختصر الفاظ میں اس

دن کی روداد بھی سنانی ہیں۔" وکیل صاحب نے آگے کا لائحہ عمل بتایا جس سے شفق کے ہاتھوں میں لرزش پیدا ہوئی۔

"للل۔۔۔۔ لل۔ لیکن یہ تو ہمارے۔۔۔ پلان میں۔۔ نہیں تھا۔"۔ شفق حواس باختہ ہوئی۔

"ہاں! یہ ہمارے پلان کا حصہ نہیں ہے لیکن آپ کو کیا لگتا ہے جب شہباز خان کے بیٹے کو اسکے گھر سے گرفتار کیا جائے گا تو کیا وہ خاموش بیٹھ کر تماشہ دیکھے گا۔ نہیں بلکہ پورے حیدر آباد کی آعلیٰ عہدِ داروں اور سیاسی لیڈروں کی فوج جمع کر لے گا وہ۔ ایسے حالات میں پبلک کے علاوہ ہماری مدد کوئی نہیں کر سکتا۔ کیونکہ پبلک کی وجہ سے نا کوئی آفسر سامنے آنے کی ہمت کریں گا نا ہی کوئی سیاسی بندہ۔ اور جب کوئی منظر عام پر آئے گا ہی نہیں تو شہباز خان کی مدد کون کرے گا۔"

www.novelsclubb.com

"آپ کو یہ تجویز کیسے سمجھ آئی۔" شفق وکیل صاحب کی بات مطفق ہوتے ہوئے سوال کیا۔"بے شک شہباز خان خاموش تو بیٹھے گا نہیں اور اگر اسکے بیٹے کو بیل مل گئی تو راتوں رات وہ اسے ملک سے فرار کروا سکتا ہے۔پھر کیس تو دھرا کا دھرا ہی رہ جائے گا۔کیونکہ جب مجرم نہیں ہو گا تو کیس کی کاروائی کس پر ہو گی۔

"کامران کا آئیڈیا ہے یہ ہم دونوں نے تو اس پہلو پر سوچا ہی نہیں تھا۔لیکن کامران نے کل بتایا کی آپ کا اب منظر عام پر آنا نا صرف کیس کے لیئے ضروری ہے بلکہ شہباز خان کا منہ بند رکھنے کے لیئے بھی اہم ہے۔"

"ہمممم۔" شفق بس اتنا ہی کہ پائی تھی۔پھر سر جھکا کر نظریں کافی کے مگ پر مرکوز کر دیے۔وہ لاکھ بہادر سہی لیکن اپنے اندر کے خوف کو دنیاں کے آگے الفاظ دینا آسان کام نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

"مس ابراز کیس کا پورا دارومدار اس پریس کانفرنس پر ہے۔اور پریس کانفرنس کا پورا دارومدار آپ پر۔ مطلب پورے جنگ کی کمان آپ کے ہاتھ میں ہے آپ کا وہاں پر ادا کیا ایک ایک لفظ ہمارے کیس کو مظبوط کرے گا۔" وکیل صاحب اسکے جھکے سر کو دیکھتے ہوئے اسے اس کیس میں اسکی اہمیت کا احساس دلانا چاہا۔

"ممم۔۔۔مطلب۔۔۔آاآپ۔" شفق نے اپنے پیشانی پر چمک رہے ننھے پسینہ کے بوندوں کو صاف کرتی کانپتی آواز پوچھا۔

"میں اور کامران کے کچھ لوگ آپ کے پیچھے ہی کھڑے ہونگے لیکن سب سنبھالنا اپنے ہی ہے۔ ہم صرف پیادے ہیں اس گیم کے آپ اصل کھلاڑی ہیں۔آپ ہمیں اور اس کیس کو جو رخ دینا چاہیں دے سکتی ہیں۔ سوبی بریو، میں اتنے دنوں میں اتنا تو آپ کے بارے میں جان چکا ہوں کہ آپ بہت بہادر ہیں، بس اپنے اس ڈر پر قابو پائیں اور دنیاں کے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اس درندے کو

www.novelsclubb.com

بے نقاب کریں۔میری سامی کو انصاف دلائیں پلزز۔"شفق نے ایک جھٹکے سے سر کو اٹھا کر وکیل صاھب کو دیکھا تھا جواب ادھر اُدھر نظریں گھمارہے تھے۔

"آپ کی سامی؟"آپ سومیہ کو کیسے جانتے ہیں؟شفق نے سخت الفاظ میں استفسار کیا۔

"میں وہ اس کیس کے سولو ہونے پر سب بتاؤنگا ابھی چلتا ہوں میں میری کامران کے ساتھ میٹنگ ہے خدا حافظ۔"وکیل صاھب اپنا بیگ لے کر کھڑے ہوتے باہر نکل گئے۔

یہ شہر کے مشہور ہوٹل پیراڈائیز کا منظر ہے۔جہاں آج شفق اپنے وعدے کے مطابق سب کو ڈنر کے لیئے لائی تھی۔اُڈرس پیلس ہو چکے تھے اب سب کھانے کا انتظار کرتے ہوئے ادھر اُدھر کی باتیں بھی کر رہے تھے۔البتہ شفق آج نا صرف عاقب کو نظر انداز تھی بلکہ اسکے طرف سے مکمل منہ موڑ کر بیٹھی تھی۔جو بد قسمتی

سے اسکے ساتھ والی چیر پر ہی بیٹھا تھا۔اور مسلسل اپنی لودیتی نظروں سے اسے زچ کر رہا تھا۔ان کے گاڑی سے اترنے سے لیکر بیٹھنے تک ایک پل کے لئے بھی اس سے نظر نہیں ہٹایا تھا۔ غلطی اسکی بھی نہیں تھی وہ بلیک ڈریس میں اپنی سنجیدگی اور بے نیازی سے لگ ہی اتنی پیاری رہی تھی کہ عاقب کے معصوم سے دل پر بجلیاں گر رہی تھی۔

نزاکت دل دکھانے کی کہاں سے سکھ لی تم نے

یہ عادت آزمانے کی کہاں سے سکھ لی تم نے

عاقب نے اب نظروں کے ساتھ زبان کو بھی استعمال کیا تھا۔لیکن اس بے نیاز نے اپنی بے نیازی قائم رکھی تھی۔پلٹ کر دیکھنے کی زحمت بالکل بھی نہیں کی تھی۔

"بہت پیاری لگ رہی ہو۔"اب اس نے تھوڑا جھک کر اسکے قریب ہوتے ہوئے اپنے جذبات سے بوجھل ہوتی آواز میں سرگوشی کی تھی۔

"مجھے آپ کی تعریف کی ضرورت نہیں ہے۔" شفق آس پاس سب کو دیکھتی ہوئی دانت پیس کر بولی۔ ورنہ عاقب کے سر گوشی نے ہاتھوں کہ طوطے اڑا دئے تھے۔

"لیکن میں تو کرونگا، میرا شرعی قانونی حق ہے اپنی پیاری سی سنگ دل صنم ٹائپ بیوی کی تعریف کرنے کا۔" عاقب نے اب اپنے پلان پر عمل کرنا شروع کیا تھا۔

اب تو آواز بھی دو گے تو نہیں آئیں گے

ٹوٹنے والے قیامت کی انا رکھتے ہیں۔

شفق نے بھی اسکی آنکھوں میں برائے راست دیکھ کر شعر پڑھا تھا۔ پھر بولی تو الفاظ اس سے کئی زیادہ سخت تھے۔

"حق سے پہلے فرض ادا کرنا ضروری ہوتا ہے، جو آپ نے تین سال پہلے بخوبی ادا کیا تھا، اتنا میرے لیئے کافی ہے اس لیئے مزید مہربانی کی قطعی ضرورت نہیں ہے۔" شفق نے طنز کیا تھا۔ آواز میں چٹانوں کی سی سختی تھی۔ ایک پل کو عاقب

www.novelsclubb.com

کے شرارت سے بھری آنکھوں میں سایہ سا لہرآیا پھر مشکل سے اسکے طنز کو برداشت کرتا ہوا گویا ہوا۔

"تم موقع تو میسر کرو ڈیروائفی یقین کرو سارے حقوق اور فرائض ون بائی ون پورے خوش اسلوبی سے پورے کرونگا پرومیس۔" عاقب آنکھوں میں جذبوں کا جہان بسائے ہوئے اسے دیکھا۔

"ضرورت نہیں ہے۔" شفق پانی کا گلاس منہ کو لگاتی ہوئی بولی۔ پھر گلاس رکھ کر اسے دیکھا جواب تک اسے ہی دیکھے جا رہا تھا۔

"لیکن مجھے تو ضرورت ہے۔" عاقب نے ہار نہیں مانی۔

"شائد آپ کا دماغ چل بسا ہے جس کو علاج کی سخت ضرورت ہے، میری صلاح ہے جلد از جلد کسی تجربہ کار ڈاکٹر سے رجوع کریں۔" اسکے نظروں میں چھپی گزارش کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنا خدشہ ظاہر کرنے کے ساتھ مشورے سے بھی نوازا تھا جس پر نا چاہتے ہوئے بھی عاقب کے لبوں پر مسکراہٹ نے جگہ لی تھی۔

"علاج کی ضرورت تو خیر واقعی بہت شدید ہے، لیکن دماغ کو نہیں بلکہ اس دل کا جو آپ کے عشق کا مرض پال بیٹھا ہے جناب، جس کی دوا بھی آپ ہیں طبیب بھی آپ ہیں، بس مریض کا اب علاج کر دیں۔" عاقب نے مسکین شکل بنا کر لاچاری سے بولتے ہوئے ٹیبل کے نیچے سے اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ پر رکھا۔ جس پر شفق کی ساری خود اعتمادی ایک پل میں ہوا ہوئی تھی۔ اور فطری شرم حیاء نے چہرے کو گلال کر دیا تھا۔

"چھچھ۔۔۔ چھو۔۔ڑ۔۔یں۔" شفق نے ہاتھ نکالنے کی کوشش جیسے وہ سچ میں عاقب کی مظبوط گرفت سے ہاتھ آزاد کر لے گی۔

"کروالیں، انکار کس کافر کو ہے۔" عاقب بھی اسی کے انداز میں کہتا کرسی کے پشت سے ٹیک لگا گیا۔ جس پر شفق کے دماغ میں فوراً ایک آئیڈیا آیا جس پر عمل کرتے ہوئے اس نے اپنے ہاتھ کے نیچے دبے کلچ کے سائیڈ پر لگی حجاب پن کو دوسرے ہاتھ سے نکال کر اپنا کام سرانجام دیا۔

www.novelsclubb.com

"آاااا۔" عاقب اسکا ہاتھ چھوڑتا چیخا کیونکہ حجاب پن کی نوک کافی تیز تھی۔

"کیا ہوا بھائی؟۔" سب اپنی اپنی باتیں چھوڑ کر اسکے طرف متوجہ ہوئے جو شفق کو گھورے جا رہا تھا۔

"کک کچھ نہیں شائد کسی کیڑے نے کاٹ لیا ہے۔" عاقب زبردستی مسکراتے ہوئے بولا۔

"بھائی فائیو اسٹار ہوٹل میں کیڑا لائک سیریسلی؟۔" راحب نے ابرو اٹھا کے ان دونو کو ایک ایک نظر دیکھا۔

"نہیں! راحب بھائی مجھے لگتا ہے کی کل رات شائد آپ کے بھائی کے سر پر چوٹ آئی تھی اسی لیۓ ایسی بہکی بہکی باتیں کر رہے ہیں۔" شفق اب خود کی کیفیت پر قابو پاتی اسے سخت گھوری سے نوازتی ہوئی سب سے بولیں۔ جو کل تک ٹھیک تھا اور آج عجیب عجیب حرکتیں کر رہا تھا۔ اب شفق کو کون بتائیں کے اس سے ایسی

ویسی باتیں اور حرکتیں کر کے زچ کرنا خود سے بحث کرنے پر اکسانا ہی عاقب کا پلان ہے۔

"ویسے محفل میں بیٹھ کر گھسر پھسر کرنا محفل کے آداب کے سخت خلاف ہے جسے آپ دونوں پندرہ منٹ سے توڑ رہے ہیں، میرا خیال ہے کی یہ اسی کی مرہون منت ہے۔" ثاقب نے بھی اپنا حصہ ڈالا۔ اندر سے وہ ان دونوں کو ایسے بات کرتا دیکھ کتنا خوش تھا یہ وہی جانتا تھا۔

پھر ویٹر کے کھانا لگانے پر سب نے خوشگوار ماحول میں کھانا کھایا عاقب نے بھی دوبارہ کوئی حرکت نہیں کی تھی۔ چھوٹی آفت کی ایک ڈوز نے ہی عقل ٹھکانے لا لی تھی۔ اصل میں بچارے کو بچپن سے انجیکشن کے نام سے ڈر تھا اور دشمن نے ہتھیار ہی وہی استعمال کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"لیڈیز اینڈ جینٹرل مین مے آئی ہیو یور اٹینشن پلز۔" ڈائینگ حال میں بنے چھوٹے سے اسٹیج پر ایک چالیس سے پینتالیس سال کی عمر کا آدمی نے سب کی توجہ اپنی جانب کھینچی۔

"آج میری شادی کی سالگرہ ہے اور میری بیوی میرے ساتھ نہیں ہے لیکن میں اسے کچھ خاص گفٹ کرنا چاہتا ہوں جس کے لیئے مجھے آپ لوگوں کی ضرورت ہے پلز کیا آپ لوگ میرا اس رات کو خاص بنانے میں مدد کریں گے ؟۔" اس آدمی کی رکویسٹ پر سب رضامندی میں شور کیا تھا۔

"سو اب یہ مائیک ہر ٹیبل پر پاس ہو گا جس کے دل یا زبان پر جو گانا یا شعر لائن الفاظ جو بھی ہونگے وہ بنا ایک پل سوچے کہے گا۔" اس آدمی نے گیم بتایا ساتھ اپنی وائف کو لیپ ٹاپ میں ویڈیو کال لگا کر سٹیج پر رکھے ٹیبل پر رکھ دیا۔ اب مائیک پاس ہو رہا تھا سب ہنستے ہوئے کچھ نا کچھ بول رہے تھے۔ ساتھ یہ بھی بتا رہے تھے کی یہ انہوں نے کس لیئے یا کس کے لیئے کہا یا گایا۔ مائیک اور گیٹار گھوم کر اب عاقب

www.novelsclubb.com

کے ہاتھ میں آیا تھا۔ وہ جیسے انتظار میں ہی بیٹھا تھا۔ فوراً اپنے آواز کے سحر میں سب کو قید کیا۔

تو اتنی خوبصورت ہے فدا دیدار پے تیرے

مکمل عشق ہو میرا زرا سا پیار تو دیدے

فلک قدموں میں آ جھکے حسیں لمحات وہ دیدے

تیرے سنگ بھیگ جاؤں میں کبھی برسات وہ دیدے

تیرے بنا جینا پڑے وہ پل کبھی نا دے

تو اتنی خوبصورت ہے فدا دیدار پے تیرے

www.novelsclubb.com

تو ہی شامل رہا دعا میری نام تیرا رہا زباں پے میری

ذکر تیرا فکر تیری ہر گڑھی دل میں میرے

عشق کی داستان جداء ہے میری

تو ہی دونوں جہاں باخدا ہے میری

یار میرے صرف تیری تشنگی لب پے میرے

فلک قدموں میں آجھکے حنسیں لمحات وہ دیدے

تیرے سنگ بھیگ جاؤں میں کبھی برسات وہ دیدے

تیرے بنا جینا پڑے وہ پل کبھی نا دے

تو اتنی خوبصورت ہے فدا دیدار پے تیرے

عاقب کے گیٹار پر انگلی روکتے ہی پورا حال تالیوں سے گونج اٹھا تھا۔اب وہ کھڑے ہو کر سب کی داد وصول کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ینگ مین یہ تھا کس کے لیئے؟"اسی آدمی نے عاقب کے پاس آتے ہوئے مسکرا کر پوچھا۔عاقب نے ایک نظر اس بے مہر کو دیکھا جس نے نجانے کس پہاڑ سے اپنے دل کو پتھر بنایا تھا۔

"جس کے آگے اپنے جذبات کو الفاظ دینے کی کوشش کی ہے وہ سمجھ جائے کافی ہے، میں نام نہیں بتانا چاہتا سوری فور دٹ۔" عاقب کاندھے اچکاتے ہوئے بیٹھ گیا۔

"شفی چلو شروع ہو جاؤ۔X الینہ شفق کے ہاتھ میں مائیک تھماتے ہوئے بولی جسے وہ مسلسل پیچھے ہٹا رہی تھی۔

"ویل میں پہلے ہو بتا دوں یہ کسی کے لیئے نہیں ہے میرے ذہن میں ہے اور میری فرینڈ مجھے سننا چاہتی ہے اس لیئے میں بول رہی ہوں۔" شفق نے مائیک لیتے ہوئے پہلے صفائی پیش کی۔

مجبوریوں کے نام پے سب چھوڑنا پڑا

دل توڑنا کٹھن تھا مگر توڑنا پڑا

اسکی پسند اور تھی سب کی پسند اور

www.novelsclubb.com

اتنی ذرا سی بات پر گھر چھوڑنا پڑا

"واہ اتنی سی عمر میں اتنا گہرا شعر۔" وہ آدمی حیرانی سے بولا کیونکہ شفق کے چہرے پر پرانے لمحوں کی داستاں رقم تھی۔

"یہ دنیاں ہے یہاں زخم دینے سے پہلے لوگ عمر نہیں دیکھا کرتے شائد اسی لیئے درد کا عمر سے کوئی تعلق نہیں ہے، ویسے یہ شعر میرا پسندیدہ تھا اس لیئے بول دیا۔" شفق کی بات پر عاقب نے ضبط سے اپنی مٹھیاں بھینچی تھی۔اس کے دس منٹ کے غصہ نے اسکی پوری دنیاں ہلادی تھی۔ پھر کچھ ہی دیر میں عاقب نے چلنے کا کہا تھا۔

پارکنگ میں داخل ہوتے ہی جس انسان پر شفق کی نظر پڑی تھی ایک پل صرف ایک پل کے لیئے اس کے قدم ڈگمگائے تھے۔آنکھوں میں ایک سایہ سا لہریا تھا۔وہ اسکی خود پر نظر نا پڑنے کی دعا کرتی سائیڈ سے گزرنے لگی۔شائد اسکی دعا عرش تک نہیں پہونچی تھی۔ تبھی وہ اسکے نظر میں آچکی تھی۔

"ہیلو مس شفق۔" صارم جو فون میں مصروف تھا لیکن شفق پر اسکی نظر پر چکی تھی اس لی ئے فوراً کال ڈراپ کرتا ان کے پاس آیا تھا۔ شفق نے ہمیشہ کی طرح دونوں آنکھوں کو بند کر کے کھولا پھر ایک سرد سانس فضاء کے سپرد کرتی اپنے آپ کو مظبوط بننے کے لی ئے اور پر سکون رہنے کے لی ئے تیار کیا۔

"ہیلو۔" لہجہ لاکھ کوشش کے بعد بھی نارمل نہیں ہو پایا تھا۔

"کیسی ہیں آپ؟ آئی مین کب آئیں آپ آسٹریلیاء سے؟" صارم کے انداز میں خوشی کا عنصر صاف عیاں تھے۔ جس پر شفق کا شدد سے دل کیا منہ توڑ دے۔

"پہلی جیسی نہیں رہی۔" شفق سپاٹ انداز بولی۔

"ایسا لوگ کہتے ہیں، کیا آپ کو بھی لگتا ہے کی شفق ابرار اب بدل گئی ہے؟" شفق نے سنجیدگی سے سوال کیا۔ سب تو شفق کا عجیب و غریب برتاؤ سمجھنے سے قاصر تھے۔ سب سے زیادہ حیران الینہ تھی جو شفق کا برتاؤ صارم کے ساتھ پہلے دیکھ چکی تھی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ججج۔۔۔۔۔۔۔جی۔" صارم گڑبڑاتے ہوئے بولا۔

فرض کریں میں کہوں کے اس کے پیچھے کی وجہ صارم شہباز خان ہیں تو آپ کیا کہیں گے؟" شفق نے سینے پر ہاتھ باندھتے ہوئے سنجیدگی کے آخری حدوں تک سنجیدہ ہوتی ہوئی بولی۔

"ممم۔۔۔۔ ممیں۔" صارم نے مشکل سے یہ الفاظ ادا کیئے تھے۔ کیونکہ شفق کے انداز اور آنکھیں اسے بہت کچھ باور کرا رہے تھے۔

"ہاہاہاہا۔۔۔ارے آپ تو ڈر گئے میں نے تو اتنے دن بعد ملنے پر مذاق کیا ہے، ویسے لاسٹ ٹائم ہم شائد حیدر مینشن میں ملے تھے رائٹ؟۔" شفق قہقہ لگاتی ہوئی بولی۔ جس پر سب پر سکون ہوئے سوائے عاقب اور الینہ کے۔

"جی۔" صارم نے مسکرا کر کہا۔

"ویسے آپ میڈل سیر منی پر کیوں نہیں آئے تھے؟"

"مم۔۔مجھے۔۔۔ کلک۔۔کچھ ضروری ہاں ضروری کام تھا۔" صارم پیشانی سے پسینہ پوچھتے ہوئے جواب دیا۔

"میں نے بھی سوچا کوئی بہت ضروری کام ہی ہوگا تبھی صارم شہباز نہیں اسکے، شائد اسی رات سومیہ غائب ہوئی تھی رائٹ؟۔" شفق نے اپنے لہجے کو عام ہی رکھا۔ صارم نے بس پہلو بدلہ۔

"بہت دکھ ہوا سومیہ کا سن کر اس سے بھی زیادہ دکھ اس کے مجرم کے آزاد گھومنے پر ہو رہا ہے۔" شفق نے صارم کی طرف دیکھا جو نامحسوس انداز میں بار بار اپنے ہاتھ کو پیشانی تک لے جا کر پسینہ صاف کر رہا تھا۔

"دکھ تو آپ کو بھی ہو رہا ہوگا آفٹر آل ہم نے پانچ سال ساتھ گزارے ہیں، بٹ ڈونٹ وری جرم، ثبوت، گواہ، گناہ کبھی نہیں چھپتے آج نہیں کل منظر عام پر آینگے ہی آپ بتائیں آج کل کیا کر رہے ہی؟۔" شفق نے خود ہی بات سمیٹی۔ جس پر صارم بھی پر سکون ہوا۔

"ابھی تو ویلا گھوم رہا ہوں۔" صارم نے جواب دیا پھر کچھ دیر بات کرنے کے بعد دونوں نے اجازت چاہی۔ صارم نے مصافحہ کے لئے ہاتھ آگے بڑھایا جیسے کچھ توقف کے بعد شفق نے تھام لیا تھا وہ اندر بڑھا باقی سب اپنی گاڑیوں کی طرف۔

"شفییی۔" الینہ کی دل خراش چیخ نے سب کو اسکی طرف متوجہ کیا سب ایک ہی جست میں شفق تک پہونچے تھے جو اپنے ہاتھ کو پکڑتی زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھی کچھ بڑبڑائے جا رہی تھی۔ سر سے پسینہ پانی کی طرح بہ رہا تھا۔ دونوں ہونٹ کو آپس میں سختی سے بھینچے وہ نجانے کونسا درد برداشت کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"شفی۔۔۔۔ شفی۔۔۔ شفی۔۔۔" ایک ساتھ سبھی اسکو آواز دے رہے تھے لیکن وہ تو ہوش میں ہی نہیں تھی بس اپنے ہاتھ کو دیکھتی بے حال ہو رہی تھی۔

"شفی ادھر دیکھو میری جان کیا ہوا ہے بولو؟" عاقب فوراً اس کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھ کر اسکے پیٹھ کو سہلاتا ہوے پوچھا۔

"ممم۔۔میرے۔۔ہہہ ہاتھ۔اس نے.... چھوا۔۔۔میر۔۔۔ا۔۔۔۔ہاتھ۔۔۔" عاقب نے مشکل سے اتنے ہی الفاظ سن پایا تھا کیونکہ اسکی بڑبڑاہٹ بہت آہستہ تھی۔

"کوئی بات نہیں میری جان میں دھلا دیتا ہوں۔" عاقب اسے پیار سے اپنے ساتھ لگاتا ہوا بولا۔ باقی سب ابھی بھی شفق کی حالت دیکھ کر پریشان کھڑے تھے جو ایک منٹ میں بگڑ گئی تھی۔

"راعب گاڑی سے پانی کی بوتل لانا ذرا۔" راغب نے نا سمجھی سے عاقب کو دیکھا پھر عاقب کے اشارہ کرنے پر فوراً گاڑی سے پانی نکال لایا۔ پھر عاقب نے اسے ساتھ لگائے ہی اسکے ہاتھ بار بار اچھے سے رگڑ رگڑ کر صاف کیا۔ پھر اسکی طرف دیکھا۔

"اب ٹھیک ہے؟"اپنے رومال کی مدد سے اسکے پیشانی پر چمک رہے پسینہ کی بوندوں کو صاف کرتے ہوئے بچوں کی طرح بہلاتے ہوئے پوچھے ساتھ دوسرا ہاتھ اسکی پیٹھ بھی سہلا رہا تھا۔

"گگ۔۔گ۔۔۔۔گگولی۔"شفق کی دوسری بڑبڑاہٹ پر عاقب نے آس پاس نظر دوڑا کر اسکے کلچ کو تلاش کرنا چاہا جو ثاقب کے قدموں میں پڑا تھا۔

"ثاقب وہ کلچ دینا۔"عاقب کلچ کی طرف اشارہ کیا جسے حیران پریشان کھڑے ثاقب نے فوراً سے پہلے اسکی طرف بڑھایا۔وہاں پر ایک عاقب تھا جو شفق کو سنبھال بھی رہا تھا اور پر سکون بھی تھا۔باقی سب پریشانی سے بس اسکے حرکات ملاحضہ کر رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

عاقب نے جیسے ہی کلچ کھولا اندر موجود واحد سفید ڈبّی پر اسکی نظریں ساکت ہوئی۔پیشانی پر پریشانی کے بل نمودار ہوئے اس نے ایک نظر اپنے گھٹنوں پر سر رکھے آنکھیں بند کیئے بے چینی سے سر کو ادھر اُدھر جنبش دیتی شفق کو دیکھا۔

"کیا ہے بھائی؟"

کک۔۔ کچھ نہیں، شائد شائد شفی کے الرجیک ریئکشن کی دوائی ہے، عالی پانی دینا۔" اس نے اپنی حیرانی اور پریشانی کو چھپاتے ہوئے جواب دیا پھر الینہ کے ہاتھ سے پانی کی بوتل لیتا شفق کو ایک گولی کھیلائی۔

"بھائی میرے خیال میں ہمیں شفی کو ڈاکٹر کے پاس لے کر چلنا چاہئے۔" ثاقب شفق کو پل کے پل میں غنودگی میں جاتا دیکھ کر پریشانی سے بولا۔

"نہیں اسکی ضرورت نہیں ہے، آئی تھینک اسے کسی چیز سے الرجی تھی جو اس نے چھو لیا ہے اس لیئے ایسی حالت ہو گئی تھی، اب میں نے دوائی دیدی ہے تو دیکھو وہ پر سکون ہے، اب ڈاکٹر کے پاس لے جا کر اسے ڈسٹرب نہیں کرنا چاہئے۔" عاقب سنجیدگی سے اس کے دھیرے دھیرے ڈھیلے ہوتے اعصاب کو دیکھ کر بولا۔

"لیکن بھائی ہم شفی کو ایسے گھر کیسے لے جا سکتے ہیں؟ شفق کو ایسے بے ہوش دیکھ کر تو سب پریشان ہو جائینگے۔"

"ہمم! تم لوگ ایسا کرو گھر چلے جاؤ اور سب کو بتاؤ کی میرے کسی دوست کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے میں اور شفی وہیں گئے ہیں ساتھ دادو کی مدد سے شفق کے گھر بھی اطلاع کروا دینا۔ ہم دونوں صبح تک گھر آجائنگے۔" عاقب نے فوراً حل نکالا کیونکہ شفق کی اس حالت میں سب کے سامنے جانا سب کو پریشان کے ساتھ تشویش میں مبتلا کر سکتا تھا۔ جو کے عاقب نہیں چاہتا تھا۔ کیونکہ پہلے وہ شفق سے ساری کہانی جاننا چاہتا تھا۔

"لیکن بھائی آپ جائنگے کہاں؟"

www.novelsclubb.com

"میں اپنے فلیٹ پر جا رہا ہوں، اب تم لوگ نکلو دیکھو رات کے دس بج رہے ہیں۔" عاقب سب کو جانے کا کہتا خود شفق کو احتیاط سے باہوں میں

اٹھائے گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔کسی کے بھی پاس کوئی اور آپشن نہیں تھا۔اس لیئے خاموشی سے گاڑی میں بیٹھ کر نکل گئے۔

بھاری ہوتے سر کے ساتھ صبح اسکی آنکھ کھلی تھی۔اسکے ساتھ یہی ہوتا تھا سفید گولیا لینے کے بعد اسے ناخود کا ہوش رہتا نہ دنیاں کا۔وہ یہ گولیاں اکثر نہیں لیا کرتی تھی جب کبھی برداشت کے باہر سچویشن کا مقابلہ کرنا پڑتا تب وہ ان گولیوں کو استعمال میں لاتی تھی۔لیکن ان دنوں جن حالات سے وہ گزر رہی تھی۔اس کے لیئے اس نے پوری ڈبّی ہی اپنے ساتھ رکھلی تھی۔

کسمسا کر اٹھتے ہوئے اپنے بھاری ہوتے سر کو ادھر اُدھر جھٹکا دیا۔لیکن بائیں جانب سر گھماتے ہی کسی کو سر تک کمفرٹر اوڑھے دیکھ کر اس نے زور سے چیخ ماری۔

"آاااا۔" عاقب جو دو گھنٹے پہلے ہی سویا تھا۔اسکی دل خراش چیخ پر ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا لیکن وہ دونوں کانوں پر ہاتھ رکھے اپنا کام کئے جا رہی تھی۔

"چپ جنگلی بلی چلاؤ کیوں رہی ہو؟"شفق کے منہ پر اپنی ہتھیلی جماتا اسے واپس بیڈ پر لٹایا اور خود اسکے چہرے کے قریب جھکتے ہوئے پوچھا۔جو آنکھیں پھاڑے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔عاقب کے ہونٹ بے ساختہ مسکرائے تھے اسے اتنے قریب دیکھ کر۔

"تمہارے جگانے کا انداز مجھے بالکل پسند نہیں آیا،مانا کی پیار میں محبوب کی باجے جیسی آواز بھی کوئل جیسی لگتی ہے، لیکن چلاتے ہوئے ہر کوئی چڑیل ہی لگتا ہے۔"وہ آرام سے اس پر جھکا بول رہا تھا۔اور شفق پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے صرف دیکھے جا رہی تھی۔یا شائد صورت حال سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"اب اتنی بڑی بڑی آنکھوں سے دیکھنا بند کرو یار ڈوب گیا تو ان سمندر جیسی گہری آنکھوں میں۔"عاقب اسکے ناک کے ٹپ پر اپنے ہونٹ رکھتا اس الگ ہوا۔

"میں کہاں ہوں؟۔"شفق اپنے آپ کو سنبھالتی آس پاس کا جائزہ لیا جو بالکل نیاء تھا۔

www.novelsclubb.com

"ہمارے فلیٹ پے۔" عاقب بیڈ کراؤن سے ٹیک لگاتے ہوئے بولا۔

"کیاااا!۔"

"افففف! چلاؤ نا یار آس پاس لوگ رہتے بستے ہیں کیوں سب کے نیند کی دشمن بنی ہو۔" عاقب دوبارہ اسکے منہ پر ہاتھ جمع کے بولا۔ شفق نے زور سے اسکا ہاتھ جھٹکا۔

"میں یہاں کیا کر رہی ہوں؟ اور مجھے یہاں لایا کون؟۔" اب اسکے حواس پوری طرح بیدار ہو گئے تھے اس لیئے بیڈ سے اتر کر کمر پر ہاتھ جمائے پوچھا۔

"ابھی تک تم سو رہی تھی، اسکے بعد اپنی چیخ سے میری میٹھی نیند اور خوبصورت خواب کا بیڑا غرق کیا اب کمر پر ہاتھ رکھے میرے ساتھ سوال جواب کر رہی ہو، جبکہ سوال جواب کرنے میں تمہیں یہاں لایا ہوں۔" آخر میں عاقب بھی سنجیدہ ہوا۔

"کیسے سوال جواب؟ x شفق نے الجھ کے پوچھا۔

"کیا تم چاہتی ہو کی میں ابھی یہاں عدالت لگاوں۔" عاقب اسکے مقابل آتا سینے پر دونوں بازو باندھتے ہوئے سنجیدگی سے اسکا جائزہ لیا۔ لفظ عدالت پر اسکے چہرے کے تاثرات بدلے تھے۔

"للل۔۔۔۔ لیکن۔۔ آ۔آپ۔۔ میرے پہلو میں کیا کر رہے تھے؟۔" شفق اسکی کچھ باور کراتی نظروں سے جان چھڑانے کے لیئے دوسرا سوال کیا۔

"قسم سے صرف سو رہا تھا، دل تو بہت کیا کے کچھ کروں لیکن اپنے اصلوں سے مجبور تھا جو مجھے اپنی ہی امانت میں خیانت کرنے کی اجازت نہیں دیتے، اب جا کے فریش ہو جاؤ میں ناشتہ منگواتا ہوں۔" عاقب واشروم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے گھر جانا ہے، سب پریشان ہو رہے ہونگے۔"

"کوئی پریشان نہیں ہو رہا، اب جا کے فریش ہو جاؤ۔ جلدی،" عاقب نے اب کی بار خود اسے واشروم تک چھوڑ کے آیا تھا۔ پھر دونوں کے فریش ہونے تک ناشتہ

بھی آچکا تھا۔ شفق نے زہر مار کر ناشتہ کیا اور عاقب کے ناشتہ ختم ہونے کا انتظار کرنے لگی جو لیپ ٹاپ پر کام کرتا آرام سے ناشتہ سے پوچھ پوچھ کھا رہا تھا۔

"اگر آپ کا ناشتہ ناشتہ کھیلنا ہو گیا ہو تو آپ مجھے میرے کلچ واپس کر دینگے پلز، مجھے گھر کال کرنی ہے کیب بک کرانی ہے، پتا نہیں کیسے میں یہاں پہونچ گئی میں تو ہوٹل میں تھی۔" شفق زچ ہو کر خود سے ہم کلام تھی۔

"یہاں بیٹھو۔" عاقب نے لیپ ٹاپ سائیڈ پر کرتے ہوئے صوفے کی طرف اشارہ کیا۔ اس کے نہ بیٹھنے پر خود ہی ہاتھ پکڑ کر زبردستی بٹھایا۔

"آپ۔"

www.novelsclubb.com

"خاموش۔" عاقب منہ انگلی رکھ کر خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔

"ہمارے بیچ کی غلط فہمی جھگڑے تکرار ناراضگی سب اپنی جگہ، لیکن ابھی جو میں تم سے پوچھونگا سیدھے سیدھے اور سہی سہی مجھے بتانا۔" عاقب نے سنجیدگی سے کہا۔

"میں آپ کو پہلے ہی باور کرا چکی ہوں کی میں آپ کی پابند نہیں۔" شفق انگلی اٹھا کر بولی۔

"تم میری پابند ہو یا نہیں یہ میں بعد میں بتاؤنگا، ابھی میرے سوال کا جواب دو ورنہ پھر دونوں فیملی کے سوالوں کا جواب دینا کی انکی لاڈلی شفی تین سال سے ڈپریشن کی میڈیسن کیوں استعمال کر رہی ہے وہ کس کیس میں انوالو ہے یا پھر کل رات اسکی ویسی حالت کیوں ہو گئی تھی کے اسے رات کے بارے میں کچھ یاد نہیں یہ بھی نہیں یاد کے وہ رات میں ڈاکٹر کے پاس سے ہو کے آئیں ہیں۔" عاقب بھی غصے سے بولا۔

www.novelsclubb.com

پہلے وہ میڈیسن دیکھ کر اسے صرف شک ہوا تھا کیونکہ ثمر کے انتقال کے کچھ مہینے بعد تک اس نے خود ان میڈیسن کا استعمال کیا تھا۔ لیکن وہ شک کے بنا پر کچھ نہیں

کر سکتا تھا۔ تبھی وہ شفق کو لیکر رات ہی اپنے ڈاکٹر کے پاس پہونچ گیا تھا۔اور ڈاکٹر کے اس کے شک پر تصدیق کی مہر نے عاقب کا ذہن بالکل ماؤف کر دیا تھا۔رات بھر وہ اسی کیفیت میں اس کے معصوم پر سکون چہرے کو دیکھتا رہا تھا صبح نجانے کس پہر اس کی آنکھ لگی تھی۔

"شفق ہم دونوں کا نکاح ارینج میرج نہیں فورس میرج تھی، جس کیلئے ہم دونوں ہی ذہنی طور پر تیار نہیں تھے، لیکن حادثاتی طور پر ہم ایک دوسرے سے جڑ گئے، نکاح کے بعد میرے لفظوں نے ہمیشہ تمہیں ہرٹ کیا میں مانتا ہوں، ہماری آخری ملاقات نے تمہیں بہت زیادہ تکلیف پہونچائی مانتا ہوں، لیکن میں شفق ابراز کو بھی جانتا ہوں، شفق ابراز عام لڑکی نہیں جو کونے میں بیٹھ کر لوگوں کا غم منائے یا ان کے لفظوں سے ملے زخم کو اپنی زندگی کی رکاوٹ روگ بنا کر بیٹھ جائے، شفق ابراز عام لڑکیوں سے بہت مختلف بہت خاص ہے، اس لئے میں دعوے کے ساتھ کہ سکتا ہوں اس سب کی وجہ ہمارے بیچ کی تلخ کلامی بالکل نہیں ہے۔" عاقب اس

www.novelsclubb.com

کے سنجیدہ چہرے کو دیکھتے ہوئے ٹھہر ٹھہر کر بولا۔ جبکہ شفق اپنے ہاتھوں کی لیکروں کو دیکھ رہی تھی۔

"تو اب وجہ بتاؤ اس سب کی؟" عاقب اسے اسی طرح بت بنا دیکھ اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھا جسے وہ فوراً جھٹک گئی تھی۔

"ٹھیک ہے پھر اٹھو چلتے ہیں گھر۔" عاقب نے بت بنی شفق کا بازو پکڑ کے کھڑا کیا۔

"ننن۔۔۔ نہیں۔۔ پلززز۔" شفق نے عاقب کا وہی بازو پکڑ کے اسے پاس بیٹھایا۔ پھر خود ڈر و خوف کی ملی جھلی کیفیت ke زیر اثر عاقب کے قریب ہوئی۔ آنکھوں سے آنسوں متواتر بہنے لگے ساتھ چہرے پر خوف نے جگہ لی تھی وہ پورے بدن سے کانپ رہی تھی۔ عاقب تو اسکا ایسا ریکشن دیکھ کر پریشان ہوا تھا۔ ہاس نے ایسا کچھ تو نہیں سوچا تھا۔ سائیڈ سے پانی کا جگ لینے کے لیئے اٹھنے لگا تو شفق نے اسکی شرٹ کو سختی سے پکڑ کر نفی میں گردن ہلایا۔

"میں کہیں نہیں جارہا میری جان پانی ہے لو پیو۔" شفق کے گرد اپنا بازو پھیلاتا دوسرے ہاتھ سے اسے پانی پلایا پھر کافی دیر بعد وہ کچھ پر سکون ہوئی تو اسے خود سے تھوڑا الگ کیا۔

"دیکھو میں یہیں میری جان کے تمہارے پاس ہوں اب بتاؤ کیا ہوا تھا تین سال پہلے؟ شاباش بتاؤ میں ہوں نا تمہارے پاس۔" عاقب اسکے ہاتھ کو سہلاتے ہوئے بولا۔ اسے بھی جیسے حوصلہ ملا تھا۔ اپنے ڈر کو زبان دینے کے لیئے۔

"آپ کے آفس سے نکلنے کے بعد ہی کبھی اس شہر میں قدم نہ رکھنے کا میں نے خود سے وعدہ کیا تھا۔ کیونکہ اس شہر نے شفق ابراز سے اسکا غرور چھینا تھا۔ اس لیئے بھائی سے جھوٹ کہ کر کے میرا جوائنگ لیٹر گیا ہے۔ میں نے ایک ہفتہ کے اندر کی ٹکٹ کر نفام کرالیا تھا۔ میڈل سیر منی میں بھی میرا آنے کا کوئی ارادہ نہیں

تھا پر پرنسپل سر نے اسپیشلی کال کر کے آنے لیئے فورس کیا تھا سو مجھے آنا پڑا۔ لیکن پتا نہیں تھا کی دوبارہ اس شہر میں قدم رکھا تو وہ مجھ سے میرا وجود ہی چھین لگا۔ شفق کہیں کھوئیے ہوئے بولیں آنکھوں کے اس رات منظر دوبارہ فلم کی طرح چلنے لگا تھا۔۔ عاقب ایک ٹک اسے دیکھے جا رہا تھا۔

یونی کا ایڈوٹوریم حال طلبہ اور اساتذہ کھچ. کھچ بھرا ہوا تھا۔ سبھی اساتذہ سامنے صوفوں پر بیٹھے تھے ان کے پیچھے سبھی ڈیپارٹمینٹ کے وہ طلبہ بیٹھے تھے جنہوں نے نمایاں کامیابی حاصل کی تھی۔ باقی سب پیچھے بیٹھے تھے۔

"ماضی:

شفق ابھی اپنا میڈل اور انعام کی رقم لے کر اپنی جگہ پر واپس آئیں تھی۔ ٹھیک اسکے دو منٹ بعد ہی سومیہ بھی اپنا سیلور میڈل لے کر بیٹھی تھی۔ کیونکہ سومیہ سیکنڈ ٹاپر تھی کلاس کی۔ شفق بار بار اپنے فون پر آرہے کال کو کاٹ کر اضطرابی کیفیت میں سر کو مسل رہی تھی۔

"کیا ہوا مس گولڈ میڈلسٹ خوشی سے بھنگرے ڈالنے کے بجائے پریشانی سے سر دبا رہی ہو کوئی پرو بلم ہے کیا؟ کہیں تمہیں میڈل پسند نہیں آیا اس لیئے تو پریشان نہیں ہو؟" سومیہ شرارت سے ایک آنکھ دبا کر پوچھا۔ابھی شفق اسے کوئی جواب دے تی کے صارم کے گینگ کا ایک لڑکا ان کے پاس آیا۔

"مس شفق پارکنگ میں شائد آپ کے بھائی آئیں ہیں آپ کو جلدی آنے کے لیئے کہہ رہے ہیں۔" لڑکا معدب سا بولا۔

"بھائی؟ لیکن میں تو گاڑی لیکر آئیں ہوں پھر بھیا؟" شفق نے الجھتے ہوئے اس لڑکے کو دیکھا جس نے کاندھے اچکا کر لاعلمی ظاہر کرتے ہوئے وہاں سے چلا گیا۔

"یار رات بہت ہو گئی ہیں نہ شائد اس لیئے تمہیں لینے آ گئے ہوں، پلز مجھے ڈراپ کرتی چلی جاؤ میرے بابا اوٹ اوف سٹی ہیں۔" سومیہ نے اپنی پریشانی بتائی۔ شفق نے سر ہلا کر اسے ساتھ چلنے کا اشارہ کیا۔ابھی وہ لوگ پارکنگ میں انٹر ہی

ہونے والے تھے کی شفق کا فون پھر بج اٹھا۔اسکرین پر عاقب کا نام جگمگاتا دیکھ وہ کال کاٹنے ہی والی تھی کہ سومیہ نے روک دیا۔

"یار جو کوئی بھی ہے ایک گھنٹے سے مستقل مزاجی سے کال کر رہا ہے، پلز تم اٹینڈ کر لو شائد کچھ ضروری ہو میں تب تک تمہارے بھیا کو روکتی ہوں۔" سومیہ اسکے ہاتھ پر تھپکی دیتی وہاں سے چلی گئی۔شفق نے بھی ایک لمبی سانس کھینچ کر عاقب کو اچھا خاصا سنانے کے غرض سے فون کان سے لگایا۔

"ابھی اس نے ہیلو ہی کہا تھا کی پارکنگ سے سومیہ کی چیخ کی آواز آئی۔اس نے فون پینٹ کی جیب میں اڑستے ہوئے پارکنگ کی جانب دوڑ لگائی جہاں دو نقاب پوش سومیہ کو گاڑی میں ڈال چکے تھے۔اس سے پہلے شفق کسی کو آواز دیتی وہ تیزی گاڑی پارکنگ سے نکال لے گئے تھے۔شفق کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کی کیا کرے اندر کسی کو بلانے تک وہ ہاتھ سے نکل جاتے۔وہ فوراً اپنی گاڑی کی طرف بڑھی۔پھر اس گاڑی سے کچھ فاصلہ پر گاڑی ڈال کر انکا پیچھا کرنے لگی۔اچانک

www.novelsclubb.com

صورت حال میں اس کا دماغ ایسے سن ہوا تھا کی کسی کو کال کرنے کا تک ہوش نہیں رہا۔اس وقت کچھ یاد تھا تو بس سومیہ کو بچانے کا۔

آدھے گھنٹے کی ڈرائیونگ کے بعد کڈنیپر زنے اپنی گاڑی نئ آبادی کی طرف موڑلی تھی۔جہاں ابھی آبادی نہ ہونے کے برابر تھی۔شفق نے بھی کچھ دیر میں اپنی گاڑی اسی طرف ٹرن کیا۔تھوڑے آگے جانے پر وہ گاڑی ایک ابھی نیئے تعمیر ہوئے گھر کے آگے رکی نظر آئی۔اس نے اپنی گاڑی تھوڑی اور آگے لے جا کر جھاڑیوں کی اوٹ میں روک دیا جس کا مقصد تھا کی انہیں شک نا گزرے کی وہ ان کا پیچھا کر رہی تھی۔لیکن اس کا بھی ایک فائدہ ہوا کی اس گھر کے کسی کمرے کی ادھ کھلی کھڑکی نظر آگئ۔

www.novelsclubb.com

شفق دبے قدموں اس کھڑکی کی طرف ائی کچھ چاندنی رات کی وجہ سے بھی سب صاف نظر ارہا تھا۔پھر کھڑکی پر احتیاط سے ہاتھ جماتی سر کو اپر کیا اور کھڑکی کی سان سے اندر کا منظر دیکھنے لگی۔پھر دماغ میں کچھ آتے ہی اپنے پینٹ سے فون نکالا جس

میں نیٹ ورک نہیں آرہا تھا۔فون میں ویڈیو ریکورڈنگ چالو کرتی کھڑکی پر رکھ دیا۔پولیس کو کال نہیں جاسکتی ہے تو کیا ہوا ثبوت تو ہو گا۔

کمرے میں دو نقاب پوش ایک سائیڈ پر سر جھکائے کھڑے تھے دوسری طرف سومیہ سر جھکائے پورے بدن سے کانپتے ہوئے یقیناً رو رہی تھی۔اور وہ آدمی دونوں آدمی پر برس رہا تھا۔

"مفت خوروں یہ کسے اٹھا کر لائے ہو،ہاں میں نے اسے لانے کے پانچ لاکھ دئے تھے۔"وہ آدمی پھنکار کر جیسے ہی پلٹا شفق کو لگا کی اسکے قدموں کے نیچے زمین کھسک گئی ہو۔وہ صارم تھا ہاں وہ صارم شہباز تھا۔ابھی وہ اس صدمہ میں سے باہر نہیں آئی تھی کے اسکے آگے الفاظ نے اسے پتھر بنا دیا۔

www.novelsclubb.com

"بوس یہ وہی لڑکی ہے۔"ان میں سے ایک آدمی نے اپنی بات پر زور دیا۔

"چٹاخ!یہ تمہیں وہ نظر آرہی ہے ہاں؟۔"صارم نے اسے گردن سے دبوچ کے پوچھا۔

"یہ تجھے مس شفق نظر آرہی ہاں؟ کہاں سے یہ شفق ابراز ہے بتا مجھے کہاں سے یہ شفق ہے بتاااا؟۔"اب وہ اس آدمی کو لاتوں گھونسوں سے ادموہا کر چکا تھا۔

"بوس لیکن یہی لڑکی پارکنگ میں آئی تھی اور اس کے کپڑے کا کلر بھی تو بلیو ہے۔"دوسرے نقاب پوش نے ڈرتے ڈرتے وضاحت دی۔

"دفع ہو جاؤ میری نظروں کے سامنے سے اس پہلے کی میں تمہارا قتل کر دوں۔"وہ چلا کر فرش پر دہائیاں دیر ہے آدمی کو لات مارتے ہوئے بولا۔دونوں آدمی تو سر پر پیر رکھ کر وہاں سے بھاگے تھے۔اور صارم اب جنونی انداز میں پورے کمرے کو تہس نہس کر رہا تھا۔کچھ دیر میں اس نے پورے کمرے کا نقشہ بدل کے رکھ دیا تھا۔جبکہ سومیہ ایک کونے میں کھڑی ابھی ابھی رو رہی تھی۔ تبھی اسکی نظر سسکتی ہوئی سومیہ پر پڑی۔

www.novelsclubb.com

نننن۔۔ نہیں۔۔ صص۔۔۔ صا۔۔رم۔ ممم۔۔ میں۔۔۔نے کچھ۔۔ نہیں کیا۔۔" وہ صارم کو خطرناک ارادوں سے اپنے طرف بڑھتا دیکھ کر ڈر کے پیچھے ہٹتے ہوئے بول رہی اس سے لفظ بھی مشکل سے ادا ہو رہے تھے۔

"پھر کس نے کیا سب کچھ سومیہ جی؟ بتائیں نا کس نے کیا؟۔" اب وہ بالکل سومیہ کے قریب پہونچ عجیب ٹھنڈے انداز میں پوچھ رہا تھا۔

"ممم۔۔مجھے۔۔۔۔۔کک۔۔۔۔کچھ۔۔۔ نہیں پتا۔۔" صارم کے اسکے قریب ہو کر دیوار پر ہاتھ جماتے سومیہ کی زبان بالکل گنگ ہو گئی تھی۔

"مجھے یعنی صارم شہباز کو مس شفق چاہیئے تھی،۔ میرے پلان میں شفق ابراز کو کڈنیپ کروانا تھا، میرے بندے مس شفق کو کڈنیپ کرنے گئے تھے، اور میرے آدمی نے پارکنگ میں بلایا بھی مس شفق کو ہی تھا۔" وہ آرام سے انگلیوں پر سب کاونٹ کر رہا تھا۔ لیکن کمرے میں سومیہ کی اور کھڑکی کے باہر شفق کی جان نکل رہی تھی۔

"اب بتائیں سومیہ جی پلان خراب کس نے کیا بتائیں بتائیں میں تو صرف آپ سے پوچھ رہا ہوں۔بتائیننن۔"اسنے چلاتے ہوئے سائیڈ ٹیبل پر رکھے پانی کے جگ کو ہاتھ مارا۔جو چھناک سے پورے کمرے میں کانچ بکھیرے گیا تھا۔

"پپپ۔۔پلززز۔۔صارم میں

۔۔۔۔تت۔۔۔تمہارے۔۔آگے۔ہاتھ۔۔جوڑتی

ہوں۔۔۔تت۔۔۔تمہارے۔۔پیر۔۔پکڑتی ہوں۔۔مجھے جانے دو۔"سومیہ سچ میں اسکے پیروں میں جھک گئی۔ تھی بے شک دنیاں میں عزت خاص کر عورت کے لیئے عزت سے بڑھ کر کچھ نہیں ہوتا۔

"نانانا۔۔۔سومیہ جی یہ آپ کیا کر رہی ہیں۔۔ایسے نا کریں۔"وہ سومیہ کو دونوں بازوں سے تھام کر کھڑا کیا۔

www.novelsclubb.com

"اب صارم شہباز اتنا بھی ظالم نہیں ہے کی ایک لڑکی کو اپنے قدموں میں جھکائے۔" وہ سرد سرسراتے لہجے میں بولا۔ پھر اسکے بازوں پر اپنی گرفت مظبوط کرتے ہوئے بولا۔

"لیکن اتنا اچھا بھی نہیں ہے کی اسکے منصوبے پر پانی پھیرنے والے کو، اس کی پہلی اور آخری محبت کو حاصل کرنے آخری موقعے تک کو گوا دینے والے کو بنا سزا دئے چھوڑ دے۔" اس نے حیوانیت سے کہنے کے ساتھ ہی سومیہ کو بیڈ پر دھکا دیا تھا۔ جس پر سومیہ کی چیخ برآمد ہوئی تھی۔ شفق نے مشکل سے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنے آپ کو چیخنے سے روکا تھا۔

ادھر سومیہ بیڈ پر گڑی تھی ادھر شفق اپنے ماؤف ہوتے دماغ کے ساتھ بے جان ہو کر زمین پر ڈھیر ہوئی تھی۔ پھر کافی دیر تک سومیہ کی دبی دبی چیخوں کی آواز آتی رہی تھی۔ جو بعد میں سسکیوں میں تبدیل ہو کر کہیں دب گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

نجانے کتنا وقت گزرا تھا۔جب گاڑی کی آواز پر اسکے مردہ جسم میں حرکت ہوئی تھی۔کمرے کی لائٹ بند ہو چکی تھی۔کیونکہ اب کھڑکی سے روشنی نہیں آرہی تھی۔وہ لوگ وہاں سے جا چکے تھے۔شفق دیوار کے سہارے بڑی مشکل سے کھڑی ہوتی اپنے فون کو کھڑکی سے اٹھاتی کیسے گھر پہوچی تھی یہ وہ یا اس کا خدا بہتر جانتا تھا۔

پھر تین دن بعد کی میری فلائٹ تھی۔یہ تین دن مجھ پر بہت بھاری گزرے تھے۔سب کے سامنے خود کو نارمل رکھنا اس گھٹن زدہ فضاء میں سانس لینا سب ہی بہت مشکل تھا۔مجھے بزدلوں کی طرح راہے فرار چاہیئے تھی۔جو تین دن بعد آسٹریلیاء پہونچ کر مل گئی تھی۔وہاں کے ایئرپورٹ پر اتر کر ہی میں نے کھل کر سانس لیا تھا۔ساتھ گھر کال کر کے اطلاع بھی دی تھی۔شائد میری قسمت میں سکون کے پل بہت کم لکھے گئے تھے تبھی ایئرپورٹ سے مجھے لینے کے لیئے جو بھیا کے دوست آئے تھے۔انہوں نے بتایا کی میری یونیورسٹی کی لڑکی کی

www.novelsclubb.com

لاوارث لاش ملی ہے۔اسکے بعد سے پھر پندرہ دن تک مجھے کوئی ہوش ہی نہیں تھا۔میری روم میٹس بتا رہی تھیں کے نا مجھے نیند آتی تھی نا میں کچھ بولتی تھی بس کسی غیر مرعی نقطہ پر نظریں گاڑھے رہتی تھی۔تب میری دونوں روم میٹ مجھے لیکر ڈاکٹر کے پاس گئیں تھیں۔اور وہیں سے میری ڈیپریشن کے میڈیسن شروع ہوئی تھی ڈیڑھ مہینے بعد جب میری حالت پوری طرح سنبھل گئی تب ہی میں نے گھر رابطہ کیا تھا۔چھ مہینے پہلے ہی میں نے اپنی میڈیسن بند کی تھی۔لیکن ان دنوں پھر سے پہلے جیسا نیند آنا بند ہو گیا تھا۔اس لیئے دوبارہ میڈیسن لینی شروع کر دی۔شفق اسے سب کچھ بتا کر اب بالکل خاموش ہو گئی تھی۔کمرے میں صرف سانس لینے کی آواز آ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

عاقب وہ پہلا انسان تھا جسے اس نے اس خوفناک رات سے لیکر ان تین سالوں کی اذیت کے بارے میں بتایا تھا۔جبکہ عاقب کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے کیا بولے کونسے الفاظ کا استعمال کر کے اسکے زخموں پر مرحم رکھے جسے وہ

کرید چکا تھا۔ کیا نہیں سہا تھا اس نے اتنی سی عمر میں ڈیپریشن کا شکار تک ہو چکی تھی وہ وہ دیار غیر میں جہاں نہ وہ کسی کو جانتی تھی نہ کوئی اسے جانتا تھا۔

آج سے پہلے عاقب نے خود کو اتنا بے بس کبھی محسوس نہیں کیا تھا۔ کچھ دیر خاموشی سے وہ اسے اپنے بازو پر پشت ٹکائے گہرے گہرے سانس لیتا دیکھتا رہا جب وہ اتنی دیر میں بھی پر سکون نہیں ہوئی تو عاقب کا ضبط جواب دے گیا۔ اسے اپنی طرف موڑتا زور سے اپنے اندر بھینچ لیا۔ شفق بھی سہارا پاتے ہی بلک بلک کر رو دی۔ اتنے سالوں سے اپنے اندر جمع غبار کو آنسوں کے زریعہ عاقب کے سینے پر بہانے لگی۔ عاقب کے بھی کچھ آنسوں شفق کے سر کے بالوں میں جذب ہوئے تھے آج وہ رویا تھا جس سے اسے کوئی شرمندگی محسوس نہیں ہو رہی تھی۔ کیونکہ اسکے سینے سے لگی بلک بلک کر رو رہی لڑکی میں اسکی جان بستی تھی۔

"لو پانی پیو۔" کافی دیر رونے کے بعد عاقب اسے ساتھ لگائے ہی پانی پلایا۔

www.novelsclubb.com

"اب تمہیں ایک آنسوں نہیں بہانا ہے میری جان، اب اس صارم شہباز کے رونے کی باری ہے، میں اسے بتاؤنگا کی عاقب حیدر کی عزت پر نظر ڈالنے کا انجام کیا ہوتا، ایسی کتے کی موت دونگا کی موت بھی پناہ مانگے گی۔" عاقب اسکے آنسوں پوچھتا چٹانوں کی سی سخت آواز میں مٹھیاں بھینچتے ہوئے بولا۔

"ننن۔۔ نہیں۔۔۔ آپ کچھ نہیں کریں گے"۔ شفق نے فوراً اسکا بازو پکڑتے ہوئے کہا۔

"کیوں؟ میں کچھ کیوں نہیں کرونگا ہاں! بلکہ میں اس کا وہ حال کرونگا کی اسکی لاش چیل کّوں کو تک نصیب نہیں ہوگی۔" اس نے لہو رنگ آنکھوں سے شفق کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں! آپ کچھ نہیں کریں گے اسے سزا قانون دیگا، وہ بھی بہت جلد کیونکہ کیس دوبارہ نہ صرف شروع ہو چکا ہے بلکہ کل کی اڑیسٹ وارینٹ بھی نکل چکی ہے۔ مجھے صرف اسے سزا نہیں دلانی ہے بلکہ سومیہ کو انصاف دلانا ہے، اور وہ

قانون سے بہتر کوئی نہیں کر سکتا، پلز آپ اس سب سے باہر رہے ہیں۔" شفق اب اس سے الگ ہوتی سختی سے بولی۔

"جتنا وہ قانون کا گنہگار ہے اتنا میرا بھی ہے، تو ایسے کیسے اسے قانون کے حوالے کر دوں ہاں؟۔" عاقب کا بس نہیں چل رہا تھا کی جا کر صارم کو شوٹ کر دے۔

"آپ کو آپ کی عزت کی پڑی ہے سومیہ کا کیا جو میرے نام کی بھینٹ چڑھ گئی؟۔" شفق اسکی ایک ہی رٹ سن کر زچ ہوئی۔

"سومیہ کی لاوارث لاش کو انصاف دلانا ہی شفق ابراز کے اس شہر اس ملک میں واپس لوٹنے کا خالص مقصد ہے سو پلز، جب بزدلوں کی طرح بھاگ گئی تھی کیونکہ میں بزدل ہوں، صارم شہباز کا وہ حیوان روپ شفق ابراز کی ساری ہمت نچوڑ کر اسے ایک عام ڈرپوک لڑکی میں بدل گیا تھا جسے صرف اپنی عزت کی پڑی تھی، لیکن اب نہیں اب میں اس ڈرپوک لڑکی کو مار کر شفق ابراز کو جگا چکی ہوں، جو اس وقت تک لڑے گی جب تک وہ اپنی کوتاہی کا ازالہ نہیں کر دیتی جب تک وہ سومیہ کے

مجرم کو سلاخوں کے پیچھے نہیں کرتی،ایک بار میرے اندر کی اسی لڑکی نے مجھے چپ کرایا تھا لیکن اب کی بار یہی لڑکی دنیاں کے آگے بولی گی۔"شفق لہور نگ آنکھوں سے سامنے دیکھتی عزم سے بولی۔

"ہمم! ٹھیک ہے لیکن میں اس پورے کیس میں تمہارے ساتھ رہو نگا،اینڈ میرے ایک دوست کے پاپاہائی کورٹ کے جج ہیں میں ان سے بھی بات کرتاہوں۔"عاقب کچھ سوچتے ہوئے بولا۔پھر کچھ دیر کے لی ئے کمرے میں دوبارہ خاموشی چھاگئی۔جسے عاقب کی آواز نے توڑا۔

"اس شاپر میں تمہارے کپڑے ہیں کل میری جو سمجھ آیا میں نے دکان سے اٹھالیا تھا،جاؤ تم فریش باتھ لیکر آؤ پھر گھر چلتے ہیں۔"عاقب نے اسے شاپر کی طرف اشارہ کیا پھر شفق کے آتے وہ لوگ وہاں سے نکل گئے تھے۔تین سال بعد آج شفق سہی معنوں میں ریلیکس ہوئی تھی اس لی ئے سیٹ کی پشت سے

www.novelsclubb.com

سر ٹکا کر آنکھیں بند کر لی۔آج وہ کو خود اکیلا بھی محسوس نہیں کر رہی تھی کیونکہ اسکے پہلو میں بیٹھا شخص اسکے ساتھ تھا۔

"ہم یہاں کیوں آئیں ہیں؟"گاڑی حیدر مینشن کے آگے رکتا دیکھ کر اس نے حیرانی سے پوچھا۔عاقب ایک لمبی سانس لیتا رخ اسکی طرف کیا۔

"میں جو بولوں بیچ میں ٹوکے بغیر سنو،میں نے دونوں فیملیز کو کاٹ چھانٹ کر سب بتا دیا جو ان کا جاننا ضروری تھا صرف وہ ہی بتایا ہے اس لیئے ٹینشن نہ لو کوئی تم سے کچھ نہیں پوچھے گا،اگر کسی کا کوئی سوال ہو گا بھی تو میں جواب دونگا۔"عاقب نے اسے دیکھا جو سپاٹ چہرے سے اسے ہی دیکھ رہی تھی بلکہ گھور رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"شفی وہ ہماری فمیلی ہے انہیں جاننے کا حق ہے،پھر کل سب کو سب پتا چلنا ہی ہے تمہیں نہیں لگتا کل سب کے سوالوں کا سامنا کرنے سے آج ہی سب بتا کر ان کا مورل سپورٹ حاصل کرنا زیادہ بہتر ہے،اور سب جاننے کے بعد انکل اور پاپا

نے مل کر یہ حل نکالا ہے کی کیس کے ختم ہونے تک تم حیدر مینشن میں ہی رہو گی،اب تم اندر جاؤ میں شام تک میرے دوست کے پاپا سے ملکر آتا ہوں بائے۔"عاقب اس کا ہاتھ دبا کے چھوڑتا اسے باہر جانے کا اشارہ کیا۔شفق بھی بنا کسی بحث میں پڑے گاڑی سے اتر کر اندر چلی گئی۔کیونکہ عاقب صاحب کو جو کرنا تھا وہ تو وہ کر ہی چکے تھے۔اب بحث کا کیا فائدہ۔

"بیٹا آپ نے کیوں تکلیف کی ملازمہ سے کہ دیتی وہ بنا دیتی سب کے لی ئے کافی۔"ڈنر کے بعد شفق سب کے لی ئے کافی بنا کر لائی تھی۔

"آنٹی بس کچن کی طرف گئی تھی تو بنا دیا،اور آپ لوگ اس طرح وی آئی پی پروٹوکول دے کر سب کے درمیان میری پوزیشن او کورڈ کر رہی ہیں۔"شفق منہ پھلا کر بولی جب سے وہ آئی تھی ہر کوئی اس کے ساتھ اسے ہی بہیو کر رہا تھا۔

"بہت اچھا سوچا میں تو کہتا ہوں کچن میں جا کر کچھ نہ کچھ بنا کا تم ہر وقت سوچتی رہو تا کہ ہم غریبوں کا بھلا ہوتا رہے۔" راعب فوراً اپنا کپ سنبھالتے ہوئے بولا۔

"ندیدے رہنا تم بس۔" راغب اسے گھور کے بولا۔ جس پر وہ ڈھٹائی سے مسکرایا۔

"لو جی بول کون رہا ہے دیکھو زرا راغب حیدر جو خود چوبیس گھنٹوں میں سے اٹھائیس گھنٹے کچن میں پائے جاتے ہیں۔" راعب کافی کی چسکیاں لیتا ہوا بولا۔

"افففف! ان بچوں میں بیٹھو تو بندہ کام کی بات بھی بھول جاتا ہے۔" عاقب کی ماما سر پر ہاتھ مار کے بولیں۔

"دیکھیں ہمارا کمال لیکن کسی کو قدر ہی نہیں ہے۔" راحب افسوس سے بولا۔

"شفی بیٹا الینہ کے کمرے کو میں نے آپ کے لیئے سیٹ کروا دیا ہے، وہاں آپ کی ضرورت کی ساری چیزیں موجود ہے اگر پھر بھی کسی چیز ضرورت ہو تو کسی کو بھی بتا دینا او کے؟" عاقب کی ماما مسکرا کر بولی۔

www.novelsclubb.com

"جی آنٹی۔"شفق مسکرا کر بولی۔

"ماما آپ کی لاڈلی کا ایک عدد شوہر بھی پائے جاتے ہیں جن کی انہیں ضرورت پر سکتی ہے تو کیا خیال ہے انہیں بھی کہیں کمرے میں ارجیسٹ کر دیں۔"عاقب جو شام سے شفق کا خود اگنور کرنا نوٹ کر رہا تھا۔آخر اپنا حصہ ڈال ہی دیا۔شفق تو ماعنوں شرم سے پانی پانی ہو گئی عاقب کی اس قدر بے باکی پر۔

"بدماش نہ ستاؤ میری بچی کو۔"راحب کی ماما شفق کا سرخ چہرہ دیکھ کر عاقب سے بولیں۔جو خود بڑی دلچسپی سے اس کے تاثرات نوٹ کر رہا تھا۔

"چاچی مجھ معصوم نے کہاں کچھ کہا ہے آپ کی بچی کو میں تو بس اتنا کہہ رہا ہوں کے جب اپنی بچی کی رخصتی کروا ہی چکی ہیں تو طریقہ سے کریں،سامان کے ساتھ میری امانت بھی میرے کمرے میں شفٹ کر دیں۔"عاقب نے پھر ایک پھلجھڑی چھوڑی۔شفق کا من کیا کی اسکے منہ پر پلاسٹر لگا دے جسے نہ اپنے سے چھوٹوں موجود ہونے سے فرق پر رہا تھا نہ بڑوں کے۔

"شیطان آج بچی خاموش ہے تو تم اسکا فائدہ اٹھا رہے ہو۔"

"فائدہ میری خاموشی کا اٹھایا جا رہا ہے وہ بھی تین سال سے،اور ویسے بھی ماما آپ کی بچی خاموش رہتی نہیں کروا دیتی ہے لوگوں کو ابھی بھی دیکھیں کتنے پیار سے دیکھ رہی ہے۔"عاقب شفق کی گھوریوں کی طرف سب کو متوجہ کرنا چاہا۔

"اچھا اب اسے اور پریشان نہ کرو،اور بیٹا اگر تھک گئی ہیں تو سو جائیں جلدی جا کر بھئی ہم تو چلے۔"راحب کی ماما عاقب کی ماما کے ساتھ وہاں سے چلی گئیں۔اب صرف ینگ پارٹی وہاں بیٹھی تھی۔

"بھائی آپ کو نہیں لگتا لوگوں کی ایسی جولی حرکات کرنے کے لیئے پینتیس سال عمر کافی زیادہ ہے؟۔"شفق نے بھی اب حساب برابر کرنا چاہا۔

"دیکھوں ثاقب کہ دو لوگوں سے کی پرسنل پروار نہ کرے،بلکہ میں نے جس مدع پر بات کی ہے اگر ہمت ہے تو اس پر بحث کرے،اور اگر میری عمر کی لوگوں کو اتنی ہی فکر ہو رہی ہے تو لوگوں کو بتاؤ کے دادو کے اکورڈنگ میرے ابھی تک کم از کم دو

بچے ہونے چاہیئے تھے اور یہاں منکوحہ ہی ہاتھ نہیں آرہی۔" عاقب نے منہ ٹیڑھا کر کے کہا۔ کوئی پیغامات تب پہونچاتا جب انہیں ہاں سننے سے فرصت ہو۔ البتہ شفق کا دل کیا کی کاش اسکے پاس پلاسٹر ہوتا۔

"بھائی آپ بھی ان سے کہہ دیں لوگوں کو ان سے بحث کرنے میں کوئی دلچسپی ہی نہیں ہے سو فری میں منہ نا لگیں۔" شفق بھی دوسری طرف منہ موڑتے ہوئے بولی۔

"بہن کے بھائی تم بھی لوگوں کو بتا دو لگنا تو میں نے اسی منہ ہے، چاہے جو ہو جائے۔" عاقب بھی ڈھیٹ پن سے بولا۔

"ویسے آپ لوگوں کو نہیں لگتا آپ دونوں ہمیں مفت میں بیچ میں لا رہے ہیں۔" ثاقب نے ہنستے ہوئے پوچھا۔

"بیچ میں لانا کون کافر چاہتا ہے، لیکن یہ ظالم سماج ہے کی خود ہی آجاتے ہیں۔" عاقب بڑبڑایا۔

"بھائی اب مجھے بھی لگتا ہے کی آپ کافی جولی ہو گئے ہیں۔ثاقب نے اسکی بڑبڑاہٹ سن کر اپنے خیال کا اظہار کیا۔جبکہ وہ جانتا تھا عاقب یہ ساری حرکتیں صرف شفق کو اس فیس سے نکالنے کیلئے کر رہا ہے۔

"اس میں بھی میری غلطی نہیں ہے،اب لوگوں کو معصوم شریف سنجیدہ سا عاقب حیدر برداشت نہیں ہو رہا تو میں کیا کر سکتا ہوں سوائے اپنا فلیور بدلنے کے۔کیوں مسز سہی کہا نا؟"عاقب نے ایک آنکھ دبا کر اسے پہلے سے گھور رہی شفق کو اور تپایا۔

"میری غلطی یہ ہے کی میں یہاں بیٹھی ہوں میں جا رہی ہوں۔"شفق پیر پٹکتے ہوئے وہاں سے جانے لگی۔

"ارے ارے کہاں جا رہی ہیں،جانِ عاقب محفل کے رنگ لوٹ کر۔Xعاقب اسکے سامنے کھڑے ہوتے ہوئے پوچھا آنکھوں میں ہنوز شرارت تیر رہی تھی۔

"بھائی میں بتا رہی ہوں میں نے ان کا سر پھاڑ دینا ہے، مجھے یہاں آنا ہی نہیں چاہیئے تھا۔ شفق روہانسی ہوئی اتنے لوگوں کی موجودگی میں عاقب کی اس قدر بے باکی پر۔

"شفی تم جاؤ، بھائی کیوں پریشان کر رہے ہیں یار بچی کو؟۔"ثاقب شفق کو بھیج کر خود عاقب کو لیکر واپس صوفے پر بیٹھا۔

"ایک تو تم لوگ اسے بچی نہ کہو اس لیئے وہ مجھے عمر کا طعنہ دے گئی ہے، اور ویسے بھی میں بچی کو نہیں بچی مجھے پریشان کر رہی ہے وہ تین سال سے،" عاقب مصنوعی روعب سے بولا۔

"بھائی آپ کو لگتا ہے کی ایسے ہم شفی کو ان سوچوں سے باہر نکال پائینگے۔"ثاقب نے اب سنجیدگی سے پوچھا۔

"اتنے لوگوں میں ہم اسے اتنا موقع ہی نہیں دینگے کی وہ ماضی میں جا کر خود کو ہلقان کرے۔" عاقب بولتا ہوا وہاں سے اٹھ کر اپنے کمرے کی طرف چل دیا۔ کیونکہ اب اس کا وہاں کام ہو چکا تھا۔

عاقب اپنے کمرے میں آ کر فریش ہو کر جیسے ہی کھڑکی بند کرنے بڑھا اسے گارڈن میں کوئی بیٹھا نظر آیا۔ بس ایک منٹ میں وہ پہچان گیا کی وہ کون ہے۔ کھڑکی کھلی چھوڑ کر ہی وہ دروازہ کی طرف بڑھا تھا۔

"تم یہاں کیا کر رہی ہو؟"

"ککک۔۔ کچھ نہیں بس ٹھنڈی ہوا لینے آئی تھی۔" شفق اچانک اپنے خیالوں سے نکلنے پر گڑبڑا گئی تھی۔ عاقب اسے پھر اداس اور سنجیدہ دیکھ بینچ پر اسے پاس ہی بیٹھ گیا۔

"نیند نہیں آ رہی؟ کل کی کانفرنس کی وجہ سے پریشان ہو؟" عاقب نے کافی نرمی سے سوال کیا تھا۔

"آپ کو کیسے پتا چلا۔"شفق نے حیرانی سے پوچھا۔عاقب اسکو جواب دئے بغیر اسکے قریب ہو کر اپنے بازو پھیلائے۔

"زیادہ پھیلنے کی ضرورت نہیں ہے،آپ جانتے ہیں کی ہمارے بیچ ایسا کچھ نہیں،کل میں ہوش میں نہیں تھی وہ الگ بات ہے۔"شفق فوراً اسکا حصار توڑ کر الگ ہوئی۔عاقب نے صرف ایک سرد سانس خارج کی پھر اسکے سامنے کھڑا ہو گیا جو پھر سے جنگلی بلی بنی ہوئی تھی۔وہی سنجیدگی وہی بے نیازی وہی سرد انداز۔

"ہر وقت جنگلی بلی بننے کی ضرورت نہیں ہے،کیا جب تک یہ کیس چل رہا ہے ہم اپنے درمیان کی تلخیوں کو اگنور نہیں کر سکتے ؟۔Xعاقب اسے زبردستی اپنے ساتھ دوبارہ بینچ پر بیٹھاتے ہوئے بولا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں! اگر صارم شہباز نے میرے وجود کو بیکھیرا ہے تو توڑا تو عاقب حیدر نے بھی ہے۔" شفق اسکا ہاتھ ہٹاتے ہوئے بولی جسے عاقب نے دوبارہ جما دیا۔ پھر اسکے سر کو اپنے کاندھے پر رکھاتے ہوئے بولا۔

"بس آنکھیں بند کرو اور ڈیپ بریتھ لو ان شاءاللہ کل کی کانفرنس میں تم بہت اچھا پرفارم کرو گی میں بھی وہیں رہونگا تمہارے بالکل پہلو میں کھڑا۔" شفق کے دل میں کیا سمائی کے وہ بھی خاموشی سے آنکھیں بند کر گئی۔ کیونکہ اسے بھی ابھی سکون چاہیئے جو عاقب کے کاندھے پر سر رکھنے سے مل رہا تھا۔ عاقب نے اپنے دوسرے ہاتھ سے اسکے بالوں میں انگلیاں چلانی شروع کر دی تھی۔ کچھ دیر میں وہ نیند کی وادیوں میں اتر چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

"میری جنگلی بلی۔" عاقب اسے گود میں اٹھاتا اسے پیشانی پر لب رکھتے ہوئے بڑبڑایا۔

عاقب شفق کو اٹھائے اسکے زیر استعمال کمرے کی طرف بڑھ گیا تھا۔ کمرے کے باہر رک کر پیر کی مدد سے احتیاط سے بنا آواز پیدا کئے دروازہ کھولا۔ پھر اسے لیکر بیڈ کی طرف بڑھ گیا۔ بیڈ پر ایک پیر کو موڑ کر رکھتے ہوئے کسی کانچ کی گڑیاء کی طرح اسے لٹایا تھا۔ لیکن اسکے گردن کے نیچے موجود ہاتھ نرم تکیہ میں وہیں دب گیا تھا۔ نکالنے کوشش کرنے پر شفق میڈم مزاہمت کے طور پر تھوڑا کسمسائی تھی۔ پھر عاقب کی ہتھیلی کو اپنے دونوں ہاتھوں میں دبوچ کر واپس نیند کی وادیوں میں اتر گئی۔

"یہ سہی ہے جناب جاگتے پر تو ایک نظر تک نہیں ڈالا جاتا ملکہ عالیہ سے اور نیند میں عنایتیں کر کے مجھ معصوم کی پریشانی بڑھا رہی ہیں۔" عاقب اسکی معصوم شکل دیکھ بڑبڑاتے ہوئے ہاتھ نکالنے کا ارادہ ترک کرتا اسکی پیشانی پر لب رکھتا بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر آنکھیں بند کر گیا۔ کچھ تھکن کا کمال تھا کچھ شفق کی قربت کا کے جلد ہی نیند اس پر مہربان ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

ہاتھ میں درد کی وجہ سے صبح عاقب کی آنکھ کھلی تھی۔اسکا ہاتھ ابھی بھی شفق کے سر کے نیچے ہی تھا جو رات بھر ایک ہی پوزیشن میں رہنے کی وجہ سے اکڑ گیا تھا۔اس نے احتیاط ہاتھ نکالنا چاہا کی شفق کی آنکھ کھل گئی۔وہ اپنی آنکھیں پٹپٹا کر اسے دیکھنے لگی پھر حواس بحال ہوتے ہی ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی۔

"چیخ مت مارنا۔" عاقب اسکا کھلتا منہ دیکھ کر پہلے ہی خبردار کیا۔پھر اپنا ہاتھ جھٹکنے لگا۔

"لیکن۔لیکن آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟" شفق نے اپنا دوپٹہ درست کرتے ہوئے پوچھا۔

"تارے گن رہا تھا تمہارے روم کی کھڑکی سے اچھے سے نظر آتا ہے آسمان،وہ دراصل تم رات میں آدھے ہی گن کر سو گئی تھی نہ تو میں نے سوچا کیوں نہ میں پورا کر دوں۔" عاقب ہاتھ دائیں بائیں ہلاتا مکمل سنجیدگی سے بولا۔

"آپ کو مجھے جگا دینا چاہیئے تھا ناں۔" شفق اسے بار بار ہاتھ جھٹکتا دیکھ کر شرمندہ ہوئی۔

"معصوم بچوں کی طرح گہری نیند میں سو رہی تھی تم کیسے جگا دیتا۔" عاقب اپنی نرم گرم نظروں سے اسے پگھلاتے ہوئے جذبات سے چور لہجے میں بولا۔

"اچھا اب آپ جائیں اس سے پہلے کوئی آپ کو دیکھے۔" شفق کو اچانک خیال آیا کی عاقب اسکے روم میں ہے۔

"دیکھنے دو ڈرتا تھوڑی ہوں میں۔" عاقب دوبارہ بیڈ پر ریلکس ہو کر بیٹھ گیا۔

"واٹ! آپ نہیں ڈرتے ہونگے لیکن میں ڈرتی ہوں کسی نے آپ کو اس کمرے سے نکلتے دیکھ لیا تو کیا ہوگا۔" شفق پریشانی سے بولی۔ کل کی بات الگ تھی لیکن آج تو وہ حیدر مینشن میں تھے۔ عاقب ایک جھٹکے سے اسے اپنی جگہ سے کھڑا ہوا اور دوسرے ہی لمحے شفق کو کھینچ کر اپنے بازوں کی گرفت لیا۔ پھر

اسکے چہرے پر آئی لٹوں کو کان کے پیچھے کرتے ہوئے محبت سے گندے لہجے میں گویا ہوا۔

"اُپر کا چامبر خالی ہے جو ڈر رہی ہو شوہر ہوں میں آپ کا محترمہ اور رہی بات کسی کے دیکھنے کے بعد کیا ہونے کی تو۔اگر کزن پلٹن میں سے کسی نے دیکھا تو مطلب ہم دونوں کی خیر نہیں اور اگر بڑوں میں سے کسی نے دیکھا تو۔" عاقب نے سسپینس پیدا کرنا چاہا۔

"تو؟" شفق اسکی قربت بھلائے سوال کیا۔عاقب اسکی بات پر اپنی مسکراہٹ ضبط کرتا سنجیدگی سے بولا۔

"تو ہم ناشتہ کے بعد میٹنگ کے بجائے شوپینگ پر جا رہے ہونگے اور لنچ کے بعد کانفرینس کے بجائے میں تمہیں بیوٹی پارلر ڈراپ کر رہا ہونگا،اور رات میں ہمارے ولیمہ کے فنگشن کے بعد تم خود ہی میرے کمرے میں شفٹ کر دی جاؤ گی۔اور۔۔۔۔"

"بسسس!۔"شفق اسکا حصار توڑتی سرخ چہرا لیئے اسے دور ہوئی۔جبکہ عاقب ہنس ہنس کے لال ہو رہا تھا۔

"افففف! میں نے سوچ بھی کیسے لیا کی آپ سیدھی بات کریں گے،اب جائیں یہاں سے۔"شفق اپنے آپ پر ماتم کرتی دروازہ کی طرف اشارہ کیا۔

"یقین مانیں جانِ عاقب جس دن سیدھے بات کرنا شروع کر دیا نا سب سے زیادہ پرو بلم آپ ہی کو ہونی ہے۔"عاقب ایک آنکھ دبا کے بولا۔

"کیا مطلب؟"شفق نے الجھ کے پوچھا۔

"کچھ مطلب الگ طریقوں سے سمجھائے جاتے ہیں اگر میں نے ان پر عمل کیا تو آپ نے جنگلی بلی والے روپ میں آجانا ہے اس لیئے۔۔۔"

"تیار ہو کر ناشتہ پر آجائیں۔دس بجے ہماری وکیل صاحب اور اے۔یس۔پی کامران کے ساتھ میٹنگ ہے اور لنچ کے بعد کانفرینس۔سو گیٹ ریڈی۔"عاقب

اسکا گال تھپتھپاتا ہوا دروازہ کی طرف بڑھ گیا۔ شفق ابھی مڑنے ہی والی تھی کے عاقب دوبارہ اسے اپنی طرف گھماتا اس کے چہرے پر جھکا۔ پھر اسے چھوڑتے ہوئے دروازہ کی طرف دوڑ لگا دی۔

"وہ کیا ہے نا مجھے صبح صبح بیڈ ٹی کی عادت ہے آج نہیں ملی تو شہد سہی لیکن یقین مانو میرا دن بن گیا۔" عاقب ایک آنکھ دباتا دروازہ سے غائب ہوا۔ جبکہ شفق وہیں بت بنی کھڑی تھی۔

یہ ایک بڑے سے حال ک. منظر تھا جہاں چاروں طرف الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیاء کے لوگ جمع تھے۔ عاقب نے سڑک کے بجائے پریس کانفرنس کے لیئے ایک فنکشن حال بک کیا تھا۔ جس کا لائو ٹیلی کاسٹ دکھایا جا رہا تھا۔ وہ سب چھوٹے سے سٹیج نما جگہ پر کھڑے تھے۔

"سب سے پہلے تو میں آپ سب کا شکریہ ادا کرنا چاہونگی کہ آپ لوگ یہاں ہمارے بلانے پر آئے ہیں۔X شفق میڈیا کو مخاطب کرتی ہوئی بولی۔وہ کتنی ہمت جمع کر کے یہاں سب کے سامنے کھڑی تھی یہ وہی جانتی تھی۔اسکے بالکل سائیڈ پر عاقب کھڑا تھا۔جبکہ وکیل صاحب اور پولیس کے کچھ نمائندے تھوڑے پیچھے کھڑے تھے۔

"ہمارا آپ لوگوں کو تکلیف دینے کا مقصد صرف اپنی بات کہنی ہے،اور یہ بات ہم پہلے ہی آپ پر واضح کر چکے ہیں کی ہم آپ کے سوال کا کوئی جواب نہیں دینگے، کیونکہ ہم یہاں اناؤنس کرنے آئے ہیں کانفرنس کیلئے نہیں سو،میرا خیال ہے کی آپ لوگ تعاون کریں گے۔"شفق کچھ دیر کو رک کر پھر سے گہرے سانس لینے لگی تھی عاقب نے اسکے کاندھے پر ہاتھ رکھا۔جیسے بولنے کا حوصلہ دے رہا ہو۔

"میں شفق ابراز۔۔۔میں نے سومیہ مڈر اینڈ ریپ کیس دوبارہ سٹارٹ کیا ہے، کیونکہ یہ کیس اب میں لڑونگی اپنے وکیل کے ساتھ۔"شفق نے بہت

www.novelsclubb.com

بڑا دھماکا کیا تھا۔ سارے میڈیا کے نمائندوں میں ہلچل سی پیدا ہو گئی تھی۔ لائو ٹیلی کاسٹ ہونے کی وجہ سے دیکھنے والے لوگ بھی سبھی حرکت میں آ گئے تھے۔

میڈم لیکن آپ ہیں کون؟

آپ ایسا کیوں کرنا چاہتی ہے؟

میڈم کیا آپ انکی کوئی رشتہ دار ہیں؟

میڈم کیا آپ کو کوئی ثبوت ہاتھ لگا ہے؟

سب نے مل کر سوالوں کی بوچھاڑ کر دی تھی۔ سب کے اتنے سوال دیکھ کر شفق زور سے عاقب کا ہاتھ دباتی دو قدم پیچھے ہوئی تھی چہرے پر خوف کے سایہ لہرانے لگے۔ عاقب جو ایک گھنٹہ ریسٹ روم میں بیٹھ کر اسے پر سکون کرتا سمجھاتا رہا تھا سب ملیا میٹ ہو گیا تھا۔ عاقب نے اسکے گرد اپنا بازو پھیلاتے ہوئے وکیل صاحب کو اشارہ کیا۔

www.novelsclubb.com

"دیکھیں آپ لوگ انہیں بولنے دیں، ہم آپ لوگوں کو پہلے ہی بتا چکے ہیں کی ہم آپ لوگوں کو کچھ معلومات ہی فراہم کریں گے کیونکہ ہمارا یہاں آپ کو بلانے کا اصل مقصد یہ اناؤنسمینٹ ہے نا کہ اینٹرویو دینے۔ سو پلز کوپریٹ کریں۔" وکیل صاحب تحمل سے بولے۔

"مس ابراز پلز۔ بی کام۔ آپ کر سکتی ہیں۔" وکیل صاھب اسکی طرف آتے دھیمی آواز میں بولے۔ شفق نے صرف اثبات میں گردن ہلایا پھر دو قدم آگے ہوئی۔

"میں شفق ابراز اس کیس کی چشمدید گواہ ہوں، چوبیس مئی کی رات ساڑھے دس بجے سومیہ میری آنکھوں کے سامنے یونی پارکنگ سے کیڈنیپ ہوئی تھی، پھر اسے نئی آبادی میں لیجایا گیا تھا۔ اور باقی کی جرائم وہیں سرانجام پائے تھے۔ اسکے بعد میں ملک سے باہر چلی گئی تھی، اب آپ کا سوال ہوگا کی میں اتنے سال کہاں تھی۔ اور اب کیوں تو۔؟ میں اتنا بڑا قصہ یہاں کھڑے ہو کر نہیں سنا سکتی اور نہ ہی

www.novelsclubb.com

میری ہسٹری اتنی امپورٹنٹ ہے یہاں پر۔"شفق خود اعتمادی سے بولی۔اسکا ہاتھ ابھی بھی عاقب کے ہاتھ میں تھا جسے وہ مسلسل سہلائے جا رہا تھا۔

"یہاں پر کچھ امپورٹنٹ ہے تو وہ ہے سومیہ وہ لڑکی جو اس سٹیٹ کی سیکنڈ ٹاپر تھی ملک کا خوبصورت مستقبل تھی، لیکن شرمندگی کی بات تو یہ ہے جس رات اسے اسکی کامیابی کا اعزاز ملا اسی رات اسکی عزت پامال کی گئی،اور تین دن بعد اسکی لاوارث لاش اسی میڈل کے ساتھ سڑک کنارے ابتر حالت میں پائی گئی کیا ہم لوگوں کے لیۓ ڈوب مرنے کی بات نہیں ہے۔"شفق کی بات پر ہر سننے والے کے رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے۔

"ہم یہاں آپ لوگوں سے اپیل کرنے ریکویسٹ کرنے بالکل نہیں آئے ہیں،نہ ہی ہم یہ کہہ رہے ہیں کے آپ ریالی نکالیں سٹیٹس لگائیں دھرنا دیں۔کیونکہ یہ ہر کیس میں یہی ہوتا ہے اور پندرہ دن یا زیادہ سے زیادہ ایک مہینے تک یہ سب چلتا ہے اسکے بعد آپ تو خاموش ہو جاتے ہیں۔"شفق نے آنکھیں بند کر کے حلق

www.novelsclubb.com

ترکیا۔وہ بہت بہترین مقرر تھی لیکن آج بات بات پر اس کی سانس پھول رہی تھی

۔

"لیکن اس ماں کی سسکیوں کا کیا جو اپنی بیٹی کے انصاف نا ملنے پر راتوں کی خاموشی کی چیرتی ہے،اس باپ کے کاندھے س. اٹھتی درد کی اس ٹیس کا کیا جس نے اپنی گڑیاء کا جنازہ انہیں کاندھوں پر اٹھایا جس پر وہ بچپن میں اسے اٹھا کر کھیلایا کرتا تھا،اس بھائی کا کیا جس ن. اپنے بہن کے ڈولی اٹھانے کے ارمان کو خون کے آنسوں کے ساتھ اسکے جنازہ پر پورا کیا؟میری سمجھ نہیں آرہا میں کس کس کا درد دکھ آپ لوگوں کے آگے بیاں کروں۔"شفق کے گلا رندھ گیا تھا لیکن اس نے ہار نہیں مانی۔دیکھنے والوں سے لے کر کئی رپوٹرس تک کے آنکھوں کر کونے بھیگ چکے تھے۔عاقب نے اب اسے ہاتھ کے بجائے کندھوں سے تھام رکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میں آپ مردوں سے سوال کرتی ہوں۔اب وہ اپنے آنسوں صاف کرتی دوبارہ آگے ہوئے تھی۔اس کے اندر کی وہ شفق جاگ چکی تھی۔جو جب بولنے پر آتی تو لوگ سانس تک لینا بھول جاتے تھے۔

"آپ کو اس دنیاں میں لا کر اس کی رنگینیوں سے آشنا کرانے والی ماں کون ہے؟ایک عورت،آپ کو سپر مین کہکر خود میں خاص ہونے کا احساس دلانے والی بیٹی کون ہے؟ایک عورت،آپ کو اپنا محافظ لقب دے کر انوکھے احساس سے دوچار کرانے والی بہن کون ہے؟ایک عورت،آپ کے ہر قدم پر ساتھ دینے والی ہر دکھ سکھ میں آپ کو میں ہوں نہ کہنے والی بیوی کون ہے؟ایک عورت،مگر افسوس اس دنیاں کو آ. باد کرنے والی عورت ہی آج غیر محفوظ ہے۔اور اسکی حد تو یہ ہے کی ہماری اس خوبصورت دنیاں میں آٹھ مہینے کی معصوم جان تک ان درندوں کی درندگی سے محفوظ نہیں ہے۔"

www.novelsclubb.com

"اب ایک بار آپ لوگ اپنے گریبان میں جھانک کر مجھے بتائیں کیا آپ لوگ ایک بیٹا باپ بھائی شوہر ہونے کا فرض پورا کر پا رہے ہیں، کیا صرف آپ کی خون کے رشتہ میں آنے والی عورتیں ہی آپ کی زمداری ہے ؟۔ کیا انہیں کی حفاظت اپکا فرض ہے ؟ شفق نے سب پر ایک نظر ڈالی جہاں سب کی نظریں جھکی ہوئی تھی۔

"اگر آپ لوگوں کا جواب ہاں ہے تو اپنا سر اٹھایں اور اپنی ماں بہن بیٹی بیوی کے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہیں کی ہاں صرف آپ کی خونی رشتہ میں آنے والی عورتیں ہی آپ کی زمداری ہے انہیں کی حفاظت آپ پر فرض ہے۔ تو یقین مانیں میں شفق ابراز آپ سے وعدہ کرتی ہوں کی اپنی آخری سانس تک اکیلی کیس لڑتی رہو نگی دوبارہ آپ لوگوں سے کوئی سوال نہیں ہو گا۔"

www.novelsclubb.com

لیکن اگر آپ ہر بہو بیٹی کی حفاظت کو اپنا فرض مانتے ہیں تو میرے ساتھ اس وقت تک کھڑے رہیں جب تک آپ کی بہن آپ کی بیٹی سومیہ کو انصاف نہیں مل جاتا کیونکہ اس بار ہمیں کورٹ سے تاریخ کے بعد تاریخ نہیں چاہیئے بلکہ انصاف

چاہیئے وہ بھی ایک ہفتہ کے اندر۔ کیا آپ میرے ساتھ
کھڑے رہنے کے لیئے تیار ہیں۔ شفق نے جوش سے چلا کے پوچھا۔ جواب اس
سے زیادہ پر جوشی سے آیا تھا۔

"میم لیکن مجرم کون ہے؟ یہ صرف ہم نہیں پوری دنیاں جاننا چاہتی ہے۔" ایک
رپوٹر نے پوچھا۔

"صارم شہباز خان شہباز انڈسٹریز کے ایک لوتے وارث۔" شفق نے نفرت
سے نام لیا۔ کچھ دیر وکیل صاحب سے بات کرنے کے کے بعد وہ لوگ وہاں سے
نکل چکے تھے۔ کچھ دیر میں یہ نیوز جنگل میں آگ کی طرح پھیل چکی تھی۔ ہزاروں
کی تعداد میں لوگوں نے خان ویلا کا گھیراؤ کر لیا تھا۔ اور سب کا مطالبہ یہی تھا کی
صارم کو انکے حوالے کیا جائے۔ لیکن پولیس کے اسپیشیل فورس کی
مدد سے پولیس اسے وہاں سے لے کر نکلنے میں کامیاب ہو گئی تھی۔

---

www.novelsclubb.com

حیدر مینشن کے سبھی افراڈنر کے بعد بڑے سے حال میں لگے LED پر نیوز دیکھ رہے تھے کچھ دیر پہلے ہی شفق کی فیملی وہاں سے رخصت ہوئی تھی۔۔ جہاں ہر چینل پر سومیہ کیس اور شفق کی سپیچ کا ہی دھوم تھا۔ ہر چینل کے ریپوٹر آج تک کی نئ خبر کہتے وہی خبر سنا رہے تھے کوئی عوام پھیلی غم و غصہ کے بارے میں بتا رہا تھا تو کوئی شہباز انڈسٹریس کی دھجیاں اڑا رہا تھا

اور اس سب میں سب سے زیادہ ذکر شفق کا ہی ہو رہا تھا۔ سبھی شفق کی تعریف کرتے نہیں تھک رہے تھے۔ جبکہ شفق ایک کونے میں گم سم بیٹھی تھی۔ جب سے وہ لوگ کانفرینس سے نکلے تھے شفق ایسے ہی خاموش اور گم سم تھی۔

وہ کچھ دیر وہیں بیٹھی رہی۔ پھر آرام کا بہانہ بناتی اپنے کمرے میں چلی گئی۔ کچھ دیر بعد ہی سب نے اپنے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئے آج گھر میں عجیب سوگوریت کا ماحول تھا سب اپنی اپنی جگہ خاموش تھے۔ عاقب ایک نظر شفق کے روم کے بند دروازہ پر ڈالتا دادو کے روم کی طرف بڑھ گیا۔

www.novelsclubb.com

"اسلام علیکم دادو۔" عاقب دادو کے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے ان کے سر کا بوسہ لیا۔ بدلہ میں دادو نے بھی اسکی پیشانی چومی جس پر پریشانی کے ان گنت لکیریں تھی۔

"کیا ہوا بچے پریشان ہو؟"

"نہیں دادو ایسی کوئی بات نہیں۔" عاقب اپنے گردن پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا۔ اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کے دادو سے بات کیسے کرے۔

"کیس کی وجہ سے پریشان ہو؟ دیکھو بچے اگر تم ہی ایسے پریشان ہو جاؤ گے تو شفی کو کون سنبھالے گا، دیکھا نہ آج وہ کتنی گم سم تھی۔" دادو عاقب وہی ہاتھ پکڑتی ہوئی بولی۔

"میں کیس کی وجہ سے پریشان نہیں ہوں دادو بلکہ شفی کو لیکر پریشان ہوں، اس لئے آپ سے اجازت لینے آیا ہوں"۔ بے چینی اسکے ہر ہر انداز سے جھلک رہی تھی۔

"کیسی اجازت بچے؟"

"دادو آپ جانتی ہیں ناں دو دن بعد کی فرسٹ ہیرنگ کی ڈیٹ اناؤنس ہوئی ہے۔"

"یہ تو اچھی بات ہے نابیٹا کی کیس پر جلد کاروائی ہو رہی ہے اس میں پریشان ہونے والی کیا بات ہے؟۔"۔دادو نے الجھ کے پوچھا۔

"ہاں دادو میں بھی وہی کہہ رہا ہوں۔"عاقب ہاتھ مسلتے ہوئے بولا۔اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کی اپنا مدعا کیسے بیاں کرے۔

"پھر؟"

"الینہ اور الفشہ اپنے بچوں کے ساتھ بزی ہے،زوفی اور المزہ تو نیند کی دیوانی ہے ابھی تک سو چکی ہو نگی۔اور۔۔۔"

"بس کر جاؤ عاقب۔"دادو اسکی بات کاٹ کر جھلا کر بولیں۔

www.novelsclubb.com

"اب وہ بات کرو جو تم کرنے آئے تھے جلدی۔" دادو اسکی تمہید باندھنے سے تنگ آکر درشتگی سے اسے مدعا پر آنے کو کہا۔

"دادو اج شفی بہت پریشان ہے کچھ دوبارہ سومیہ کے کیس پر چل رہی ڈسکیشن کی وجہ سے کچھ دو دن بعد ہو رہی کیس کی سنوائی کی وجہ سے دادو ہم سب جانتے ہیں وہ بہت بہادر ہے، لیکن دادو ہے تو ایک لڑکی ہی ناں یہ سب بہت مشکل ہے اسکے لیئے۔اس لیئے میں۔۔۔" عاقب نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔

"اس لیئے؟"

"دادو اگر آ۔۔آپ کی۔پرمیشن ہو تو میں شفی کے کمرے۔۔۔میں سٹے۔۔کرلوں۔۔صرف۔۔۔۔صرف شفی کا خیال رکھنے کے لیئے دادو اگر وہ ٹھیک سے سو نہیں پائی تو پھر آگے بہت پرو بلم ہو سکتی ہے۔آپ سمجھ رہی ہے ناں ۔" عاقب نے اپنی بات مکمل کر کے دادو کی طرف دیکھا۔

"ہاں۔" دادو نے اثبات میں سر ہلایا۔

"دادو سچ میں میں صرف اسی لیئے۔"

"عاقب تمہیں اتنی صفائیاں دینے کی ضرورت نہیں ہے بیوی ہے وہ تمہاری اسکا خیال رکھنا تم پر فرض ہے۔اور مجھے خوشی ہے کی تم شفی کی اتنی پرواہ کرتے ہو۔اب جاؤ۔"دادو نے مسکرا کر دروازہ کی طرف اشارہ کیا۔

"سچی دادو۔"عاقب نے بے یقینی سے انہیں دیکھا۔

"جاؤ بچے۔ساتھ لائٹ بند کرتے ہوئے جانا۔"

جی جی۔عاقب فوراً لائٹ بند کرتا کمرے سے نکل گیا مبادہ دادو روک ہی نا لے ایک تو پہلے وہ شفق کو پریشان دیکھ پریشان تھا اس لیئے اسکے پاس جانے میں اور دیر نہیں کر سکتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"افففف دادو نے تو آسانی سے اجازت دے دی اب اس جنگلی بلی کو کیسے سمجھاونگا۔"وہ شفق کے روم کے باہر کھڑا بڑبڑایا۔

پانچ منٹ ہو چکے تھے. عاقب کو اپنی چھوٹی آفت جواب جنگلی بلی کے تازہ ترین نام سے جانی جاتی تھی اسکے کمرے کے باہر کھڑے ہوئے لیکن سمجھ نہیں آرہا تھا کی اندر کیسے جائے کیونکہ رات کے گیارہ بج رہے تھے۔اگر اس نے اسے دیکھ کر چیخ ماردی تو بیچارہ کہیں کا نہیں رہے گا۔

کچھ دیر سوچنے کے بعد عاقب سرد سانس فضاء میں خارج کرتا کرویا مروک. میشن پر نکل پرا۔آہستہ سے دروازہ کھول کر محتاط انداز میں دبے قدموں اندر داخل ہوا تھا۔جہاں خالی کمرے نے عاقب کو ویلکم کیا تھا۔البتہ ڈریسنگ روم سے ہیر ڈرایر کی آواز آرہی تھی۔جس کا مطلب تھا کی وہ ابھی باتھ لیکر آئی ہے اور اب بال سکھارہی ہے۔عاقب سر اپر کر کے خدا شکر ادا کرتا صوفے پر بیٹھ کر فون نکال لیا۔

شفق سومیہ کے کیس پر چل رہے چرچے کو لیکر بہت زیادہ ڈپریسڈ تھی پھر سے وہی باتیں دہرائی جارہی تھی۔لوگوں کے ہزاروں منہ اور ہزاروں باتیں تھی۔اب

www.novelsclubb.com

شفق حقیقت کیا تھی اور کیسی تھی وہ کس کس کو بتا کر منہ بند کرتی۔اپر سے کیس کی سنوائی کی تاریخ نے اسے مزید پریشان کر دیا تھا۔میڈیا کے لوگوں کو سوال پوچھنے اور گہرائی تک جانے سے تو انہوں نے روک دیا۔لیکن عدالت اور وکیل کو کون کچھ کہہ سکتا تھا۔سب سے بڑی پرو بلم تھا وہ ویڈیو جس کے بارے میں سوچ کر ہی اسکا دم گھٹتا تھا۔ان ہی پریشانیوں اور سوچوں میں گھری وہ مامالوگوں سے بھی سرسری سا ملی تھی اور جب گھٹن بڑھنے لگی تو کمرے میں آگئی تھی۔اکر کچھ دیر ماؤف ہوتے دماغ کے ساتھ بیٹھی رہی پھر خود کو کچھ پر سکون کرنے کے غرض سے باتھ لینے چلی گئی۔

"آپ۔۔۔آپ یہاں کیسے آئے۔"شفق جیسے ہی ڈریسنگ روم سے باہر آئی عاقب کو دیکھ کر اپنی جگہ پر ساکت ہوئی۔

"دروازے سے آیا، کیونکہ مجھے آپ کے ساتھ بہت سارا جینا ہے کھڑکی سے آکر مرنا تھوڑی نا تھا۔"وہ فون سے نظر ہٹائے بغیر بولا۔

www.novelsclubb.com

"افففف آج کل یہ آدمی ایک پل کے لیئے مجھے اکیلا نہیں چھوڑ سکتا۔"شفق بڑبڑائی۔ان تین دنوں سے عاقب اسکی پرچھائی ہی بن گیا تھا۔ہر وقت ہر پل ہر جگہ سایہ کی طرح اسکے ساتھ رہتا جیسے اسکے لیئے بس یہی ایک کام رہ گیا ہو۔

"کچھ کہا؟Xعاقب فون سے نظر ہٹاتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں!پوچھنا یہ تھا کی آپ رات کے گیارہ بجے میرے کمرے میں کس خوشی میں تشریف فرما ہیں؟"شفق نے بالکل اسکے آگے کھڑے ہو کر سنجیدگی سے پوچھا۔

"سونے کے لیئے۔"جواب کافی عام انداز میں آیا تھا۔

"واٹ!۔"شفق کو تو گویا کرنٹ ہی لگ گیا۔اس نے بے یقینی سے عاقب کو دیکھا کی شائد اسکے سننے میں غلطی ہو گئی ہو۔لیکن ادھر کی سنجیدگی بتا رہی تھی کے یہ سچ ہے۔

"اااآپ!۔"شفق کے تو کچھ سمجھ ہی نہیں آیا کیا کہے۔

"ہاں ہاں۔اب تم کہو گی کسی نے دیکھ لیا تو کوئی جان گیا تو لوگ کیا کہنگے لوگ کیا سمجھنگے۔تو میں تمہیں پہلے ہی بتادوں میں دادو کی اجازت لے کر آیا ہوں اور دادو نے خود کہا ہے کی میں یہاں تمہارے پاس سٹے کر سکتا ہوں۔"عاقب نے اسکی بات بیچ میں کاٹ کر نہایت ہی سادگی سے سب بتایا تھا جیسے کوئی بات ہی نا ہو۔شفق کا تو صدمہ سے منہ ہی کھل گیا تھا۔

"منہ بند کرو مکھی تو نہیں لیکن ہوا کے کھانے کی نلی میں جانے کی وجہ سے اچھو کا لگ سکتا ہے۔اور جلدی سے اکر سو جاؤ۔"عاقب بیڈ پر بیٹھ کر تکیہ ٹھیک کرتے ہوئے اسے بھی آنے کی دعوت دی۔

"اآپ کو شرم نہیں آئی دادو سے ایسی بات کرتے ہوئے۔"

www.novelsclubb.com

"میں نے کونسا دادو کو ہنی مون سویٹ بک کرا کر دینے کے لیئے کہ دیا تھا جو مجھے شرم آتی۔"عاقب نے بیڈ شیٹ ٹھیک کرتے ہوئے پلٹ کے اسے دیکھا پھر دوبارہ اپنے کام کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے مزید گویا ہوا۔

"اب آؤ بھی دیکھو وقت بہت ہو رہا ہے جبکہ ڈاکٹر نے تمہیں کم از کم آٹھ گھنٹے کی نیند لے نے کی تاکید کی ہے۔" عاقب دونوں طرف سے بیڈ شیٹ ٹھیک کرنے کے بعد اسے دیکھا جو سرخ چہرا لیئے اسے گھور رہی تھی۔ عاقب نفی میں سر ہلاتا واپس بیڈ پر بیٹھ گیا۔

"دیکھو اس وقت اس کیس کو لیکر تم کتنا ڈیپریسڈ ہو یہ سبھی بہت اچھے سے جانتے ہیں۔ جب گھر میں اتنا ٹینشن کا ماحول بن گیا ہے۔ ہر سننے جاننے والا اتنا پریشان اور ڈیپریسڈ ہے۔ پھر تم تو اس سب کو آنکھوں سے دیکھا تمہاری ذہنی حالت کیا ہو گی۔ کیا ہم لوگ نہیں سمجھ سکتے۔ اس لیئے کسی بات کا ٹینشن لیئے بغیر سکون سے سو جاؤ دادو نے خود مجھے یہاں بھیجا ہے صرف تمہارا خیال رکھنے کے لیئے۔ چلو اب اچھے بچوں کی طرح اکر لیٹو۔" عاقب نے وضاحت دینا ضروری سمجھا تھا۔ اب سب کلیئر تو ہو گیا تھا لیکن اس شرم و حیا اور جھجھک کا کیا جائے جس نے اسے اپنی جگہ پر جما دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"عاقب حیدر کوئی کمزور مرد نہیں ہے۔" عاقب اسکی پریشانی سمجھتے ہوئے دوبارہ گویا ہوا۔

"بھلے ہی میں تم سے محبت کرتا ہوں۔اور بے شک خدا نے ہمارے درمیان ایک ایسا رشتہ رکھا ہے جو ہمارے بیچ کوئی حد بندی کا قائل نہیں۔لیکن عاقب حیدر نے اپنے لیے کچھ حدیں بنائی ہے جو شفق ابراز کی اجازت کے بغیر وہ کبھی پار نہیں کرے گا۔اس لیئے بھروسہ رکھو۔اتنے بھروسہ کے قابل تو شائد میں ہوں ہی۔" عاقب نے سنجیدگی سے اسے دیکھا جو اپنی جگہ پر کھڑی ہاتھ مڑوڑ رہی تھی۔

"خیر اگر تمہیں مجھ پر اتنا اعتبار بھی نہیں تو میں چلتا ہوں۔" عاقب اسے اپنی جگہ سے ابھی بھی نا ہلتا دیکھ کر بیڈ سے اپنا فون اٹھانے لگا۔

www.novelsclubb.com

"ننن۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔ایسی۔۔ بات ہے۔" شفق فوراً بیڈ کے قریب آئی۔وہ اسکا محرم تھا اس سے زیادہ وہ کس پر بھروسہ کر سکتی تھی۔اور آج اگر وہ اتنی پر سکون تھی تو وہ عاقب کے ساتھ کی وجہ سے تھی۔وہ اسکا سائباں تھا۔

"گڈ تم ایک بار سو جاؤ میں پھر صوفے پر چلا جاؤنگا۔" عاقب اسکے بیڈ پر اتے ہی اپنے گود میں کشن رکھ کر سر رکھنے کا اشارہ کرتے ہوئے بولا۔جس پر وہ کچھ جھجھک کے ساتھ سر رکھ گئی تھی۔ساتھ آنکھیں بھی بند کر لیا تھا۔نجانے کیا تھا یہ شخص جب بھی پاس ہوتا ڈھیروں سکون دے جاتا تھا۔

"اب ساری باتوں خیالوں کو سائیڈ پر رکھ کر صرف میری تمہارے سر میں چل رہی انگلیوں کی حرکت پر دھیان دو۔" عاقب اسکے ہلکے نم بالوں میں نرمی سے انگلیاں چلاتے ہوئے بولا۔جس پر شفق نے فوراً عمل کیا تھا۔اسکی انگلیوں کی حرکت اعصاب پر ایک سکون سا برپا کر رہی تھی۔جیسے ساری پریشانی سارے تھکن ان انگلیوں کی پوروں میں جذب ہو رہا ہو۔پھر کچھ ہی دیر میں وہ نیند

www.novelsclubb.com

کی وادیوں میں اتر چکی تھی۔عاقب اسکی گہری نیند کا یقین کرتا آہستہ سے اسکا سر پیلو پر رکھ کر اسکے نم بالوں پر اپنے لب رکھتا صوفے پر چلا گیا۔

آج کیس کی فرسٹ ہیرنگ تھی جو آدھے گھنٹے سے زیادہ نہیں چل سکی تھی۔صارم کٹہرے میں کسی مجسمہ کی طرح کھڑا تھا نا اس نے کسی کی طرف دیکھا تھا نا ہی کوئی بات کی تھی بس خاموشی سے کھڑا تھا بنا حس و حرکت۔جس پر پولیس کا کہنا تھا کی صارم کا دو دن سے یہی حال ہے اس نے دو دن سے کچھ کھایا پیا بھی نہیں۔جیسے اسکے وکیل نے جواز بنا کر کورٹ کی کاروائی رکوادی تھی۔اور وہ لوگ خالی لوٹ گئے تھے۔

www.novelsclubb.com

ابھی سب ڈنر کر کے بیٹھے تھے۔جب عاقب کے ماما کا دھیان شفق کے سونے کان اور انگوٹھی سے خالی بائیں ہاتھ کی تیسری انگلی پر گئی تھی۔جو وہ کئی دنوں سے نوٹ کر رہی تھیں۔

"شفی بیٹا آپ سے کچھ پوچھوں غلط ناں سمجھئے گا۔" عاقب کی ماما اسکے قریب بیٹھتے ہوئے بولیں۔ان کے ایسے تمہید باندھنے پر حال میں اچانک مکمل خاموشی چھا گئی تھی۔ شفق نے ایک نظر دوسرے صوفے پر بیٹھے عاقب کو دیکھا۔آج کل وہ اسکی ہر مرض کی دوا بن گیا تھا۔ہر مسئلہ کا حل۔اس دن وہ اسے ایسے بچوں جیسا ٹریٹ کر رہا تھا کی وہ بات پر اسے ہی دیکھتی۔عاقب نے اسے آنکھوں سے اشارہ کیا۔

"جی آنٹی پوچھیں۔"

"بیٹا میں نے بہت دنوں سے نوٹ کیا ہے کی آپ نے اپنے نکاح کی نشانیاں اتار دی ہے۔کیوں نہیں پہن رہی ہیں آپ۔ کہیں وہ آپ کو اولڈ فشن تو نہیں لگ رہے۔اگر ایسا ہے تو آپ عاقب کے ساتھ جا کر کچھ اور لے آئیں۔لیکن اس طرح سہاگن کے سونے کان اچھے نہیں لگتے۔" شفق کو کہیں برا نا لگ جائے اس لئے انہوں نے پوری وضاحت دے ڈالی تھی۔

www.novelsclubb.com

"نہیں آنٹی ایسی بات نہیں ہے، وہ تو میرے پاس ہے ہی نہیں۔X شفق گڑبڑا کر بولی۔

"کیا مطلب آپ کے پاس نہیں ہے؟" آنٹی نے الجھ کے پوچھا۔ جس پر ثاقب عاقب الینہ اور شفق نے ایک دوسرے کو دیکھا تھا۔

"کیا ہوا بیٹا؟" انہوں نے چاروں کو الجھا دیکھ کر پھر سے پوچھا۔

"آنٹی مطلب وہ میرے پاس نہیں بلکہ انکے پاس ہے۔"۔ شفق عاقب طرف اشارہ کرتے ہوئے سارا ملبہ عاقب پر ڈال دیا۔اب سب کی نظروں کا مرکز عاقب تھا۔جو ہونق شکل لیئے کوئی ٹھوس جواز ڈھونڈ رہا تھا۔

"عاقب شفق کی جیولری تمہارے پاس کیا کر رہی ہے؟"۔اب انکا رخ عاقب کی طرف تھا۔جو شفق کو کھا جانے والی نظروں سے گھور رہا تھا۔پھر دماغ میں کچھ کلک ہوتے ہی چہرے پر شریر مسکراہٹ نے جگہ لی وہ اٹھ کر شفق کے صوفے کے سائیڈ پر بیٹھتا گویا ہوا۔

"ماما میری کوئی غلطی نہیں ہے جانے سے پہلے یہ خود میرے آفس آئیں تھی اور میرے ہاتھوں میں دونوں چیزیں رکھ کر کہا کی۔۔۔۔۔"عاقب نے اسکی طرف دیکھا جس کے چہرے کی ہوائیاں اڑ رہی تھی۔

"کہا کی میں بہت ہی کوئی پھوہڑ قسم کی لڑکی ہوں، آپ پلز پلز پلزز یہ دونوں چیزیں اپنے پاس محفوظ رکھیں ورنہ میں کہیں گم کر دونگی، آنٹی لوگوں نے اتنے پیار سے دیا ہے اور پھر میں اپنے نکاح کی پہلی نشانی کو کھونے کا رسک نہیں لے سکتی، اور بہت کچھ کہا تھا وہ سب پر سنل ہے شیر نہیں کر سکتا۔"عاقب اداکاری میں شفق کو بھی پیچھے چھوڑتا ہوا بولا۔الینہ اور ثاقب تو اسکی اداکاری پر داد دئے بغیر نہیں رہ سکے تھے۔اور شفق اسکی اس قدر صفائی سے بولے گئے جھوٹ پر پیچ وتاب کھا کر رہ گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"دیکھیں اب کیسے گھور رہی ہے آپ کے بیٹے کو ایسی ہی بیویاں ہوتی ہے ماما جو اپنے شوہر کی شکایت اسی کے ماں سے لگا کر اسکے کان کھینچواتی ہے۔وہ تو اللہ کا لاکھ لاکھ

شکر ہے کی مجھے ان کے قول لفظ بالفظ یاد ہے ورنہ مجھ معصوم کی تو اتنے بھائی بہنوں کے سامنے بے عزتی ہو جانی تھی۔" عاقب معصوم چہرہ بنا کر بولا لیکن آخر میں شرارت سے شفق کو آنکھ مارنا نہیں بھولا تھا۔

"بچی ہے ہو جاتا ہے، اس لیئے تم بچی کو طعنہ نہ دو ذمیداری پڑے گی تو خود ہی سمجھ جائے گی۔ اب جا کر ٹاپس اور انگوٹھی لیکر اؤ۔" عاقب کی ماما شفق کی گھوریوں کو اسکی خفگی کے زمرے میں لیتی ہوئی عاقب کو جھاڑ پلائی۔ وہ سب کے سامنے منہ ٹیڑھا کرتا جبکہ دل ہی دل میں خوش ہوتا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

"یہ لئیں ماما۔" عاقب لال رنگ کی پیکٹ اپنی ماما کی طرف بڑھائی۔

"مجھے کیا دیر ہے ہو شفق کو دو بلکہ پہنا دو۔" انہوں نے ایک اور مشورہ دیا۔ جہاں شفق کی ہوائیاں اڑی تھی وہیں عاقب کی باچھیں کھل گئی تھی۔

"جیسا آپ کہیں۔" وہ فوراً شفق کی طرف بڑھا۔

"ننن۔۔۔ نہیں۔۔آنٹی میں یہ نہیں پہن سکتی۔"شفق کا چہرا۔سرخ ہوا تھا شرم سے یا اس دن کی تذلیل سے اسکا اندازہ لگانا مشکل تھا۔

"کیوں بیٹا؟"

وہ۔۔وہ۔۔آنٹی آج کل ویسے بھی میرے کورٹ کچہریوں کے دوڑے لگ رہے ہیں۔ کہیں گم نا ہو جائے۔"اب شفق انہیں کیا بتاتی کی وہ خود ان چیزوں کو اتار کر نا پہننے کا عہد کر بیٹھی ہے۔

"کوئی بات نہیں بیٹا جانا ہو گا تو گھر بیٹھے بھی گم ہو جائے گا آپ پریشان نج ہوں، عاقب تم کمرے میں جا کر پہنا دو، اور سب اب جا کے سونے کی تیاری کریں رات بہت ہو چکی ہے۔"آنٹی کے اسرار پر شفق کو مجبوراً اٹھنا ہی پڑا تھا۔پھر وہ خاموشی سے اپنے کمرے میں چلی گئی پیچھے عاقب بھی ساتھ ہی داخل ہوا تھا۔

"کیا تم ہمارے رشتہ ایک کو موقع نہیں دے سکتی؟"عاقب نے اسکے پیچھے کھڑے ہوتے ہوئے سنجیدگی سے پوچھا لیکن وہ خاموش رہی۔

"صرف ایک موقع دو میں تمہیں اس دن کی ایک ایک چیز کلیئر کر دونگا اگر پھر بھی یقین ناں آئے تو میں تمہیں اس دن کی سی سی ٹی وی فوٹیج تک دکھا سکتا ہوں۔" عاقب اسکی خاموشی پر بے چین ہوتا اسکے سامنے اکر بولا۔

"ضرورت نہیں ہے، اگر آپ اس دن غلط ہوتے تو شائد آج سومیہ کا نہیں شفق کا کیس چل رہا ہوتا۔" شفق نے بہت گہرا جواب دیا تھا۔ جو عاقب کو اندر تک سرشار کر گیا تھا۔

"تو میں کیا سمجھوں؟"

"آپ بس اتنا سمجھیں کے یہ ٹاپس اور رنگ میرے ہاتھوں میں رکھ کر کھلے دروازہ سے نکل کر اپنے کمرے کی راہ لئیں۔ میں آج اکیلے سو سکتی ہوں۔" شفق اسکے خوشی سے تمتماتے چہرے کو نظر انداز کرتی دروازہ کی طرف اشارہ کیا

"کمرے سے تو میں نہیں جاؤنگا۔ ہاں یہ سب تم خود پہن لو۔" عاقب بھی دنیاں کا آخری ڈھیٹ تھا۔

"شفق نفی میں سر ہلاتی واشروم میں چلی گئی۔جب بحث بے کار تھی تو کرنے کا کیا فائدہ۔پھر اسکے نکلتے ہی عاقب کل کی طرح کچھ ہی دیر میں اسے سلا کر صوفے پر چلا گیا تھا۔

یہ عدالت کے باہر کا منظر ہے جہاں چاروں طرف لوگوں کا ہجوم تھا۔عاقب شفق اور وکیل صاحب ایک سائیڈ پر پریشانی سے کھڑے تھے۔

"دو سنوائیاں ہو چکی ہے لیکن صارم کی خاموشی اور جمود نہیں ٹوٹا ہے۔اگر آج بھی ایسا کچھ ہوا تو اب اس کیس کو لمبی تاریخ دے دی جائے گی یا پھر صارم کو ذہنی مریض قرار دیتے ہوئے علاج کی مہلت دی جائے گی۔اور دونوں ہی صورتوں میں کیس کی فائل پر دھول جمنے کر چانسیس ہیں۔کیونکہ اسکے بعد ہماری بے حس عوام بھی سب بھلا کر خاموش ہو جائے گی۔اور ہمارے ساتھ دینے

والے دوسرے لوگ بھی۔" وکیل صاحب

ادھر سے ادھر چکر کاٹتے ہوئے پریشانی سے انہیں سب بتا رہے تھے۔

"تو آپ کامران سے کیوں نہیں کہتے کی کچھ سٹینڈ لے اسکا منہ کھلوائے۔" عاقب کی بات پر وکیل صاحب نے طنزیہ نظروں سے اسے دیکھا۔ جبکہ شفق بلکل خاموش تھی۔

"ہنہ! کامران۔ کامران کیا کر سکتا ہے حیدر صاحب جتنا اس کے بس میں ہے وہ کر رہا ہے لیکن اسکے اپر بھی بہت سے لوگ ہیں۔ کئی سیاسی لوگ تو کئی اسی کے ڈیپارٹمنٹ کا اعلیٰ عہدیدار جو پبلکلی نہیں لیکن سیکریٹلی شہباز خان کی مدد کر رہے ہیں اور کامران کو کچھ نا کرنے کے لیئے پریشرائیز بھی۔ یہ وہی لوگ ہیں جو عوام کے آگے سومیہ کے ہمدرد بنتے ہیں اور صارم کو سخت سے سخت سزا سنانے کی کورٹ سے اپیل کرتے ہیں۔ اور اندر ہی اندر صارم کے باپ

www.novelsclubb.com

کے پیسوں پر عیش کرتے ہیں اسکے آگے کتّے کی طرح دم ہلاتے ہیں۔" وکیل صاحب نے نفرت سے کہا تھا۔

"وکیل صاحب آج ایسا نہیں ہو گا آج صارم منہ بھی کھولے گا اور اپنا جرم بھی قبول کرے گا۔ آپ بس دیکھتے جائیں۔" شفق اتنی دیر میں پہلی بار بولی تھی۔ لیکن انداز اور آواز میں بلا کی سنجیدگی اور یقین تھا۔

"یہ آپ اتنے یقین کے ساتھ کیسے کہہ سکتی ہیں؟" وکیل صاحب نے اسکا پر عزم چہرا دیکھ کر پوچھا۔ البتہ عاقب کی خاموش نظریں اسکے چہرے پر کچھ ڈھونڈھ رہی تھی۔

"آپ کو یاد ہے جب میں نے آپ کو یہ بتایا تھا کی صارم کا اصل ٹارگیٹ میں تھی تو آپ کا ردعمل کیا تھا اس بات پر۔" شفق نے عاقب سے پوچھا۔ جس پر عاقب کی آنکھیں دوبارہ رنگ بدلنے لگی تھی۔

"دنیا کا کوئی بھی مرد اپنے آنکھوں کے سامنے اپنے جسم کا دو ٹکروں میں بٹنا برداشت کر سکتا ہے لیکن اپنی عزت پر ایک میلی نگاہ برداشت نہیں کر سکتا۔اور اتنا تو میں صارم شہباز کو جانتی ہی ہوں۔ چلیں ہمیں کورٹ روم میں پہونچنے کے لیئے لیٹ ہو رہی ہے۔"شفق انہیں گول مول سا جواب دے کر خود کورٹ روم میں داخل ہو گئی تھی۔وہ دونوں بھی الجھے الجھے اسکے پیچھے ہی اندر داخل ہوئے تھے۔جو بھی تھا ایک بات تو کلئیر تھی آج صارم ہر حال میں اپنا منہ کھولنے والا تھا۔

"مس ابراز آپ نے کہا کی آپ اس حادثہ کی چشمدید گواہ ہیں کیا میں درست ہوں؟"

جی! شفق نے ایک لفظی جواب دیا یہ وہ سوال تھا جو صارم کا وکیل اس آج تیسری بار پوچھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"پائنٹ ٹو بی نوٹیڈ مائی لوڈ۔" وکیل صاحب جج صاحب سے مخاطب ہوئے۔ پھر شفق کی طرف دیکھتے ہوئے گویا ہوئے۔

"اگر آپ وہاں موجود تھی سب اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا تو پھر آپ نے سومیہ کو بچایا کیوں نہیں۔ یا پھر میرے کلائینٹ جس پر آپ نے ریپ کا الزام لگایا ہے اس کو رنگے ہاتھوں پولیس کے حوالے کیوں نہیں کیا؟ یہ وہ سوال ہے جو آپ کانفرینس میں بھی گول کر گئیں تھیں۔" وکیل کی بات شفق نے کٹہرے کے پائے پر اپنے ہاتھوں کی گرفت مظبوط کی تھی۔ ایسے سوالوں سے ہی تو وہ ڈرتی تھی۔

"مائی لوڈ وکیل صاحب میرے کلائینٹ کو ڈرانے کی کوشش کر رہے ہیں۔" شفق کے وکیل صاحب کھڑے ہوئے تھے۔

www.novelsclubb.com

"میں نے صرف سوال کیا ہے وکیل صاحب، ڈرایا تو آپ لوگوں نے ہے اپنے بے بنیاد کیس سے میرے کلائینٹ کو جس کی وجہ سے وہ پندرہ دن سے ڈیپریشن میں ہے آپ لوگ کہتے ہیں کی آپ کے پاس وڈیو ریکارڈ ہے اگر ہے تو کہاں ہے؟ آپ

لوگوں نے پورے عوام میں یہ بات پھیلادی ہے کی صارم شہباز ریپسٹ ہے لیکن ان کے سوالوں کے جواب دینے سے انکار کر دیا کیوں؟ چلیں مان لیا صارم شہباز غلط ہے اور ان پر لگے الزام سہی۔" صارم کا وکیل نے اب اپنا پینترا بدلہ۔اب وہ شفق کی طرف متوجہ ہوا۔

"شفق ابراز نے تین سال بعد اس کیس کی فائل دوبارہ کھلوائی بہت اچھا کیا، لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کی جب آپ کو سومیہ کو انصاف ہی دلانا تھا۔میرے کلائینٹ کو سزا ہی دلانی تھی تو اب کیوں؟ یہ نیک کام اپ تین سال پہلے بھی انجام دے سکتی تھیں۔" وکیل مکاری سے بولا۔ جس پر شفق نے افسوس بھری نظر اٹھا کے اس مکار وکیل کو دیکھا جس کی زبان نہیں پیسہ بول رہا تھا۔لیکن شفق بھی شفق تھی۔

www.novelsclubb.com

"اچھا سوال ہے۔" شفق وکیل کے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولی جس پر وکیل مکاری سے مسکرایا تھا اس کے مطابق وہ شفق کو الجھا چکا تھا۔

"چلیں وکیل صاحب کچھ وقت کے لیئے آپ فرض کریں کے آپ آپ نہیں شفق ابراز ہیں۔ایک ایسی لڑکی جس نے اپنی زندگی میں صرف مرد کا ایک ہی روپ دیکھا ہے عزت محبت دینے والا۔پھر اچانک وہ مرد کے دوسرے روپ سے روبرو ہوتی ہے درندگی بے حس عزت پامال کرنے والے روپ سے وہ بھی ایسی جگہ جہاں وہ اپنی مدد کے لیئے کسی کو فون کر کے بلا تک نہیں سکتی اور سونے پر سہاگا اسے یہ بات پتا چلے کی وہاں پر اس درندہ کا اصل شکار وہ تھی نا کہ وہ دوسری لڑکی ۔تو کیا آپ میں تب اتنی ہمت ہوتی کے اس لڑکی کی جا کر مدد کرتے یا پھر دنیاں کے آگے آکر ایک لڑکی ہو کر دوسری لڑکی لٹی عزت کی کہانی سناتے یا سٹینڈ لیتے؟۔"وکیل صاحب جو شفق کو گھمانے چلے تھے تھے اسکے اس قدر کانفیڈنٹ سے کیئے گئے سوال پر خود چکرا کے رہ گئے تھے۔

"آپ۔۔آپ اصل سوال کو پھر گول کر رہیں ہیں۔"وکیل صاحب گڑبڑا کے بولے یہ لڑکی ان کے سوچ سے زیادہ شاتر تھی۔

www.novelsclubb.com

"جی نہیں میں آپ کے سوال کو گھما نہیں رہی بلکہ آپ کے لیئے آسانی پیدا کر رہی ہوں۔" وکیل صاحب خاموش ہوئے تھے۔

"وکیل صاحب پیسے سے اس دنیاں میں ہر چیز خریدی جا سکتی ہے ماسوائے ایک عورت کی لٹی ہوئی عزت کے۔آپ بھی کسی ماں کے بیٹے ہیں کسی بہن کے بھائی کسی بیوی کے شوہر تو کسی بیٹی کے باپ۔تو بس کچھ پل کے لیئے سومیہ کی جگہ اپنے بہن بیٹی کو رکھ کے دیکھیں اور پھر سوچیں کی کیا تب بھی آپ اس سوال کو اہمیت دیتے کی تین سال بعد کیوں پہلے کیوں نہیں؟۔۔"شفق نے طنزیہ نظروں سے وکیل کو دیکھا جن کی نظریں جھکی ہوئی تھی۔

"اینڈ صارم شہباز آپ۔" اب وہ اپنے عین مقابل کے کٹہرے میں کھڑے صارم کو نفرت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے مخاطب کیا تھا۔

"آپ اپنی خاموشی اور اس جمود سے کیا کرنا چاہتے ہیں اس کیس کو ڈراپ کرنا۔باقی دوسرے ریپ کیسیس کی طرح ردی کے پیپر میں تبدیل کرنا تو۔شوق سے کریں

جہاں اتنے معصوموں کو انصاف نہیں ملا ہے وہاں ایک سومیہ بھی سہی۔"شفق نے اسے دیکھا جس کے جسم میں تھوری حرکت ہوئی تھی۔مطلب اسکا پلان کام کر رہا تھا۔

"لیکن اس خدا کے انصاف کو یاد رکھئے گا۔اور اسکا انصاف یہی ہے وہ بندے کو اس وقت تک اپنے پاس نہیں بلاتا جب تک اسے اسکے کی ئے کی سزا دنیاں میں ہی نادے لے۔پتا ہے اس رب کے نظام میں ہر گناہ کی سزا اسی طرح دیا جاتا بس وہ کردار بدل دیتا ہے۔۔آج آپ نے کسی کے گھر کی عزت کو کسی کی بیٹی کی عزت کو پامال کیا ہے کل کوئی آپ کی عزت کو آپ کی بیٹی کی عزت کو پامال کرے گا۔مقافاتِ عمل خدا کا سب سے خوبصورت نظام ہے۔آج سومیہ ہے کل سومیہ کی جگہ آپ کی بیٹی ہو گی۔"شفق کا آخری جملہ تیر کی طرح جا کر صارم کے دل پر پیوست ہوا تھا۔جس سے وہ بلبلا اٹھا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں!" صارم کی چیخ اچانک خاموش کورٹ روم کی فضاء میں گونج اٹھی تھی۔ شفق نے فاتحانہ نظروں سے صارم کے وکیل کو پھر عاقب اور اپنے وکیل صاحب کو دیکھا تھا۔ جہاں سب اسے ہی فاتحانہ نظروں سے دیکھ رہے تھے جو کام کوئی نہیں کر پایا تھا وہ شفق نے چند منٹ میں سرانجام دے دیا تھا۔ پھر صارم نے اپنی بات کا آغاز کیا تھا۔

"میں صارم شہباز خان سونے کا چمچہ منہ میں لیکر پیدا ہوا تھا۔ کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو مجھے نا ملی ہو دولت شہرت محبت سب میرے قدموں میں تھی۔ میرے منہ سے نکلنے سے پہلے میری خواہش پوری کی جاتی تھی۔ میں جس چیز کی طرف نگاہ کر دیتا وہ میرا ہو جاتا تھا۔ لوگ مجھ سے دوستی کرنے کے لیئے ترستے تھے۔ لیکن میں ہر کسی کو منہ نہیں لگاتا لیکن۔۔۔۔" صارم نے نظر اٹھا کے دوسرے کٹہرے میں کھڑی شفق پر نظر ڈالی جس کی آنکھوں میں اسکے لیئے صرف نفرت تھی

www.novelsclubb.com

بے انتہا کی نفرت۔ صارم نے کرب سے آنکھیں میچ کر رخ پھیر گیا۔ وہ ان آنکھوں میں اپنے لیئے محبت جذبات دیکھنا چاہتا تھا لیکن قسمت۔

"آپ اپنی بات جاری رکھیں۔" وکیل صاحب نے صارم کو خاموش دیکھ کر کہا۔

"پھر میں انٹر کالج میں گیا تھا وہاں پر بھی مجھے وہی امپوٹینس ملی تھی جو صارم شہباز کو ہمیشہ ملتی آئی تھی سب کی رشک اور حسد بھری نظریں۔ جو مجھے بہت عزیز تھی۔ لیکن ایک اور ایسا وجود بھی ملا تھا جس نے مجھے اپنی بے نیازی اور لاپرواہ انداز سے اپنے طرف متوجہ کیا تھا۔"

"میں صارم شہباز خود چل کر ان کے پاس گیا تھا دوستی کا ہاتھ ملانے لیکن انہوں نے یہ کہکر میرا ہاتھ جھٹک دیا کی وہ لڑکوں سے دوستی نہیں کرتی۔ میں نے بھی ہار نہیں مانی تھی دو سال تک مسلسل ٹرائی کرتا رہا۔ پھر ہماری فیرویل والے دن میں نے پورے کالج کی موجودگی میں انکا ہاتھ پکڑا کر اپنی اس آفر کا جواب مانگا تھا۔ اور وہ اسی ہاتھ کو گھما کر میرے گال پر جواب دے گئی تھی" صارم دائیں گال پر ہاتھ

رکھتا خوبصورتی سے مسکرایا جیسے وہ لمس محسوس کر رہا ہو۔ جبکہ عاقب نے ضبط سے مٹھیاں بھینچ لی تھی۔

"میرے دوستوں نے کہا کی مجھے اپنے گال پر پڑے تھپڑ اور اس تذلیل کا شفق ابراز سے بدلہ لینا چاہیئے۔ تب میرے منہ سے غیر ارادی طور پر نکلا تھا محبت میں کیسا بدلہ۔ میں اور میرے دوست ان الفاظ پر حیران تھے۔ لیکن پھر بعد میں میں نے خود سے اعتراف کیا ہاں میں شفق ابراز سے محبت کرتا ہوں۔"

"تمہاری ہمت کیسے بکواس کرنے کی۔" عاقب طیش کے عالم میں اپنی جگہ سے کھڑا ہوا تھا۔ آنکھوں سرخ انگار ہو رہی تھی۔ ثاقب اور باقی لوگوں نے مشکل سے اسے قابو کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ عدالت کی کاروائی میں دخل اندازی کر رہے ہیں۔ پلز آپ اپنی جگہ پر بیٹھ جائیں۔" جج صاحب کی آواز پر عاقب ضبط کرتا دوبارہ اپنی جگہ پر بیٹھ گیا تھا۔

"پھر میں اپنے ماما کے پاس گیا تھا مجھے جو چیز پسند آجاتی وہ میری ہو جایا کرتی تھی۔ پھر یہ تو میری محبت کا معملا تھا کیسے چپ رہتا۔ لیکن ماما کو بتانے پر انہوں نے اسے میرا ایچپنا اور اٹریکشن کا نام دیا۔ پھر میرے زیادہ فورس کرنے پر یہ کہکر انکار کر دیا کی وہ عام لڑکی کو اپنی بہو نہیں بنا سکتی۔ انہیں ایک بہو نہیں ٹپیکل ہائی سوسائٹی کی عورتوں کی طرح ایک شو پیس چاہیئے تھی ایک ماڈل جس کا وہ اپنے سرکل میں شواوف کر سکے۔" صارم نے نفرت سے اپنی ماں کے طرف دیکھا تھا جو اپنی نم چہرے کے ساتھ نظریں جھکا گئی تھی۔

"لیکن میں بھی انہی کا بیٹا تھا کیسے پیچھے ہٹ جاتا۔ میں تین سال تک انہیں اپنی محبت کا یقین دلاتا رہا تھا۔ اور جب ہمارے فائنل ائیر ریزلٹ آوٹ ہوا اور میری سٹیٹس کانشیس ماما نے جگہ جگہ شفق ابراز کی بینر پر لگے فوٹوز دیکھے تب انہیں لگا کی ہاں اب وہ اپنی بہو کا شواوف کر سکتی ہیں تب وہ میرا رشتہ لیکر ان کے گھر گئی

www.novelsclubb.com

تھی۔جہاں سے انکار کے ساتھ یہ جواز بھی آیا کی مس شفق کا رشتہ وہ پہلے طئے کر چکے ہیں۔"

"یہ خبر سن کر میرا خون کھول اٹھا تھا میری محبت کسی کی کیسے ہو سکتی تھی۔شائد میں کوئی غلط قدم ناں بھی اٹھاتا اپنے اندر کے اس ابال پر قابو بھی پالیتا لیکن تبھی مجھے پتا لگا کی ان لوگوں نے جھوٹ کہا ہے وہ لوگ میری محبت کو پہلے ہی کسی اور کے نام کر چکے ہیں۔تو آپ لوگ بتایں کیسے میں برداشت کرتا ہاں کیسے کرتا میں برداشت ؟۔"صارم جنونی انداز میں چلایا کے بولا۔شفق ڈر کے دو قدم پیچھے ہوئی تھی۔ڈر و خوف کی وجہ کانپتے ہوئے آنسوں بھری نظروں سے وہ عاقب کو دیکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

عاقب نے وکیل صاحب کو کچھ اشارہ کیا پھر اجازت ملتے ہی وہ کٹہرے میں شفق کے گرد بازو حائل کرتا کھڑا ہو گیا تھا۔صارم نے نفرت سے یہ نظارہ دیکھا پھر اپنی بات جاری رکھتے ہوئے بولا۔

"میں نے سوچا تھا کوئی عام آدمی ہو گا ڈرا دھکا کر میں مس شفق کو اس سے چھین لونگا لیکن میرا منصوبہ اس وقت دھرا کا دھرا رہ گیا جب مجھے پتا چلا کی ان کا نکاح عاقب حیدر سے ہوا ہے دی بزنس ٹائیکون عاقب حیدر۔"اس نے نفرت سے چبا چبا کر عاقب کا نام لیا۔

"یہ جاننے کے بعد میں نے اپنا دوسرا پلان بنایا مس شفق کو کیڈنیپ کرنے کا۔اور میرا خدا گواہ ہے میں کسی کی بھی قسم اٹھا سکتا ہوں میرا انہیں کوئی نقصان پہونچانا تو بہت دوڑ کی بات ہے ان پر میلی نظر ڈالنے تک کا کوئی ارادہ نہیں تھا میں تو صرف انہیں دو دن تک اپنے پاس رکھ کر باہر یہ خبر پھیلانا چاہتا تھا کی حیدر انڈسٹریس کی بڑی بہو عاقب حیدر کی منکوحہ دو دن سے گھر سے غائب ہے اور اسکے بعد کیا ہوتا عزت کے نام پر ان کی طلاق ہو جاتی اور بدنامی کے ڈر سے وہ میری نام لکھ دی جاتی۔"صارم کی بات پر جہاں کورٹ روم میں چہ مگوئیاں شروع ہوئی تھی وہیں عاقب کی گرفت شفق کے بازوں پر اور مظبوط ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"پھر آپ نے سومیہ کے ساتھ وہ سب کیوں کیا؟" وکیل صاحب نے سرخ آنکھوں سے اسے دیکھا۔

"سومیہ۔ سومیہ میرے پلان میں کہیں تھی ہی نہیں لیکن اس نے میرے پورے پلان پر پانی پھیر دیا تھا۔ میرے ہاتھوں میں آئی میری محبت بس اسکی ایک غلطی کی وجہ دور ہو گئی تھی وہ بھی ہمیشہ ہمشہ کے لیئے۔ کیسے برداشت کرتا میں۔ میں پاگل ہو گیا تھا۔ غصہ اور بدلہ کی آگ اس حد تک سر چڑھ گیا تھا کی سہی اور غلط فرق ہی بھول گیا۔ اور جب ہوش آیا تو سب ختم ہو چکا تھا۔" صارم اضطرابی انداز میں بالوں کو مٹھی میں جکڑتے ہوئے بولا۔

"تو کیا سومیہ کا قتل آپ نے نہیں کیا؟"

www.novelsclubb.com

"سومیہ کو میں نے ہی مروایا تھا۔" صارم نے نظریں جھکا کر کہا۔

"جج صاحب میں ہر سزا کے لیئے تیار ہوں۔ کیونکہ مجھے جینے کا کوئی حق نہیں۔ میں نہیں چاہتا میرے کیئے کی سزا ایک بار پھر کوئی عورت بھگتے۔ اپنی محبت کھویا ہے یہی

غم جان لیوا ہے اب اپنی عزت پر آنچ آتا دیکھنے کے لیئے میں زندہ نہیں رہنا چاہتا۔" صارم کے دل پر شفق کی بات نقش ہو گئی تھی۔ صارم کی اسٹیٹ منیٹ ریکارڈ کی گئی تھی۔ البتہ عاقب کے دوست کے پاپا کی مدد سے وہ وڈیو جج صاحب نے اکیلے ہی دیکھا تھا۔ پھر کچھ ہی دیر میں صارم کو 12 سال کی قید بامشقت کی سزا سنائی گئی تھی۔ اور سومیہ کے گھر والوں کو دو کروڑ کا معاوضہ بھی دینے کی ہدایت دی گئی تھی۔ ساتھ ہی پولیس کو اسپیشل ہدایت دی گئی تھی کے وہ ان دو لوگوں کو جلد از جلد عدالت میں پیش کرے جنہوں نے صارم کے کہنے پر سومیہ کا کیڈنیپ اور مڈر کیا تھا۔

---

www.novelsclubb.com

دوپہر کے تین بج رہے تھے۔ شفق لوگ بڑی مشکل سے پولیس سیکیورٹی میں گھر آئے تھے میڈیا کے نمائندے اور لوگوں کا ہجوم انہیں ملنے ہی نہیں دے رہا تھا۔ کیس کے فیصلہ کے بعد ہی شفق کی طبیعت بگڑ گئی تھی۔ اس لیئے عاقب نے

واپسی کیلئے پولیس کی مدد لی تھی۔کچھ وقت پہلے سومیہ کے گھر والے وکیل صاحب کے ہم راہ حیدر مینشن آئے تھے۔جہاں شفق پر ایک اور انکشاف ہوا تھا کی وکیل صاحب اصل میں سومیہ کے کزن اور منگیتر تھے۔پھر شفق نے رو رو کر سومیہ کے گھر والوں سے اپنے ناکردہ گناہ کی مافی مانگی تھی۔جس پر وہ اسکا شکریہ ادا کرتے ڈھیروں دعادے کر رخصت ہو گئے تھے۔

ابھی شفق دادو کے روم میں انکے بیڈ پر انکے گود میں سر رکھے لیٹی ہوئی تھی۔دادو دھیرے دھیرے نرمی سے اسکے بالوں میں انگلیاں چلا رہیں تھیں۔

"کیا ہوا بچے سب تو اللہّ کے کرم سے ٹھیک ہو گیا ہے اب آپ اتنی پریشان اور خاموش کیوں ہیں۔"دادو کافی دیر تک اسکی خاموشی نوٹ کر رہی تھی۔آخر کار پوچھ ہی لیا۔

"ہاں دادو سب ٹھیک ہو گیا ہے لیکن مجھے ایسا محسوس ہو رہا ہے جیسے میرے اندر کچھ خالی ہو گیا۔"شفق اٹھ کے بیٹھتے ہوئے بولی۔

www.novelsclubb.com

"ہوتا ہے بچے جب انسان اپنا مقصد پالے ناں تب اسے ایسی عجیب عجیب فیلنگس آتی ہیں جیسے وہ کوئی نام نہیں دے پاتا ہے۔آپ پریشان ناں ہوں۔ویسے میں نے سوچا ہے کی آج آپ کے ماما بابا لوگوں سے ڈنر پر ہی رخصتی کی تاریخ لے لوں جس سے آپ کا اور گھر کا ماحول تبدیل ہو گا۔دادو تو سکون سے اپنا منصوبہ بتا رہی تھیں۔لیکن شفق کا سکون غارت کر گئیں تھیں۔

"ننن۔۔۔۔۔۔۔نہیں۔دادو۔۔ایسا نا کریے گا پلز۔"شفق انکا ہاتھ پکڑ کے التجائیہ انداز میں بولیں۔

"لیکن کیوں بیٹا؟"

"دادو بس ابھی نہیں۔"شفق نے اپنی بات پر زور دیا۔

"دیکھو بیٹا اسلام میں بچوں کے بالغ ہوتے ہی نکاح کر دینے کا حکم ہے۔اور نکاح کے فوراً بعد رخصتی کر دینی چاہئے۔لیکن تب آپ کی تعلیم کو لیکر ایسا نہیں ہو پایا۔لیکن اب آپ کے انکار کا یقیناً آپ کے پاس کوئی ٹھوس وجہ نہیں ہو گی۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"دادو اس وقت اس سب کے لیئے میں تیار نہیں ہوں۔" شفق نے جواز پیش کیا۔

"بیٹا یہ تو کوئی وجہ ہی نہیں ہوئی۔ آپ کا رشتہ کل تو نہیں بنا ہے تین ساڑھے تین سال ہو چکے ہیں۔ اب تک تو آپ کو اس سب کے لیئے مکمل تیار ہو جانا چاہیئے تھا۔ خیر نہیں ہے تو کوئی بات نہیں ایک بار شادی کی تاریخ طئے ہو جائے سب خود ہی ٹھیک ہو جائے گا۔" آپ پریشان نا ہوں۔ دادو اسکا سر سہلاتی ہوئی بولی تو مجبوراً شفق کو خاموش ہونا پڑا۔

کل تھے آباد پہلو میں میرے

اب ہے غیروں کے محفل میں ڈیرے

میری محفل میں کر کے اندھیرے

اپنی محفل سجائے ہوئے ہیں۔

www.novelsclubb.com

"السلام علیکم۔بیوٹیفل لیڈیز کس چیز کی محفل لگی ہے۔"عاقب شعر پڑھتے ہوئے اندر داخل ہوا تھا۔پھر دادو کو سلام کرتا دادو کے دوسری جانب بیٹھ گیا۔ایک نظر اس پر بھی ڈالی جو نظریں جھکائے بیٹھی تھی۔

"دادو ویسے لوگوں کو اتنا ظالم نہیں ہونا چاہئے نا کی کسی کو اپنا عادی بنادے پھر خود اجنبی بن جائے۔"عاقب نے اسکی بے نیازی دیکھتے ہوئے شکوہ کیا۔جو کورٹ سے واپسی کے بعد اسے دیکھ بھی نہیں رہی تھی۔

"دادو لوگوں کو بھی اپنے قول سے نہیں پھرنا چاہئے ناں۔"شفق نے عاقب کی کیس تک سب بھول جانے والی بات یاد دلائی۔

"دادو کوئی انسان غلطی کرے وہ شرمندہ بھی بلکہ بہت پچھتا بھی رہا ہو۔جبکہ اسنے وہ سب جان بوجھ کر نا کیا ہو بلکہ شدید غصہ کی صورت میں کہیں نا کہیں اسے کھونے کے ڈر سے وہ سب کر گیا ہو۔اسکے بعد وہ خود بہت اذیت سے گزرا ہو۔اور اب وہ دل کی گہرائیوں سے اس سے معافی مانگ رہا ہو۔اپنی غلطی کا ازلہ

کرنے کے لیئے ایک موقع چاہ رہا ہو۔ تو کیا اس انسان کو اسے معاف کر کے ایک موقع نہیں دینا چاہیئے۔" عاقب نے شفق کو دیکھتے ہوئے اپنا مدع بیاں کیا۔

"بالکل کرنا چاہیئے بچے۔ بے شک اللہ نے معاف کرنے والے کا مقام بلند رکھا ہے۔ لیکن انسان کو غصہ سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ غصہ اسلام میں حرام قرار دیا گیا۔ کیونکہ غصہ انسان کی سب سے بڑی کمزوری ہے اور شیطان مردود کی سب سے بڑی طاقت۔ اس کے علاوہ غصہ اور غلط فہمی رشتوں کی سب سے بڑی دشمن ہے۔ اس لیئے انسان کو اپنے نفس پر قابو رکھنا چاہیئے۔" دادو نے رسان سے پوری بات سمجھائی۔ پھر اپنی جگہ سر کھڑی ہو گئیں۔

"آپ دونوں کے درمیان جو غلط فہمی ہے پرو بلم ہے اسے اپنے کمرے جا کر سلجھا لیں۔ کیونکہ میں آپ دونوں کو ساتھ دیکھنا چاہتی ہوں اور آج میں رخصتی کی تاریخ بھی فائنل کرنے والی ہوں۔ شفی بیٹا جاؤ عاقب کے ساتھ۔" دادو نے شفق کو پریشان نظروں سے اپنی طرف دیکھتے ہوئے پا کر اپنی

www.novelsclubb.com

بات پر زور دیتی ہوئی بولیں۔ناچار شفق کو اٹھنا ہی پڑا وہاں سے وہ لوگ سیدھا شفق کے کمرے آ گئے تھے۔

"آپ کو کیا ضرورت تھی دادو کے سامنے اپنا مسئلہ کشمیر رکھنے کی؟۔"شفق عاقب پر چڑھ دوری۔

"بہت ضرورت تھی۔جب تم نے اس دن کہا کی تم مجھے معاف کر چکی ہو پھر آج تمہارے اس رخصتی سے انکار کو میں کیا سمجھتا۔"عاقب نے صوفے پر بیٹھاتے ہوئے کہا۔

"اآپ کو کیسے پتا؟"

"میں دروازہ کے باہر سے سب سن چکا تھا۔"

"ہاا۔کتنی غلط بات ہے چھپ کر لوگوں کی باتیں سننا۔"شفق نے اسے شرمندہ کرنا چاہا۔

"اس سے بھی غلط بات ہے کسی کو معاف کر دیا کہکر دل میں میل رکھنا۔اور اس سے کئی زیادہ غلط بات ہے رخصتی سے انکار کر کے اپنے معصوم شوہر کے جذبات کا خون کرنا۔" عاقب بھی دوبدو بولا۔ساتھ اسکے سرخ ہوتے چہرے کو اپنے دونوں ہاتھوں سے تھام اسکی پیشانی پر اپنے لب رکھتا گویا ہوا۔

"بہت تڑپا ہوں یار تمہاری جدائی میں۔ایک ایک پل اذیت کے ساتھ تمہارے انتظار میں مشکل سے کاٹا ہے۔یہ کچھ دن جو تمہاری قربت میں گزرے ہیں۔اس نے بے قراریوں میں اور اضافہ کر دیا ہے۔اب تو تمہاری محبت کے ساتھ تمہارا بھی عادی ہو گیا ہوں۔اب ایک پل تم سے دور رہنا مشکل ہے پلز۔اب دوری کی بات نا کرو۔" عاقب ایک جذب سے بولتے ہوئے شفق کے کانوں میں رس گھول رہا تھا۔کتنا پیار کتنی بے قراری تھی اسے کے الفاظ میں۔شفق نے جو سوچ رکھا تھا کچھ دن اسے پریشان کرے گی ساری سوچ اس دل کی بغاوت پر دھرا کا دھرا رہ گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ہمم۔رومانس ٹائم اپ۔شفی آنٹی لوگ آچکے ہیں اور تمہیں یاد فرمارہے ہیں۔"الینہ گلا کھنگارتے ہوئے مسکرا کر بولی تھی۔دونوں کو ساتھ دیکھ کر اسے کتنی خوشی ہوئی تھی یہ بیاں کرنا مشکل تھا۔جبکہ اسکے اس طرح کی آمد پر دونو جھٹ ایک دوسرے سے الگ ہوئے تھے۔

"آجاؤ شفی۔ورنہ میں باہر سب کو بتاتی ہوں کی۔"

"ننن۔۔۔نہیں تم۔۔۔چلو میں۔۔"میں منہ دھو کر آتی ہوں۔شفق فوراً الینہ کو بھگاتی خود باتھروم میں غائب ہوئی۔عاقب اسکے بوکھلاہٹ دیکھتے ہوئے کمرے سے نکل گیا۔

پھر ڈنر کے بعد سبھی لوگ حال میں رخصتی کی تاریخ فائنل کرنے بیٹھ گئے تھے۔الینہ اور باقی لڑکیوں نے زبردستی شفق کو بھی وہاں بیٹھا رکھا تھا۔عاقب کا بس نہیں چل رہا تھا کی وہ کل کی ڈیٹ فائنل کروالے۔لیکن دلہا بننے کے بھی کچھ

آداب ہوتے ہیں۔ جن میں پہلا یہی ہوتا کی بندہ اپنی شادی کے مشوروں میں زیادہ خاموش ہی پایا جاتا ہے۔

"وفا آپی آپ؟؟؟" زوفشہ تقریباً چیختے ہوئے اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی تھی۔ سب بھی اپنی اپنی جگہ سے کھڑے ہو چکے تھے اور حیرانی سے تین سال بعد وفا کو دیکھ رہے تھے۔ جو شفق کے جانے کے بعد پھر کبھی حیدر مینشن نہیں آئی تھی۔ بلکہ شفق کے جانے کے دو مہینے بعد ہی اسکے خاندان میں ہی اسکی شادی ہو گئی تھی۔ اور وہ دبئی چلی گئی تھی۔

وفا سب کو نظر انداز کرتی شفق کے پاس آئی۔

"شفق پلز مجھے معاف کر دو۔" وفا شفق کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتی ہوئی التجاء کرنے کے انداز میں بولی۔

"میں آپ سے بات نہیں کرنا چاہتی مس وفا۔" شفق اپنا ہاتھ نکال کر اپنے کمرے کی طرف بڑھنے لگی۔ آج وفا کو دیکھ کر کیا کیا یاد نا آیا تھا۔

"پلززز شفق مجھے معاف کر دو۔میں تین سال سے سہی سے سو نہیں پائی ہوں۔میرا رشتہ بھی میری غیر توجہی کی وجہ سے ٹوٹنے کی کگھار پر آگیا ہے پلز مجھے معاف کر دو۔پلززز شفق پلز۔"وفا دوبارہ شفق کے راستہ میں آگئی تھی۔رونے کی وجہ سے وہ مشکل سے بول پا رہی تھی۔سب حیرانی سے وفا کو دیکھ رہے تھے یہ وہ وفا تو نہیں تھی۔

"کیا کیا معاف کروں۔کس کس غلطی کے لیئے معاف کروں مس وفا۔کس غلطی کے لیئے معاف کروں میں آپ کو۔"شفق بھی اب چلا کر بولی تھی۔

"آپ نے صرف ایک شفق کو عاقب حیدر کی زندگی سے نکالنے کے لیئے چار چار زندگیاں داؤ پر لگا دی۔دو گھروں کی عزت کو سڑک کی زینت بنانے چلی تھی۔کیا آپ کے خیال میں یہ غلطی ہے نہیں بلکہ یہ گناہ ہے۔"شفق اسکے رونے کی پرواہ کیئے بغیر آج اسے اسکے کیئے گناہ یاد کرا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"صارم کو کس نے بتایا کی میرا نکاح ہو چکا ہے؟آپ نے۔صارم کو کس نے بتایا کی میرا نکاح عاقب حیدر کے ساتھ ہوا ہے؟آپ نے۔صارم کو یہ آئیڈیا کس نے دیا کی مجھے کیڈنیپ کر کے میری کیڈنیپنگ کی خبر پھیلا کر وہ مجھے حاصل کر سکتا ہے؟آپ نے۔کیا آپ کے خیال میں یہ سارے گناہ معافی کے قابل ہے؟"سب سکتہ میں آ چکے تھے۔بس ایک شفق ہر کت میں تھی۔

"مس وفا صارم تو صرف ایک مہرا تھا اصل مجرم تو آپ ہیں۔سومیہ کی بربادی کی وجہ آپ ہیں۔صارم کی گناہ کی وجہ آپ ہیں۔میرے ان تین سالوں کی اذیت کی وجہ آپ ہیں۔اس پورے قصہ کی وجہ ہی آپ ہیں کیسے معاف کر دوں میں آپ کو ہاں؟بتایں کیسے معاف کروں میں آپ کو؟۔"شفق اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنے بال نوچتے ہوئے چلا کر بولی تھی۔عاقب فوراً اسکے پاس پہونچ کر اسے اپنے حصار میں لیا تھا۔جیسے وہ ایک منٹ میں توڑ چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آپ کو ہمارے نکاح کا پتا چلا آپ نے بس اسی بات پر میری اور میرے گھر والوں کی عزت داؤ پر لگا دی ایک لڑکی ہو کر ایک بار آپ کا دل نہیں کانپا یہ سب کرتے ہوئے۔ارے یہ سب کرنے سے پہلے یہ تو جان لیتی کی ہمارا نکاح ہوا کن حالات میں تھا۔ہم اس رشتہ میں رہنا بھی چاہتے تھے کی نہیں۔انہوں نے تو نکاح کے دو گھنٹے بعد ہی سب کلئیر کر دیا تھا۔ہم دونوں نے ہی اس رشتہ کو مجبوری میں قائم ضرور کیا تھا لیکن قبول نہیں کر پائے تھے۔"شفق اپنے آنسوں پوچھتے ہوئے بولی تھی۔لیکن وہ کیا بول گئی تھی اسے اس کا اندازہ نہیں تھا۔اسکا انداز تو عاقب کو ہو رہا تھا۔شفق اور اپنے فیملی کے چہروں کو دیکھ کر۔

---

www.novelsclubb.com

"میں آپ کو معاف نہیں کر سکتی مس وفا۔آپ نہیں جانتی میں نے ان تین سالوں میں کتنی اذیتیں سہی ہے۔"شفق نفی میں گردن ہلاتی پیچھے کی جانب قدم اٹھا رہی۔شفق کی ایسی حالت دیکھ کر سب کا دل کٹ رہ گیا تھا۔

"میں اپنے سارے جرم سب گناہ قبول کرتی ہوں شفق لیکن پلز مجھے تم معاف کر دو، عاقب صرف میری ضد تھا جبکہ فائق میرے شوہر میری محبت ہیں۔ پھر بھی میں ان کے ساتھ اپنا رشتہ نہیں نبھا پا رہی ہوں۔ ان تین سالوں میں میری مکمل خاموشی اور بے چینی کو دیکھتے ہوئے فائق بھی مجھے یہ کہہ کر یہاں چھوڑ گئے ہیں کی اگر میں اپنے آپ کو نارمل کر لوں تو انکے پاس واپس ہوں۔ ورنہ واپسی کی ضرورت نہیں ہے۔ شفق میں فائق کے ساتھ جینا چاہتی ہوں ایک نارمل زندگی گزارنا چاہتی ہوں۔ میں اپنا رشتہ اپنا گھر برباد ہوتا نہیں دیکھ سکتی۔ شفق پلز میرا گھر اجڑنے سے بچا لو صرف تمہاری معافی ہی میرے گھر کو بچا سکتی ہے شفق پلززز۔ میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں مجھے معاف کر دو۔" وفا نے واقعی شفق کے آگے ہاتھ جوڑ دئے تھے۔ سب نے حیرت اور دکھ سے مغرور وفا کو دیکھا جس کا انصاف خود اللہ نے کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ جانتی ہیں مس وفا ان تین سالوں میں کوئی رات ایسی نہیں تھی جب میں نے محض ڈھائی گھنٹے کی نیند کے لیۓ نیند کی گولی نہ کھائی ہو۔ کسی رات کا ایسا تیسرا پہر نہیں گزرا جب سومیہ کی دل دہلا دینے والی چیخوں نے اسکی درد بھری سسکیوں نے مجھے جھنجھوڑ کر نا اٹھایا ہو۔ پتا ہے میں ڈیپریشن کی مریض ہو گئی تھی۔ اتنی ہیوی گولیاں مجھ سے ہینڈل نہیں ہوتے تھے۔ جس کی وجہ سے محض چھ مہینے پہلے میں سومیہ کی طرح کسی کے ہوس کے شکار ہونے والی تھی۔ اللہّ جانے کس کی دعا نے اس دن میری حفاظت کے لیۓ مسٹر صمد کو بھیج دیا تھا۔ ورنہ شائد میری لاش دیکھن اتک کسی کو نصیب نہیں ہوتا۔" شفق آنسوں کے دھاروں میں اپنی اب بیتی سنا رہی تھی۔ اور اسکے ان انکشفات پر وہاں موجود لوگ پتھر کے بنتے جا رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"شفق تمہیں تمہارے انہیں محبت کرنے والے رشتوں کی قسم ہے۔ مجھ سے میری محبت میرا رشتہ نا چھینوں۔ پلزز مجھے معافی دیدو۔" وفا نے گڑگڑاتے ہوئے شفق کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھا تھا۔

"میرا اتنا بڑا ظرف نہیں ہے۔ مس وفا لیکن آپ نے جن رشتوں کی قسم دی ہے وہ مجھے بہت عزیز ہے۔ بہت تڑپی ہوں میں تین سال تک ان رشتوں کے لیئے اس لیئے جائیں میں نے آپ کو معاف کیا۔ لیکن خدارا دوبارہ کبھی میرے سامنے میرے زخموں کو کریدنے نہ آئے گا پلزز۔" شفق آخر ہار کر گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھ کر زار و قطار رونے لگی تھی۔ جبکہ وفا اس پر ایک تشکر بھری نظر ڈال کر وہاں سے چلی گئی تھی۔ عاقب زمین پر بیٹھی شفق کی طرف بڑھا تھا۔

www.novelsclubb.com

"شفی!۔" اسے آواز دے کر اسکے کاندھے پر ہاتھ رکھنے ہی والا تھا کی کسی نے اسکا ہاتھ درمیان میں ہی بے دردی سے جھٹک دیا تھا۔ عاقب نے تڑپ

کے سر اٹھایا تھا جہاں شفق کے چھوٹے بھیا لہو رنگ آنکھوں سے اسے ہی دیکھ رہے تھے۔

"میں نے آپ کو پہلے ہی باور کرای اتھا مسٹر عاقب حیدر میں اپنی گڑیا کی آنکھوں میں خوشی کے آنسوں بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ لیکن آپ نے تو اسے غم اور اذیت کی کھائی میں ہی دھکا دے دیا۔" چھوٹے بھیا سرد انداز میں بولتے ہوئے شفق کو اپنے بازوں کے حصار میں لے کر کھڑا کیا تھا۔

"بابا کیا ابھی بھی آپ اپنی بات پر قائم ہیں کی یہ انسان یہ رشتہ میری گڑیا کے لیئے بہتر انتخاب ہے؟۔" چھوٹے بھیا نے طنزیہ نظروں سے ابراز صاحب کو دیکھا۔ جو خود دکھ بھری نم آنکھوں سے اپنی پھول جیسی بچی کی اجڑی حالت دیکھ رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"دیکھیں آپ غلط سمجھ رہے ہیں۔" ثاقب بات کو بگڑتا دیکھ کر بیچ میں بولنا چاہا لیکن چھوٹے بھیا نے درمیان میں ہی ہاتھ اٹھا کر اسے روک دیا۔

"مسٹر ثاقب حیدر ہمیں آپ کی دولت شہرت یا یہ شاہی ڈیل ڈول والے بزنس ٹائیکون بھائی سے کوئی لینا دینا نہیں تھا۔ ہمیں اپنی گڑیا کے لئے ایک ایسا انسان چاہیئے تھا جو اسکا ہم سے بھی زیادہ خیال رکھ سکے۔ لیکن افسوس وہ انسان آپ کا بھائی نہیں ہے۔ چھوٹے بھیا نے ایک نظر بے بسی سے شفق کو تک رہے عاقب پر ڈالی تھی۔

عاقب کرب سے آنکھیں بند کر گیا تھا۔ ہمیشہ اسکے ساتھ یہی ہوتا تھا۔ جب اسے لگتا کی وہ اپنی منزل کے قریب ہے تبھی اس سے اسکا سب چھن جایا کرتا تھا۔ آج پھر اسکی قسمت نے دغا دے دیا تھا۔ اسکی اصل ہمت گھر والوں کی خاموشی نے توڑ دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"چلو بیٹا یہاں سے۔ شکریہ آپ سب کا۔" ابراز صاحب نے کہا۔ وہ سب بیرونی دروازہ کی طرف بڑھنے ہی والے تھے کی دادو کی آواز پر رک کر انہیں دیکھا۔

"ابراز بیٹا شائد ہم کچھ کام کی بات کر رہے تھے۔"

"اب بات کرنے کے لیئے بچا ہی کیا ہے اماں جی۔" شفق کے بابا نے دادو کو دیکھا۔

"دیکھو بیٹا بچوں کے درمیان جو غلط فہمی تھی وہ۔ وہ لوگ آپس میں دور کر چکے ہیں۔ آپ کو نہیں یقین تو شفق سے پوچھ لیں۔" دادو نے چھوٹے بھیا کے ساتھ لگی شفق کی طرف اشارہ کیا۔

"کیا ہو گا دادو۔ لیکن میں اپنی گڑیا کو دوبارہ اس سب سے گزرنے کے لئے یہاں نہیں بھیج سکتا۔" چھوٹے بھیا کی بات پر عاقب نے دہل کے انہیں دیکھا تھا۔

"ایسا نہیں کہتے بچے۔" دادو نے چھوٹے بھیا سے کہا پھر شفق کے پاس آئے۔

"شفی بیٹا کیا آپ کو ابھی بھی عاقب سے شکایت ہے۔ سوچ سمجھ جواب دیجیئے گا۔ کیونکہ یہاں آپ کا جواب بہت اہمیت رکھتا ہے۔ دادو کی بات پر شفق نے اپنی بھیگی پلکیں اٹھا کر عاقب پر ڈالی تھی جو بے قرار نظروں میں آس لیئے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ اور بس وہیں فیصلہ ہو گیا تھا۔

"بھائی۔۔۔"

"بھائی۔۔۔۔"

"بھائی۔۔۔۔کدھر۔۔۔۔۔کدھر۔۔۔۔"عاقب جو ابھی اپنے دوستوں سے جان چھوڑا کر اپنی شیر وانی ٹھیک کرتا بے قراری سے اپنے کمرے کی طرف بڑھ رہا تھا۔اچانک کزن پلٹن کے نازل ہونے پر چونک کر پیچھے ہوا تھا۔پھر گھور کر پوری پلٹن کو دیکھا جس میں آج ثاقب بھی شامل تھا۔

"یہ سوال میرا ہونا چاہیئے کے تم لوگ میرے کمرے کے باہر کیا کر رہے ہو؟"عاقب نے تیکھے چتونوں سے سب کو گھورا تھا۔

"پہریداری۔"سب کا مشترکہ جواب آیا تھا۔

"تھینکیو میر. آنے تک میری بیوی کا خیال رکھنے کے لیئے اب ہٹو۔" عاقب ان کا شکریہ ادا کرتا جیسے ہی آگے بڑھا چاروں لڑکیاں سامنے ائیں تھیں۔

"کیا؟" عاقب نے ابرو اٹھا کر پوچھا۔

"ٹیکس کمرے میں جانے کا۔" جواب پھر سے مشترکہ آیا تھا۔

"میرا کمرا میرا بیڈ اس پر بیٹھی بیوی بھی میری میں پھر اپنے ہی کمرے میں جانے کا کونسا ٹیکس دوں؟" عاقب لڑاکا عورتوں کی طرح سوال کیا۔

"نہ دیں۔ثاقب آپ شعیب کو اور راحب بھائی آپ پری کو آج رات سنبھال لیں پلز ہم شفق کے ساتھ سوینگے۔" الینہ عاقب کو اگنور کرتی ان دونوں کو مخاطب کیا جنہوں نے زن مریدی کا ریکارڈ توڑتے ہوئے فرمابرداری کا ثبوت دے کر فوراً جی کہا تھا۔

"یہ لو میرا کریڈیٹ کارڈ اور بخشو میری جان۔" عاقب انہیں دروازہ کھولتا دیکھ کر ہار مانتے ہوئے اپنا کارڈ الینہ کے ہاتھ پر رکھا۔ وہ لوگ جوش سے شکریہ کرتی وہاں سے غائب ہو گئی تھی۔ اب عاقب کا رخ چاروں لڑکوں کی طرف تھا۔

"بکو تم لوگ بھی۔" عاقب سینے پر ہاتھ باندھے بے زارگی سے بولا۔ بے چارہ آج پندرہ دن کے مشکل انتظار کے بعد شفق کو ملنے والا تھا اور یہ لوگ رورے اٹکا رہے تھے۔

"آپ کو پاپا سے کہہ کر مارکیٹ میں نئی آئی ہوئی سپورٹ بائیک مجھے دلوانی ہے۔" راعب نے پورے دانت کی نمائش کرتے ہوئے اپنا مطالبہ رکھا۔

"آپ کو بس بابا کو اس بات پر راضی کرنا ہے کی وہ مجھے اپنے دوستوں کے ساتھ دو مہینے کے لیئے لنڈن ٹور پر جانے کی اجازت دے دیں۔" راغب نے اپنا اٹکا ہوا معملہ نکلوانا ضروری سمجھا۔

"آپ بس دو مہینے کے لیئے میری آفس سے جان چھڑوادیں میں نے الفشہ اور پری کے ساتھ کہیں گھومنے جانا ہے۔" راحب نے بھی اپنا حصہ ڈالا۔

"ایسا لگ رہا ہے تم لوگوں نے اپنے سارے الجھی ڈوری میری رخصتی والے دن ہی سلجھانے کے لیئے رکھے تھے۔اب دفع ہو جاؤ یہاں سے سب کا کام ہو جائے گا۔" عاقب سب کو گھور کر راہ داری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا۔اور پل کے پل میں وہ تینوں وہاں سے غائب ہوئے تھے۔

"تو بھی بول دے بھائی تجھے کونسی گاڑی یا چھٹی کی درخواست کروانی ہے۔" عاقب نے اسکی جھنجھلاہٹ سے لطف اندوز ہو رہے ثاقب کو مخاطب کیا۔

"میں آپ سے بہت قیمتی چیز مانگنے والا ہوں بھائی۔" ثاقب نے سسپین کرئیٹ کرنا چاہا۔

"ہاں! بس میری دو کڈنیاں مانگنا باقی رہ گیا ہے تو وہ بھی مانگ لے۔" عاقب زچ ہو کر سے بولا جس پر ثاقب کا قہقہ بے ساختہ تھا۔

"اس سے پہلے کی میں اپنے ہاتھوں سے تیرے دانت اندر کروں مدع پر آ۔" عاقب جل کے بولا۔

"آپ اپنی دوسری شفق ابراز میرے شعیب کو دے دیجئے گا۔ میرا مطلب ہے شفق عاقب حیدر۔" ثاقب نے تصحیح کرنا ضروری سمجھا۔

"نہیں! وہ شفق عاقب حیدر نہیں شفق ابراز ہی ہے۔ کیونکہ شفق ابراز صرف ایک نام نہیں ایک مثال ہے ایک برینڈ ہے۔ اس لیئے وہ شفق ابراز ہی رہے گا۔ اور رہی بات دوسری شفق شعیب کو دینے کی تو اسکے لیئے ابھی میں اندر جاتا ہوں، تاکے پہلی شفق سے مشورہ کر سکوں۔" عاقب کی سوئیں پھر گھوم کر اندر جانے پر ہی اٹکی تھی۔

www.novelsclubb.com

"او کے بیٹی والے ہیں۔ نخرے دکھانا آپ کا حق ہے۔ اور مجھے آپ کی سوچ اچھی لگی، اللہ آپ کو ہمیشہ خوش رکھے۔" ثاقب اس سے بغلگیر ہوتا وہاں سے چلا

گیا تھا۔عاقب بھی ایک لمبی سانس لیتا دھڑکتے دل کے ساتھ کمرے میں داخل ہوا تھا۔

"ڈور لوک کر کے پلٹتے ہی بیڈ پر سرخ جوڑے میں بیٹھے وجود نے ساری توجہ اپنے طرف کھینچ لی تھی بے چارہ روم کی سجاوٹ پر بھی دھیان نہیں دے پایا تھا۔بس ٹرانس کی سی کیفیت میں چلتا بیڈ کے قریب پہنچا تھا۔

"السلام علیکم۔" گمبھیر آواز میں سلام کرتا اہستہ سے بیڈ پر بیٹھ گیا جس پر شفق کھسک کر دور ہونے کی کوشش کرنے ہی لگی تھی کے عاقب نے اسکا حنائی ہاتھ پکڑ کر اپنے طرف کھینچا تھا اور وہ جھٹکے سے اسکے باہوں کا ہار بنی تھی۔گھونگھٹ خود ہی اٹھ چکا تھا۔اور عاقب مبہوت سا اسکا سرخ چہرا دیکھ رہا تھا۔عاقب کے مہویت سے دیکھنے پر شفق کسمسائی تھی۔

www.novelsclubb.com

"امہم۔ مسز اب یہ دور جانے کی کوشش اور بات دونوں ہی بے کار ہے۔ کیونکہ اب آپ مکمل عاقب حیدر کے دسترس میں ہیں۔" عاقب اسکے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے اسے سائیڈ پر بیٹھانے لگا۔

"اااا۔۔۔۔میرا جھمکا۔" شفق نے عاقب کے بٹن سے الجھے اپنے جھمکے کی طرف اشارہ کیا۔

جھمکوں کی گزارش ہے یہ

پاس آجائیں

عاقب شفق کا جھمکا نکالتے ہوئے گنگنایا جس پر شفق نے سمٹ کر تھوڑا فاصلہ پیدا کیا۔ عاقب نے سائیڈ ٹیبل سے جھک کر ایک پیکٹ نکالا۔ پھر شفق کی طرف متوجہ ہوا۔

"یہ تمہاری منہ دکھائی۔" عاقب نے ایک لمبا سا بلیو باکس شفق کی طرف بڑھایا۔ جیسے وہ ہولے سے تھام گئی تھی۔

"کھول کر بھی دیکھو یار پورے دن خوار ہونے کے بعد کچھ آپ کے شایانِ شان پسند آیا ہے۔" عاقب اسے بوکس سائیڈ پر رکھتا دیکھ بولا۔ شفق نے اسکی بات پر مسکرا کر بوکس کھولا تھا جسے کھولنے کے بعد اسے ڈھیروں حیرت آن گھیرا تھا۔

"یہ!۔" شفق نے حیرانی سے عاقب کو دیکھا کیونکہ باکس کے اندر جو لاکیٹ تھا اسکا پینڈینٹ بلکل اسکے نکاح کے ٹاپس جیسا تھا۔

"ہاں! کیونکہ مجھے پتا تھا شادی کے بعد تم وہی ٹاپس پہنو گی اس لیئے میں نے لاکیٹ بھی اسی کے حساب سے لیا تاکہ یہ ہمیشہ تمہارے سینے پر چمکتا تمہارے دل کی دھڑکنوں سے میرا نام سنتا رہے۔" عاقب نے باکس سے لاکیٹ نکال کر اسکے گلے کی زینت بنائی۔

www.novelsclubb.com

"اینڈ یہ تمہارا اے ٹی یم کارڈ۔ جس میں میں نے ہر مہینے کے حساب تیس ہزار ڈالے ہیں، تمہاری پوکیٹ منی کہ کر۔اب کاؤنٹ کر لو کتنے ہوئے ہونگے۔" عاقب دوسرے چھوٹے سے باکس سے کارڈ نکال کر اسکے حنائی ہتھیلی پر رکھا۔ جیسے مسکراتے ہوئے شفق تھام گئی تھی۔

"اور بہت بہت شکریہ اس دن اپنے جلاد بھائی کے سامنے میرا ساتھ دینے کے لی ئے۔"

"آپ نے میرے بھائی کو جلاد کہا؟" شفق فوراً اپنا ہاتھ چھوڑا کر فارم آئی تھی۔

"نہیں یار میری مجال جو میں سالے صاحب کے شان میں گستاخی کروں۔ ویسے جب سے میں ہی بولے جارہا ہوں اب تم بولو۔ لیکن وہی بولنا جو میں سننا چاہتا ہوں۔" عاقب اسکے گود میں سر رکھتے ہوئے بولا۔

"آپ کیا سننا چاہتے ہیں لوری۔ لیکن مجھے تو لوری نہیں آتی۔" شفق انجان ہوئی۔

"شفی۔" عاقب نے تنبیہ کیا۔

"یاد ہے آپ کو جب میں آپ کے گھر تیسری بار آئی تھی تب آپ نے میرے اپر جیم گرایا تھا۔" شفق مسکرائی اس دن کو یاد کر کے مسکرائی تھی۔ عاقب بھی اسکی بات پر مسکرایا۔

"تبھی مجھے عالی نے آپ کے بارے میں سب بتایا تھا۔ اور آپ کی ثمر کی سٹوری سن کر مجھے بہت برا لگا تھا ساتھ دل میں کہیں خطرے کی گھنٹی بھی بجی تھی، جب میں محض سترہ سال کی تھی تب میں نے پہلی بار اپنے دل کی تیز ہوتی دھڑکنوں میں آپ کا نام سنا تھا۔" شفق لب چباتی ہوئی عاقب سر پر دھماکا کیا تھا۔ جس پر عاقب ہڑبڑا کر اپنی جگہ سیدھا ہوا۔

www.novelsclubb.com

"واٹ!۔" خوشی اور حیرانی کے ملی جھلی کیفیت میں سر اٹھا کر اسے دیکھا جس پر شفق نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔

"لیکن میں نے کبھی آپ کو اپنی دعاؤں میں نہیں مانگا تھا۔ کیونکہ میں جانتی تھی آپ مجھے نہیں مل سکتے ہمارے بیچ بہت فرق تھا۔ اگر میں اپنی دعاؤں میں آپ کو مانگتی اور آپ مجھے نہیں ملتے تو مجھے خدا سے شکایت ہوتی۔ لیکن اس خدا کا کرم دیکھیں بن مانگے ہی اسنے آپ کو میرے تقدیر میں لکھ دیا تھا۔ اسکے بعد جو آپ کا میرے ساتھ برتاؤ تھا وہ میرے لیے بہت بڑا امتحان تھا ایک طرف جذبات اور ایک طرف اپنی ذات کا مان۔ لیکن میں نے اپنے ذات کے مان کو چنا محبت اپنی جگہ خودداری سے کوئی سمجھوتا نہیں کر سکتی تھی میں۔ پھر وہ دن بھی آیا جب میں نے اپنی محبت پر لعنت بھیجی تھی۔ اور آپ نے وہ دن بھی لایا جب مجھے اپنی محبت پر فخر محسوس ہوا۔" شفق نے جھک کر عاقب کی پیشانی پر اپنے لب رکھے تھے۔ جیسے عاقب نے آنکھیں بند کر کے پوری شدد سے محسوس کیا تھا۔ پھر اسکے جھکے سر کو دونو ہاتھوں میں تھامتے ہوئے گویا ہوا۔

"سوری جان عاقب۔" پھر اسکے سر کا بوسہ لیتا اٹھ کر بیٹھ گیا۔

www.novelsclubb.com

"لیکن میں تمہارا محرم تھا بتایا کیوں نہیں۔ارے بتانا تو دور کی بات بھنک تک نہیں لگنے دیا۔" عاقب نے شکوہ کیا۔

"محبت کا اظہار مرد کے منہ سے ہی اچھا لگتا ہے۔اور رہی بات آپ کو احساس ناہونے دینے کی تو۔اگر میں آپ کو احساس ہونے دیتی تو آج آپ کو شفق ابراز سے محبت نہیں ہوتی۔" شفق مسلسل مسکرا رہی تھی۔اور عاقب اس ساحرہ کے سحر میں ہمشہ کی طرح قید ہو رہا تھا۔

"اللہ اللہ لڑکی اپنی باتوں میں الجھا کر آدھی رات گزار دی"۔گھڑی پر نظر پرتے عاقب بولا۔جس پر شفق کی ہوائیاں اڑی۔

'میں۔۔۔میں چینج کر کے آتی ہوں۔" شفق کو یہی ایک راستہ نظر آیا۔

"ضرورت نہیں ہے چھوٹی آفت صاحبہ۔" عاقب نے فوراً اسے اپنے حصار میں لیا۔

"اا۔۔۔اپنے۔۔پھر مجھے اس نام سے بلایا میں نہیں کرتی آپ سے بات۔"شفق اسکا حصار توڑتے ہوئے بولی۔لیکن عاقب نے اپنا حصار اور تنگ کیا۔

"نہیں کہتا جان عاقب۔لیکن اس قید سے نکلنے کی کوشش بے کار ہے۔"عاقب نے اسکی ساری مزاہمت کو نظر انداز کرتا اس پر جھکا تھا۔

"جانتی ہو ہماری بیٹی کا رشتہ آیا ہے صبح اٹھ کر اس پر بات چیت کرنی ہے۔"عاقب نے سرگوشی کی۔جس پر حیرت سے شفق کی آنکھیں پھیلی تھی۔

"بیٹی!کونسی بیٹی کہاں کی بیٹی؟"شفق نے سیدھا ہونا چاہا لیکن ہو نہیں پائی تھی۔

"پتا ہے ثاقب نے مجھ سے ہماری بیٹی کا رشتہ مانگا ہے۔"عاقب نے اس کے سوال کو نظر انداز کرتا دوبارہ سرگوشی کی تھی۔

"کیا!بول کیا رہے ہیں آپ؟۔شفق اس کی سخت گرفت میں جھنجھلائی۔

www.novelsclubb.com

"ہاں! ناں مجھے پہلے بیٹی چاہیئے جس کا نام ہم سومیہ رکھیں گے۔" عاقب دوبارہ سرگوشی کرتا سائیڈ لیمپ آف کر چکا تھا۔اب کمرے میں انکی محبت کی روشنی تھی۔ اور جذبات کی سرگوشی ہو رہی تھی۔

ختم شدہ۔

www.novelsclubb.com